وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

تیسیر القرآن

مع

ترجمہ و حل لغات و آسان تفسیر

پارۂ عمّ یتساءلون

از افادات

حضرت مولانا الحاج محمد عبد الوحید صاحب فتحپوری

صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ فتحپور یوپی (الہند)

شائع کردہ

کتبخانہ قاسمیہ

۱۶۲ خالد منزل۔ فتحپور یوپی

نام کتاب — تیسیر القرآن

از افادات — مولانا عبد الوحید صاحب فتحپوری

کتابت — اعجاز احمد قاسمی

طباعت — اسرار کریمی پریس الہ آباد

تعداد — ایک ہزار

سن اشاعت — ۱۹۷۹ء / ۱۴۰۰ھ

قیمت —

ملنے کے پتے — مکتبہ الفرقان لکھنؤ۔ اشرفی کتبخانہ الہ آباد
مکتبہ رحمانیہ ہتھورا ضلع باندا۔ مکتبہ جامی و اخوانہ الہ آباد
کتب خانہ محمودیہ۔ ہتھورا ضلع باندا

ناشر

کتبخانہ قاسمیہ ۴۶۔ خالد منزل فتحپور۔ یو، پی

تقریظ

ارشادِ گرامی محترمی و مکرمی حضرت مولانا محمد برہان الدین صاحب ظلہ العالی فاضل دیوبند استاذ تفسیر و حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدومی و محترمی جناب مولانا عبد الوحید صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ فتحپور، دام مجدہم نے عربی کے ابتدائی درجات کے طلبہ کے واسطے پارہ عم کا ترجمہ لغوی تحقیق اور معانی کی تشریح کے ساتھ مرتب فرمانے کے بعد از راہ حسن ظن اس ہیچمداں سے اصرار فرمایا کہ اسے حرفاً حرفاً پڑھ کر اپنی رائے بھی دے، چنانچہ تعمیل حکم میں ایسا ہی کیا گیا اور جہاں مناسب خیال کیا اپنی ناقص رائے بھی ظاہر کر دی۔

مولانا موصوف نے ترجمہ و تشریح میں قابل اعتماد اکابر علماء (خاص طور پر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ) کی تفسیروں سے استفادہ کیا ہے اور اس کا التزام کیا ہے کہ جمہور اہل حق کے خلاف کوئی بات نہ آسکے۔ احقر کا خیال ہے کہ انشاء اللہ مولانا کی سعی مشکور ہے اور یہ پیشکش عربی کی ابتدائی درجات کے طلبہ کے واسطے خاص طور پر درس نظامی کے طلبہ کے لئے بہت مفید اور انکی علمی استعداد بڑھانے، نیز قرآن مجید کا مطالعہ سوچ سمجھ کر کرنے کا ذوق پیدا کرنے میں معین ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا کی یہ کوشش قبول فرما کر اسے مقبول بنائے اور طلبہ کو اس سے استفادہ کی توفیق ارزانی کرے وما التوفیق الا باللہ والسلام

احقر محمد برہان الدین سنبھلی

۱۷ ۱۰/۹۸ھ - ۲۱ ۹/۷۸ء

مُقدّمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ : شعبان ۱۳۵۳ھ کی بات ہے کہ میں استاذ محترم حضرت العلامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دیوبند حاضر ہوا تو مجھے نصیحت فرمائی کہ قرآن پاک کی خدمت کرو، اور اس کی ایک شکل یہ ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد میں درس قرآن شروع کردو مگر یہ کام احتساباً کرو یعنی محض لوجہ اللہ قرآن کی خدمت ہو کسی قسم کے معاوضہ کا خیال بھی نہ آئے۔ پھر چلتے وقت اپنے "فوائد القرآن" کا ایک نسخہ مرحمت فرمایا اور یہ فرمایا کہ یہ میری طرف سے ہدیہ ہے اس سے بھی انشاء اللہ تم کو تمہارے کام میں مدد ملے گی۔ واپسی پر کچھ وقت گزر گیا مگر شروع نہ کرسکا تو ایک والا نامے میں یاددہانی فرمائی اور گویا کہ حکم دیا کہ فوراً شروع کردو۔ تعمیل حکم میں جب میں نے درس قرآن شروع کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن نہیں آتا۔ اور آتا بھی کیونکر۔ اس وقت تمام مدارس میں پہلی کتاب قرآن کی تفسیر میں جلالین شریف ہوتی تھی اور آخر میں تفسیر بیضاوی کا کچھ حصہ۔ جلالین شریف پڑھنے کا وقت زیادہ شعور کا نہیں ہوتا اور بیضاوی شریف پڑھنے کا وقت گو شعور کا ہوتا ہے مگر وہ ایک ربع یا کچھ زائد ہو پاتی تھی۔ اس لئے درس نظامی کے پڑھنے والے کو قرآن کریم کا بہت تھوڑا سا حصہ مل پاتا تھا۔ جلالین سے پہلے ترجمہ قرآن پاک کا رواج نہیں تھا اب درس قرآن شروع کرنے سے نفس پر ایک چوٹ لگی کہ تیرہ برس درس نظامی کی تعلیم پر صرف کئے اور حمد اللہ، قاضی مبارک، صدرا، شمس بازغہ، زواہد ثلثہ وغیرہ سب چاٹ ڈالے اور اصل الاصول قرآن کریم سے کورے رہے۔ پھر حضرت العلامہ کو اپنے حال کا ایک عریضہ ارسال کرکے ہدایت چاہی۔ حضرت العلامہ نے کچھ ہدایات دیں اور کچھ کتابوں کی نشاندہی فرمائی اور لکھا کہ درس جاری رکھو چھوڑنا ہرگز نہیں، انشاء اللہ قرآن فہمی کی راہیں کھلیں گی۔ میں نے یہ تمام کتب جمع کیں اور ان پر محنت کی تو اللہ تعالےٰ نے بڑا فضل فرمایا اور قرآن پاک کی عظمت اور اسکی انقلابی دعوت آشکارا ہونے لگی۔

اس درس سے الحمد للہ سب سے زیادہ خود مجھ کو فائدہ ہوا اور میں نے یہ سلسلہ جاری رکھا۔ اور الحمد للہ اب بھی جاری ہے

تجربہ کی بناء پر میں نے دوسری کوشش یہ شروع کی کہ مدارس دینیہ عربیہ میں جلالین شریف سے پہلے ترجمہ قرآن چند برسوں میں بتدریج پڑھایا جائے جس میں خصوصیت کے ساتھ لغات القرآن کا حل اس طرح طلبہ کے ذہن نشین کردیا جائے کہ وہ قرآن پاک کا ترجمہ از خود کرسکیں۔ خود اپنے مدرسہ میں میں نے اس طرح شروع کیا کہ درس نظامی سال اول میں جس میں قصص النبیین ادب میں پڑھائی جاتی ہے پارہ عم کا ترجمہ سبقاً سبقاً شروع کیا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ طالب علم قرآنی ادب سے مانوس ہونے لگا اور دوسرے سال جب طالبعلم قرأۃ راشدہ پڑھنے لگا تو قرآن پاک کے چار پارے از اول تا چار اس کے درس میں شامل ہوئے۔ سادہ ترجمہ مع حل لغات کے خود کوشش کرکے طلبہ ہی سے کرایا گیا اور استاد نے بھی اس کی مدد کی۔ تیسرے سال جب طالبعلم منثورات وغیرہ ادب میں پڑھنے لگا تو دس پارے ترجمہ قرآن کے پڑھائے پانچویں پارے سے چودھویں پارے تک۔ اور چوتھے سال میں باقی قرآن کا ترجمہ پڑھایا۔ اس طرح یہ تجربہ بہت مفید ثابت ہوا اور اب طالبعلم جلالین سمجھنے اور شعور سے پڑھنے کے قابل ہوگیا۔ ۱۳۵۳ھ سے ابتک جہاں جہاں دینی مدارس میں حاضری ہوئی تمام ذمہ داروں سے جلالین سے پہلے ترجمہ کی گزارش کی گئی اور الحمد للہ اس میں کامیابی ہوئی۔ بہت سے مدارس میں اور اب تو قریباً تمام مدارس میں الحمد للہ اسکا رواج ہوگیا۔

اسی سلسلے کی میں نے تیسری کوشش یہ کی کہ طلبہ کا ذہن سامنے رکھ کر قرآن کریم کے لغات لکھے۔ لغات القرآن میں بہت سی عمدہ عمدہ تصانیف امت کے پاس ہیں اور وہ سب بہت مفید ہیں لیکن وہ سب فنی تصانیف ہیں۔ طلبہ کا سادہ ذہن سامنے رکھ کر خصوصیت کے ساتھ ان میں ترجمہ قرآن کا سلیقہ پیدا کرنے کے لئے انھیں کے معیار پر میں نے یہ لغات لکھے ہیں۔ اہل علم حضرات اپنے معیار پر انھیں نہ جانچیں۔ میں نے اس میں اہتمام کیا ہے کہ جہاں فعل مزید فیہ مستعمل ہوا ہے اس کا مجرد ضرور بتایا ہے۔ یہ بھی بتایا ہے کہ اس کا فعل مجرد کس باب یا کن ابواب سے آتا ہے۔ مثلاً قرآن پاک یَجْتَنِبُوْنَ آیا ہے اس کو میں نے اس طرح لکھا یَجْتَنِبُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف۔ اِجْتِنَابٌ مصدر باب افتعال سے۔ اسکا مجرد جَنَبَ یَجْنُبُ ابواب نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ سے آتا ہے

یہ ایک مثال ہے۔ میں نے اس کی تشریح نہیں کی کہ باب نَصَرَ کے استعمال سے کیا معنی ہوتے ہیں اور سَمِعَ وضَرَبَ کے استعمال سے کیا معنی بنتے ہیں اس لئے کہ مبتدی طالب علم یہ تفصیل برداشت نہ کرپاتا۔ البتہ اس کو راستہ مل جاتا ہے اگر اس کا شوق اسے آمادہ کرے تو وہ اسے نکال سکتا ہے۔

میں نے اس کا بھی اہتمام کیا جو لفظ بطور اسم مستعمل ہے پہلے اس کے معانی بتائے پھر اس اسم کا مادہ بتایا اور پھر اس مادہ سے اگر فعل آتا ہے تو اسے بھی بتایا اور جس باب سے مستعمل ہے اسے بھی بتایا۔ مثلاً جَبَلٌ کے معنی پہاڑ۔ جمع جِبَالٌ۔ اسکا مادہ جَبْلٌ ہے اس مادہ سے فعل جَبَلَ يَجْبُلُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اگر اس کا مجرد مستعمل نہیں تو اسے بھی واضح کردیا۔ مثلاً لفظ اَللَّيْلُ رات۔ جمع لَيَالِى۔ اس کا مادہ لَيْلٌ ہے اور اس مادہ سے فعل مجرد نظر سے نہیں گزرا۔ البتہ باب مفاعلۃ سے لَايَلَ يُلَايِلُ آتا ہے۔

اس طرح طالب علم کو حل لغات میں آسانی کی توقع ہے۔

میں نے پورے قرآن کریم کے لغات اسی نہج سے مرتب کرلئے اور طلبہ کو حل لغات کا یہی طریقہ بتلایا مجھے امید ہے کہ اگر طالب علم تھوڑی سی محنت کریگا تو انشاء اللہ جلالین شریف وہ شعور کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہو جائے گا۔

بہت سے طلبہ نے اپنے طور پر اسکی نقلیں کرلیں پھر لوگوں کا اصرار ہوا کہ انھیں اگر طبع کرادیا جائے تو بہت سے طلبہ اس سے فائدہ اٹھاسکیں گے۔ اسی نیت سے اس پر نظر ثانی کی۔ پارہ عم پر نظر ثانی ہوچکی تو خیال ہوا کہ اس پر کسی ایسے عالم دین کی نگاہ پڑجائے جنکا فن درس تفسیر ہو۔ اللہ کا احسان ہے کہ حضرت مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی فاضل دیوبند استاذ تفسیر دارالعلوم ندوۃ العلماء نے میری یہ درخواست قبول فرمائی اور پورا پارہ ملاحظہ فرمالیا اور بہت سے مفید مشورے مرحمت فرمائے اور ایک تحریر بھی اطمنان کی عطا فرمائی جو شامل ہے۔ اللہ تعالٰی انھیں دارین میں جزائے خیر مرحمت فرمائے۔ آمین

طباعت کے مرحلے میں یہ بات بعض مخلصین نے فرمائی کہ اگر اسے حامل متن کردیا جائے تو شاید زیادہ مفید ہو اسلئے اب اسکی ترتیب وہ ہوگئی جو آپکے سامنے ہے۔ پہلے متن قرآن پاک ہے پھر اسکا ترجمہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان القرآن سے بین السطور پھر تحقیق لغات پھر ترجمہ ومطلب کے عنوان سے مختصر تشریح وتفسیر بھی بیان القرآن سے۔ کہیں کہیں مشکل الفاظ کو بدل دیا گیا ہے۔

اس طرح یہ ایک مستند ذخیرہ طلبہ کیلئے ہو گیا۔ اللہ تعالٰی اسے قبول فرمائے اور میری نجات کا ذریعہ بنائے اور پڑھنے والوں کیلئے نافع بنائے۔ آمین۔

العبد العاصی

محمد عبد الوحید

اس میں ۴۰ آیتیں ہیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ النَّبَاءِ مَكِّيَّة

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝ الَّذِيْ هُمْ

یہ لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں — اس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں جس میں یہ لوگ

فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝

اختلاف کر رہے ہیں۔ — ہرگز ایسا نہیں ہے ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔ پھر ہرگز ایسا نہیں انکو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے

اللغات :- عَمَّ یہ مرکب ہے عَنْ اور مَا سے۔ عَنْ کے نون کو میم سے بدلا پھر میم کو میم سے مدغم کردیا عَمَّا ہوگیا۔ مَا استفہامیہ ہے اس بنا پر مَا خبریہ سے ممتاز رکھنے کے لئے یہاں مَا کا الف حذف کردیا۔ معنی، کیا، کس۔ عَمَّ کے معنی کس چیز سے۔ مراد کس چیز کے بارے میں۔ يَتَسَآءَلُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع۔ تَسَاؤُلٌ باب تفاعل سے۔ ایکدوسرے سے دریافت کرتے ہیں۔ اس کا مجرد سَأَلَ يَسْأَلُ، فتح یفتح سے آتا ہے اَلْعَظِيْمُ بڑا، بزرگ جمع عُظَمَاء، اور عِظَام آتی ہے۔ عَظَمَةٌ اس کا مصدر ہے اور اس سے فعل عَظُمَ يَعْظُمُ كَرُمَ اور نَصَرَ سے آتا ہے اَلَّذِيْ اسم موصول واحد مذکر کے لئے هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مُخْتَلِفُوْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل اِخْتِلَافٌ باب افتعال سے اختلاف کرنے والے۔ اس کا مجرد خَلَفَ يَخْلُفُ نصر ینصر سے آتا ہے كَلَّا حرف جر ہے، ہرگز نہیں سَيَعْلَمُوْنَ سین علامت مستقبل کی ہے يَعْلَمُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے۔ عنقریب جان لیں گے ثُمَّ پھر یہ تراخی کے لئے آتا ہے۔ حرف عطف میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :- یہ (قیامت کا انکار کرنے والے) لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں اس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں جسمیں یہ لوگ (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کر رہے ہیں (مراد قیامت ہے اور دریافت کرنے سے مراد بطور انکار دریافت کرنا ہے۔ آگے ان کے اختلاف کا باطل ہونا بتاتے ہیں کہ جیسا کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ قیامت نہیں آئے گی) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ قیامت آویگی اور ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (یعنی جب بعد فراق دنیا کے ان پر عذاب واقع ہوگا تب حقیقت اور حقیت قیامت کی منکشف ہوجاویگی اور وہم) پھر (مکرر کہتے ہیں کہ جیسا کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ قیامت نہ آویگی) ہرگز ایسا نہیں ہے (بلکہ

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ۙ وَّالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۙ

کیا ہم نے زمین کو فرش ۔۔۔ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا

وَّخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ۙ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ

اور ہم نے تم کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ۔۔۔ اور ہم نے تمہارے سونے کو راحت کی چیز بنایا

وَّجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۙ

اور ہم نے ہی رات کو پردہ کی چیز بنایا

آدیگی اور) انکو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے (آگے قدرت کا بیان ہے کہ قیامت آنے کو محال سمجھنا اللہ کی قدرت کا انکار ہے اور اللہ کی قدرت کا انکار عجیب ہے ۔)

اللغات :- أَلَمْ نَجْعَلْ ہمزہ استفہام ہے، کیا۔ لَمْ نَجْعَلْ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع منفی بلم ۔ جَعَلَ يَجْعَلُ، فَتَحَ سے، ہم نے نہیں بنایا۔ الْأَرْضَ زمین ۔ جمع أَرْضُوْنَ، آراضی ۔ اس مادہ سے فعل أَرَضَ يَأْرُضُ نَصَرَ سے آتا ہے۔ مِهَادًا بچھونا ۔ جمع أَمْهِدَةٌ ۔ یہ اسم ہے مَهْدٌ مصدر ہے ۔ اس سے فعل مَهَدَ يَمْهَدُ نَصَرَ سے آتا ہے ۔ اَلْجِبَالَ جمع جبل کی ہے پہاڑ اس کا مادہ جَبْلٌ ہے اور اس مادہ سے فعل جَبَلَ يَجْبُلُ نَصَرَ اور ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ أَوْتَادًا جمع وَتَدٌ کی ہے ۔ میخ، کھونٹے ۔ اس مادہ وَتْدٌ سے فعل وَتَدَ يَتِدُ ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ يَتِدُ اصل میں يَوْتِدُ تھا يَعِدُ کے قاعدے سے واو گر گیا خَلَقْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی، باب فَتَحَ سے ۔ ہم نے پیدا کیا۔ كُمْ ضمیر مفعول کی، تم کو أَزْوَاجًا جمع زَوْجٌ کی، جوڑا ۔ زَوْجٌ مصدر بھی ہے ۔ اس سے فعل زَاجَ يَزُوْجُ نَصَرَ سے آتا ہے ۔ جَعَلْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی باب فَتَحَ سے کیا ہم نے نَوْمٌ سونا، یہ مصدر ہے ۔ اس سے فعل نَامَ يَنُوْمُ نصر سے آتا ہے اور نَامَ يَنَامُ سَمِعَ سے آتا ہے سُبَاتًا راحت، آرام، تھکان دفع کرنا۔ اس مادہ سے فعل سَبَتَ يَسْبُتُ نَصَرَ سے آتا ہے اَللَّيْلُ رات، جمع لَيَالِیْ ۔ مادہ لَيْلٌ سے فعل مجرد نہیں آتا ہاں باب مفاعلہ سے لَايَلَ يُلَايِلُ آتا ہے ۔ لِبَاسًا پردہ کی چیز۔ جمع أَلْبِسَة۔ اسکا مصدر لُبْسٌ ہے اور اس سے فعل لَبِسَ يَلْبَسُ سَمِعَ اور ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ نصر سے بھی آتا ہے

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۙ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا

اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت بنایا ۔۔۔ اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط

شِدَادًا ۙ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ

آسمان بنائے ۔ ۔۔۔ اور ہم ہی نے ایک روشن چراغ بنایا

شبہ میں ڈالنے کے معنی میں (المنجد و مصباح اللغات)

ترجمہ و مطلب :- کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا (یعنی مثل میخوں کے بنایا۔ جیسے کسی چیز میں میخ لگا دینے سے چیز اپنی جگہ سے نہیں ہلتی اسی طرح زمین کو پہاڑوں سے جما دیا کہ ہر وقت ہلتی نہیں۔) اور (اسکے علاوہ، ہم نے اور بھی دلائل قدرت ظاہر فرمائے چنانچہ) ہم نے ہی تم کو جوڑا جوڑا (یعنی مرد و عورت) بنایا اور ہم نے ہی تمہارے سونے کو راحت کی چیز بنایا اور ہم نے ہی رات کو پردہ کی چیز بنایا ۔

اللغات :- اَلنَّهَارُ دن، جمع أَنْهُرٌ و نُهُرٌ اس کا مادہ نَهْرٌ ہے اور اس مادہ سے فعل نَهَرَ يَنْهَرُ فَتَحَ سے آتا ہے مَعَاشٌ اسم ظرف بھی ہے اور مصدر بھی ۔ زندگی، وقت زندگی اسکا مادہ عَيْشٌ ہے اور اس سے فعل عَاشَ يَعِيْشُ ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ بَنَيْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی بَنٰى يَبْنِيْ ضَرَبَ سے ہم نے بنایا۔ فَوْقَ اسم مکان، اوپر اسکا مقابل تَحْتُ (نیچے) ہے اس مادہ سے فعل فَاقَ يَفُوْقُ نَصَرَ سے آتا ہے ۔ سَبْعًا سات، اسم عدد ہے اس مادہ سے فعل سَبَعَ يَسْبَعُ فَتَحَ اور نَصَرَ سے آتا ہے ۔ شِدَادٌ جمع شدید کی مضبوط مستحکم اسکا مادہ شَدٌّ ہے اس سے فعل شَدَّ يَشُدُّ نَصَرَ اور ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ سِرَاجٌ چراغ، جمع سُرُجٌ اسکا مادہ سَرْجٌ ہے اور اس مادہ سے فعل سَرَجَ يَسْرُجُ سَمِعَ اور نَصَرَ سے آتا ہے وَهَّاجٌ صیغہ واحد مذکر مبالغہ کا ہے ۔ بہت روشن جس سے چکا چوند ہو جائے اس کا مادہ وَهْجٌ ہے اور اس مادہ سے فعل وَهَجَ يَهِجُ ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ يَهِجُ اصل میں يَوْهِجُ تھا يَعِدُ کے قاعدے سے واو گر گیا ۔

ترجمہ و مطلب :- اور ہم نے ہی دن کو معاش کا وقت بنایا اور ہم نے ہی تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم نے ہی (آسمانوں میں) ایک بہت روشن چراغ بنایا (مراد آفتاب ہے)

وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا لِّنُخْرِجَ

اور ہم نے ہی پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے پانی برسایا تاکہ ہم اس پانی کے ذریعے

بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا

غلہ اور سبزہ اور گھنے باغ پیدا کریں۔

اللغات :- اَنْزَلْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی اِنْزَالٌ باب افعال سے ہم نے برسایا اس کا مجرد نَزَلَ یَنْزِلُ ضَرَبَ سے آتا ہے اَلْمُعْصِرَاتُ صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل اِعْصَارٌ باب افعال سے نچوڑنے والیاں۔ پانی سے بھرے بادل۔ مراد وہ ہوائیں جو بادلوں کو دبا کر نچوڑتی ہیں۔ اس کا مجرد عَصَرَ یَعْصِرُ ضَرَبَ سے آتا ہے مَآءٌ پانی۔ جمع مِیَاہٌ۔ مَآءٌ اصل میں مَاہٌ تھا۔ اس کی تصغیر مُوَیْہٌ آتی ہے اور تصغیر میں اصلی حروف لوٹ آتے ہیں۔ ہاء کو ہمزہ سے بدل دیا مَآءٌ ہوگیا۔ اس کا مادہ مَوْہٌ ہے۔ اس مادہ سے فعل مَاہَ یَمُوْہُ نَصَرَ سے آتا ہے۔

ثَجَّاجٌ صیغہ واحد مذکر مبالغہ، بہت بہنے والا۔ ثَجَّ یَثُجُّ نَصَرَ سے آتا ہے نُخْرِجُ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع اِخْرَاجٌ باب افعال سے نکالتے ہیں ہم، نکالیں ہم۔ اس کا مجرد خَرَجَ یَخْرُجُ نَصَرَ سے آتا ہے حَبًّا حَبٌّ دانہ، غلہ۔ جمع حُبُوْبٌ۔ اس مادہ سے فعل حَبَّ یَحَبُّ فتح و ضرب سے آتا ہے نَبَاتٌ سبزہ، گھاس۔ جمع نباتات۔ اس کا مادہ نَبْتٌ ہے اور اس مادہ سے فعل نَبَتَ یَنْبُتُ نَصَرَ سے آتا ہے جَنّٰتٌ جمع جَنَّۃٌ کی باغات، بہشتیں۔ اس کا مادہ جَنٌّ ہے اور اس سے فعل جَنَّ یَجُنُّ نَصَرَ سے آتا ہے اَلْفَافًا بعضوں کے نزدیک یہ لَفِیْفٌ کی جمع ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ خود تو جمع ہے مگر اس کا واحد نہیں آتا (بیان القرآن) گھنے، گنجان اور بعضوں نے اس کا واحد اَلْلِّفُّ کہا ہے (المنجد) اس کا مادہ لَفٌّ ہے اور اس مادہ سے فعل لَفَّ یَلُفُّ فتح سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :- اور ہم ہی نے پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے پانی برسایا تاکہ ہم اس پانی کے ذریعے غلہ اور سبزہ اور گنجان باغ پیدا کریں (اور ان سب سے ہمارا کمال قدرت ظاہر ہے پھر قیامت پر ہمارے قادر ہونے کا کیوں انکار کیا جاتا ہے۔ اور یہ بیان تھا امکان کا آگے وقوع کا ذکر ہے کہ)

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ

بیشک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے۔ یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝

پھر تم لوگ گروہ گروہ ہوکر آؤ گے اور آسمان کھل جائیگا اور اس میں دروازے ہی دروازے ہوں گے

اللغات :- اِنَّ حرف مشبہ بفعل، بیشک یَوْمٌ دن، جمع اَیَّامٌ۔ اس مادہ سے فعل یَامَ یَیُوْمُ حَسِبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے اور باب مفاعلہ سے یَاوَمَ یُیَاوِمُ آتا ہے اَلْفَصْلُ فیصلہ۔ فَصْلٌ کے معنی کاٹنے، جدا کرنے کے ہیں۔ اس مادہ سے فعل فَصَلَ یَفْصِلُ ضَرَبَ سے آتا ہے۔ قیامت کا دن بھی کاٹنے اور جدا کرنے کا دن ہوگا اس لئے اسکو یَوْمُ الْفَصْلِ کہا گیا۔ مِیْقَاتٌ ظرف زمان، مقررہ وقت اسکا مادہ وَقْتٌ ہے اور اس مادہ سے فعل وَقَتَ یَقِتُ ضَرَبَ سے آتا ہے۔ یَقِتُ اصل میں یَوْقِتُ تھا یَعِدُ کے قاعدے سے واو گر گیا یُنْفَخُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول۔ پھونکا جائے گا نَفَخَ یَنْفُخُ نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلصُّوْرُ نرسنگھا، بگل۔ صُوْرٌ مصدر بھی ہے۔ اس سے فعل صَارَ یَصُوْرُ نَصَرَ سے اور صَوِرَ یَصْوَرُ سَمِعَ سے آتا ہے۔ تَاْتُوْنَ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع باب ضَرَبَ سے تم آؤ گے۔ اَفْوَاجٌ جمع فَوْجٌ کی، گروہ، جماعت۔ اس مادہ سے فعل فَاجَ یَفُوْجُ نَصَرَ سے آتا ہے۔ فُتِحَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول باب فَتَحَ سے۔ کھولا گیا۔ اَلسَّمَآءُ آسمان جمع سَمٰوَاتٌ۔ اس کا مادہ سُمُوٌّ ہے اور اس مادہ سے فعل سَمَا یَسْمُوْ نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَبْوَابٌ جمع بَابٌ کی، دروازے۔ اس کا مادہ بَوْبٌ ہے اور اس مادہ سے فعل بَابَ یَبُوْبُ نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :- بیشک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہوکر آؤ گے (یعنی ہر امت جدا جدا ہوگی، پھر مومن جدا، کافر جدا، پھر ابرار جدا، اشرار جدا۔ سب ایک دوسرے سے ممتاز ہوکر میدان قیامت میں حاضر ہوں گے) اور آسمان کھل جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہوجائیں گے (یعنی اس قدر بہت سا کھل جائیگا جیسے بہت سے دروازے ملا کر بہت سی جگہ کھلی ہوتی ہے۔ اور یہ کھلنا نزول ملائکہ کیلئے ہوگا۔

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ إِنَّ جَهَنَّمَ

اور پہاڑ ہٹا دیے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے — بیشک دوزخ

كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ۝ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝

ایک گھات کی جگہ ہے — سرکشوں کا ٹھکانا — جس میں وہ بے انتہا زمانوں رہیں گے۔

اللغات :- سُيِّرَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول تَسْيِيْرٌ باب تفعیل سے چلائے گئے، ہٹا دیے گئے۔ اس کا مجرد سَارَ يَسِيْرُ ضَرَبَ سے آتا ہے۔ سَرَابٌ چمکتی ہوئی ریت جو دور سے دیکھنے میں پانی معلوم ہو۔ اس کا مادہ سَرْبٌ ہے اور اس مادہ سے فعل سَرِبَ يَسْرَبُ سَمِعَ سے آتا ہے اور نَصَرَ سے بھی۔ جَهَنَّمُ دوزخ یا دوزخ کا ایک طبقہ کا نام ہے، سزا کا گھر۔ یہ لفظ مؤنث استعمال ہوتا ہے۔ لغات القرآن ص۲۶۲ ج۲ میں لکھا ہے۔ بعضوں کا خیال ہے کہ یہ اصل میں فارسی لفظ جہنام تھا معرب کر لیا گیا ہے۔ مِرْصَادًا ظرف مکان (لغات القرآن ص۲۶۳ ج۵) گھات کی جگہ، جمع مَرَاصِدُ ومَرَاصِيْدُ۔ رَصَدَ يَرْصُدُ نَصَرَ سے آتا ہے۔ اسی لغات القرآن ص۲۶۳ میں اسے مبالغہ کا صیغہ لکھا ہے۔ طَاغِيْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل، سرکشی کرنے والے۔ طَغَا يَطْغُوْ نَصَرَ سے۔ طغیٰ جب واوی ہوتا ہے تو نصر سے اور جب یائی ہوتا ہے تو سَمِعَ، فَتَحَ سے آتا ہے اور قرآن شریف میں فَتَحَ ہی سے آیا ہے طغیٰ لفظی اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔ مَآبٌ ٹھکانا، لوٹنے کی جگہ جمع مَآوِبُ۔ اس کا مادہ أَوْبٌ ہے اور اس سے فعل آبَ يَؤُوْبُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ لَابِثِيْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل لَبِثَ يَلْبَثُ باب سَمِعَ سے۔ أَحْقَابٌ جمع حُقُبٌ کی۔ غیر محدود زمانہ۔ بعضوں نے اسی سال بتائے ہیں اور بعضوں نے اس سے بھی زیادہ۔ بعضوں نے حُقُبٌ کے معنی زمانہ کے لئے ہیں اس کا مادہ حَقْبٌ ہے اور اس مادہ سے فعل حَقِبَ يَحْقَبُ سَمِعَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :- اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے اور پوری زمین ایک ہموار میدان بن جائے گی (آگے اس یوم الفصل میں جو فیصلہ ہوگا اسکا بیان ہے) بیشک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے (یعنی عذاب کے فرشتے تاک میں اور انتظار میں ہیں کہ کافر آئیں تو انکو پکڑتے ہی عذاب کرنے لگیں اور) وہ سرکشوں کا ٹھکانا ہے۔ جس میں وہ بے انتہا زمانوں (تک پڑے) رہیں گے۔

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝

اس میں نہ وہ کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے — اور نہ پینے کی چیز کا — بجز گرم پانی اور پیپ کے

جَزَاءً وِفَاقًا ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝ وَكَذَّبُوا

یہ پورا بدلہ ملے گا — وہ لوگ حساب کا اندیشہ نہ رکھتے تھے — اور ہماری

بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۝

آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے

اللغات :- لَا يَذُوْقُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منفی باب نَصَرَ سے نہیں چکھیں گے۔ بَرْدٌ ٹھنڈک، یہ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل بَرَدَ يَبْرُدُ نَصَرَ سے آتا ہے۔ شَرَابٌ پینے کی چیز، جمع أَشْرِبَةٌ۔ اس کا مادہ شُرْبٌ ہے اور اس مادہ سے فعل شَرِبَ يَشْرَبُ سَمِعَ سے آتا ہے۔ حَمِيْمٌ گرم پانی، جمع حَمَائِمُ۔ اس کا مادہ حَمٌّ ہے۔ اس مادہ سے فعل حَمَّ يَحُمُّ فَتَحَ ونَصَرَ سے آتا ہے۔ غَسَّاقٌ پیپ، دوزخیوں کے زخموں سے بہنے والا خون، ٹھنڈا بدبودار پانی۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والوں کے دماغ سڑ جائیں۔ اس کا مادہ غَسْقٌ ہے اور اس مادہ سے فعل غَسَقَ يَغْسِقُ ضَرَبَ سے آتا ہے۔ جَزَاءٌ بدلہ، خیر کے بدلے میں خیر، شر کے بدلے میں شر جزار کہلاتا ہے۔ یہ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل جَزَى يَجْزِيْ ضَرَبَ سے آتا ہے۔ وِفَاقٌ پورا پورا، مناسب یہ مصدر ہے باب مفاعلۃ کا بمعنی اسم فاعل، یعنی جتنا جرم اتنی ہی سزا اس کا مجرد وَفِقَ يَفِقُ حَسِبَ سے آتا ہے۔ لَا يَرْجُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منفی باب نَصَرَ سے رَجَا يَرْجُوْ۔ نہیں امید رکھتے۔ حِسَابًا حساب مصدر ہے۔ شمار کرنے کے معنی آتے ہیں حَسَبَ يَحْسُبُ باب نَصَرَ سے كَذَّبُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی تکذیب باب تفعیل سے جھٹلایا۔ اسکا مجرد كَذَبَ يَكْذِبُ ضَرَبَ سے آتا ہے

ترجمہ ومطلب :- اور اس میں نہ تو وہ کسی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا مزہ چکھیں گے (اور اس سے زمہریر کی نفی نہیں ہوتی) اور نہ پینے کی چیز کا (جو کہ پیاس کو تسکین دینے والی ہو) بجز گرم پانی اور پیپ کے یہ (ان کو) پورا بدلہ ملیگا (اور وہ اعمال جن کا یہ بدلہ ہے یہ ہیں کہ وہ لوگ حساب (قیامت) کا اندیشہ نہ رکھتے تھے اور ہماری (ان) آیتوں کو (جن میں حساب ودیگر امور حقہ کی خبر ہے) خوب جھٹلاتے تھے۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ

اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے سو مزہ چکھو کہ ہم تم کو سزا ہی بڑھاتے

اِلَّا عَذَابًا ۝ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝

چلے جائیں گے ۔ بیشک خدا سے ڈرنے والوں کے لئے کامیابی ہے یعنی باغ اور انگور

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا

اور نوخاستہ ہم عمر عورتیں اور لبالب بھرے ہوئے جام شراب وہاں نہ کوئی بیہودہ بات

لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝

سنیں گے اور نہ جھوٹ

اللغات :- اَحْصَيْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی اِحْصَاءٌ باب اِفعال سے شمار کیا ہم نے ضبط کیا ہم نے ۔ اس کا مجرد حَصِيَ يَحْصَىٰ سَمِعَ سے آتا ہے ۔ یہ لفظ حِصَاةٌ سے بنا ہے جس کے معنی کنکری کے ہیں۔ عرب کے لوگ کنکریوں سے گنتے تھے ۔ كِتَابًا لکھنا، تحریر۔ یہاں لوح محفوظ میں لکھنا مراد ہے، تمیز کی وجہ سے نصب ہے ۔ كِتَابٌ مصدر باب نَصَرَ سے كَتَبَ يَكْتُبُ آتا ہے ذُوْقُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر، ذَاقَ يَذُوْقُ نَصَرَ سے ۔ چکھو ۔ لَنْ نَزِيْدَ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع نفی تاکید بلن ۔ ہرگز نہ بڑھائیں گے ۔ باب ضَرَبَ سے ۔ عَذَابٌ سزا، دکھ کی مار، ایسی سزا جو ارتکاب جرم سے روک دے ۔ لغات القرآن صہ۲۵۶ ج ۲ میں المصباح المنیر سے نقل کیا ہے کہ عذاب تعذیب سے اسم (یعنی حاصل مصدر) ہے بر وزن فَعَالٌ ۔ اس کا مجرد عَذُبَ يَعْذُبُ ضَرَبَ، سَمِعَ، كَرُمَ سے آتا ہے ۔ اَلْمُتَّقِيْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل ۔ مصدر اَلْاِتِّقَاءُ باب افتعال سے ۔ اصل میں اِوْتِقَاءٌ تھا، واو کو تا کیا اور تا کو تا میں مدغم کر دیا ۔ ڈرنے والے (اللہ سے) پرہیزگار ۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقویٰ کے معنی پوچھے تو انھوں نے پہلے ایک سوال کیا کہ کیا آپ کبھی ایسے تنگ راستے سے (جس کو پگڈنڈی کہتے ہیں) گزرے ہیں جس کے دونوں طرف کانٹے دار درخت ہوں؟ فرمایا بارہا ایسا ہوا ہے ۔ پوچھا تو آپ اس کانٹے دار راستے سے کیسے گذرتے تھے؟ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کرتے کے دامن سمیٹے اور خود سمٹ کر دکھایا کہ اس طرح گزر گئے ۔

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بس یہی تقویٰ ہے کہ آدمی کانٹوں بھرے گناہوں کے راستے سے دامن بچا کر اور سمٹ کر نکل جائے کہ ہر گناہ سے بچ جائے ۔ سبحان اللہ، کیسی عمدہ تفسیر تقویٰ کی کر دی اور یہ بھی بتلا دیا کہ یہ ہر مومن کر سکتا ہے ۔ اسی کو دین نے متقی کہا ہے ۔ اس کا مادہ وَقَىٰ يَقِيْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ مَفَازٌ اسم مکان بمعنی فوز کامیابی یا ظرف مکان مقام فوز، مقام کامیابی ۔ فَوْزٌ مصدر سے فعل فَازَ يَفُوْزُ نَصَرَ سے آتا ہے ۔ حَدَآئِقُ جمع حَدِيْقَةٌ کی، ایسے باغات جن میں چار دیواری ہو ۔ اس کا مادہ حَدْقٌ ہے اور اس سے فعل حَدَقَ يَحْدِقُ ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ اَعْنَابٌ جمع عِنَبٌ کی ۔ انگور کو بھی کہتے ہیں اور انگور کے درخت کو بھی ۔ جب انگور تر ہوتا ہے تو عِنَبٌ بولتے ہیں اور جب خشک ہو جاتا ہے تو زَبِيْبٌ کہتے ہیں ۔ اردو ترجمہ میں بھی فرق ہے کہ تر کو انگور اور خشک کو منقیٰ کہتے ہیں ۔ صحیح نام مویز ہے اطبا نسخوں میں مویز منقیٰ لکھتے ہیں یعنی وہ خشک انگور جس کے بیج نکال دیئے گئے ہوں ۔ استعمال میں اسی کو منقیٰ کہنے لگے ۔ انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں ۔ اس مادہ سے فعل صرف باب تفعیل سے آتا ہے کہتے ہیں عَنَّبَ الكَرْمُ ۔ انگور کی بیل میں انگور آیا ۔ كَوَاعِبُ جمع كَاعِبَةٌ کی، دوشیزہ نوجوان لڑکیاں ۔ كَعْبٌ مادہ ہے بمعنی اُبھار ۔ اس مادہ سے فعل لازم نَصَرَ وضَرَبَ سے اور فعل متعدی باب فَتَحَ سے آتا ہے ۔ اَتْرَابٌ جمع ہے تِرْبٌ کی، ہمعمر ۔ لیکن اس کا اکثر استعمال عورتوں کے لئے ہوتا ہے اسی لئے اسکا ترجمہ ہمعمر عورتیں کیا گیا ۔ تِرْبٌ مادہ سے فعل تَرِبَ يَتْرَبُ سَمِعَ سے آتا ہے كَاْسٌ پیالہ، جام ۔ جمع كُؤُوْسٌ، كَاسَاتٌ، كِئَاسٌ آتی ہے ۔ دِهَاقًا بھرے ہوئے، چھلکتے ہوئے اسم صفت ۔ دَهْقٌ مادہ ہے اور اس سے فعل دَهَقَ يَدْهَقُ فَتَحَ سے آتا ہے ۔ لَا يَسْمَعُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منفی، نہ سنیں گے ۔ لَغْوٌ بیہودہ بات ۔ اس مادہ سے فعل لَغَا يَلْغُوْ نَصَرَ سے، لَغَىٰ يَلْغِيْ ضَرَبَ سے اور لَغِيَ يَلْغَىٰ سَمِعَ سے آتا ہے ۔ كِذَّابٌ باب تفعیل کا مصدر ہے اسکا مجرد كَذَبَ يَكْذِبُ ضَرَبَ سے آتا ہے ۔

ترجمہ ومطلب :- اور ہم نے (انکے اعمال میں سے) ہر چیز کو (انکے نامۂ اعمال میں) لکھ کر ضبط کر رکھا ہے سو (ان اعمال پر ان کو مطلع کر کے ان سے کہا جائیگا کہ اب اعمال کا) مزہ چکھو کہ ہم تم کو سزا ہی بڑھاتے جائیں گے ۔ (یہ تو کافروں کا فیصلہ ہوا آگے اہل ایمان کا فیصلہ مذکور ہے) ۔ بیشک خدا سے ڈرنے والوں کے لئے کامیابی ہے (یعنی کھانے اور سیر کو) باغ (جنمیں طرح طرح کے میوے ہوں گے) اور انگور، یہ تخصیص بعد تعمیم

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یہ بدلہ ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا آپ کے رب کی طرف سے جو مالک ہے آسمانوں اور زمین کا۔

وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝

اور ان چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان ہیں رحمٰن ہے کسی کو اسکی طرف سے اختیار نہ ہوگا کہ اس سے عرض معروض کر سکے۔

اعتنا رشان کیلئے ہے) اور (دل بہلانے کو) نوخاستہ ہمعمر عورتیں ہیں اور (پینے کو) لبالب بھرے ہوئے جام شراب اور (وہاں) نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ (کیونکہ یہ باتیں وہاں محض معدوم ہیں۔)

اللغات :- جَزَاءٌ بدلہ۔ پیچھے آچکا۔ عَطَاءٌ انعام، جمع اَعْطِيَةٌ۔ اس کا مادہ عَطْوٌ ہے اور اس مادہ سے فعل عَطَا يَعْطُوْ نَصَرَ سے آتا ہے۔ رَبٌّ پروردگار، پالنے والا، ہر چیز کو آہستہ آہستہ ترقی دے کر کمال کے درجہ تک پہنچانے والا، چونکہ ایسی ہستی اللہ کے سوا کوئی دوسری نہیں اس لئے لفظ اَلرَّبُّ معرف باللام اللہ کے سوا کسی پر نہیں بولا جاسکتا۔ رَبٌّ مادہ سے فعل رَبَّ يَرُبُّ نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ بیحد رحم کرنے والا۔ صیغۂ مبالغہ ہے۔ چونکہ یہ معنی اللہ کے سوا کسی دوسرے پر صادق نہیں اسلئے الرحمٰن کا لفظ صرف اللہ کے لئے مخصوص ہے۔ لَا يَمْلِكُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منفی باب ضَرَبَ سے۔ نہیں مالک ہوگا۔ خِطَابٌ مصدر ہے باب مفاعلۃ کا خَاطَبَہٗ خِطَابًا آتا ہے۔ بات کرنا۔ اس کا مجرد خَطَبَ يَخْطُبُ نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :- یہ (ان کو ان کی نیکیوں کا) بدلہ ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا آپ کے رب کی طرف سے جو کہ مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان دونوں کے درمیان ہیں (اور) جو رحمٰن ہے (اور) کسی کو اس کی طرف سے (مستقل) اختیار نہ ہوگا کہ (اس کے سامنے) عرض معروض کر سکے (یہاں کئی صفتیں ارشاد ہیں ربّ السمٰوات الخ جو دال ہے مالک تصرفات واقعہ یوم قیامت پر اور رحمٰن جو مناسب ہے جزائے مومنین کے اور لا یملکون الخ جو مناسب ہے تخویف کافرین کے اور مستقل کی قید پر آگے استثناء اِلَّا مَنْ اَذِنَ دلیل ہے۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۝ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا

جس روز تمام ہی ارواح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی بول نہ سکے گا بجز اس کے

مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ

جس کو رحمٰن اجازت دے دے اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے یہ یقینی دن ہے

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝

سو جس کا جی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا رکھے

اللغات :- يَقُوْمُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ سے۔ کھڑا ہوگا۔ اَلرُّوْحُ جان، مراد جبریل امین یا روح کے دفتر کے فرشتے۔ رُوْحٌ مادہ سے فعل رَاحَ يَرُوْحُ نَصَرَ سے، اور رَاحَ يَرَاحُ فَتَحَ سے اور راحَ يَرْوَحُ سَمِعَ سے آتا ہے۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ جمع مَلَكٌ کی، فرشتے۔ اللہ کی وہ نورانی مخلوق جو نظر نہیں آتی اور معصوم ہے۔ صَفٌّ قطار، جمع صُفُوْفٌ۔ اس مادہ سے فعل صَفَّ يَصُفُّ نَصَرَ سے آتا ہے۔ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منفی تَكَلُّمٌ باب تَفَعُّلٌ سے، بات نہیں کریں گے۔ اس کا مجرد كَلَمَ يَكْلِمُ باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَذِنَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب سَمِعَ سے، اجازت دی۔ صَوَابٌ درست، اس کی ضد خطا آتی ہے۔ اس کا مادہ صَوْبٌ ہے اور اس سے فعل صَابَ يَصُوْبُ نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْيَوْمُ الْحَقُّ یقینی دن۔ حَقٌّ مادہ ہے اور اس سے فعل حَقَّ يَحُقُّ ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ شَآءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، چاہا۔ اصل میں شَيِئَ تھا یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف کر دیا شَاءَ ہو گیا۔ مضارع يَشَاءُ ہے باب سَمِعَ سے۔ اِتَّخَذَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اِتِّخَاذٌ باب افتعال سے بنایا، بنالیا۔ اس کا مجرد اَخَذَ يَاْخُذُ نَصَرَ سے آتا ہے مَاٰبٌ مصدر بھی ہے، ظرف زمان بھی ہے ظرف مکان بھی۔ لَوٹنا، لوٹنے کی جگہ، لوٹنے کا وقت۔ اس کا مادہ اَوْبٌ ہے اور اس سے فعل آبَ يَؤُوْبُ نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :- (آگے تقریر ہے لَا يَمْلِكُوْنَ کی یعنی) جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے (خدا کے روبرو) صف بستہ (خشوع وخضوع کے ساتھ) کھڑے ہونگے (اس روز) کوئی بول نہ سکیگا بجز اسکے جس کو رحمان (بولنے کی) اجازت دیدے اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے (ٹھیک بات سے مراد وہ بات جس کی اجازت دی گئی ہے یعنی بولنا بھی محدود ومقید ہوگا۔ یہ نہیں کہ جو چاہے بولنے لگے اور مستقل اختیار سے

اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا

ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے جس دن ہر شخص ان اعمال کو دیکھ لے گا

قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝

جو اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے ہونگے اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا

اور یہی مراد ہے آگے اوپر کے مضامین کا خلاصہ ہے کہ) یہ (دن جسکا ذکر اوپر ہوا) یقینی دن ہے سو جسکا جی چاہے (اس کے حالات سنکر) اپنے رب کے پاس (اپنا) ٹھکانہ بنا رکھے (یعنی نیک عمل کرے کہ وہاں نیک ٹھکانہ بنے۔ آگے اتمام حجت ہے کہ لوگو!)

اللغات :- اَنْذَرْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی اِنْذَار باب اِفعال سے، ہم نے ڈرایا۔ اسکا مجرد نَذَرَ يَنْذُرُ ضَرَبَ ونَصَرَ سے آتا ہے۔ عَذَابٌ سزا، جمع اَعْذِبَۃٌ۔ قَرِيْبٌ نزدیک، اسکا مادہ قُرْبٌ ہے اور اس سے فعل قَرُبَ يَقْرُبُ سَمِعَ وكَرُمَ سے آتا ہے۔ يَنْظُرُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ سے، دیکھے گا۔ اَلْمَرْءُ مرد، آدمی۔ اسکی جمع نہیں آتی اسکا مادہ مَرْءٌ ہے اور اس سے فعل مَرُءَ يَمْرُؤُ فَتَحَ، سَمِعَ، كَرُمَ سے آتا ہے۔ قَدَّمَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی، تقدیم باب تفعیل سے، پیش کیا، بڑھایا۔ اس کا مجرد قَدِمَ يَقْدَمُ سَمِعَ ونَصَرَ سے آتا ہے۔ يَدٌ ہاتھ، جمع اَيْدِي۔ يَدٌ اصل میں يَدْيٌ تھا یا حذف ہوگئی يَدٌ رہگیا۔ اسکا مادہ يَدْيٌ ہے اس مادہ سے فعل يَدَىٰ يَيْدِيْ ضَرَبَ سے اور يَدِيَ يَيْدَىٰ سَمِعَ سے آتا ہے۔ آیت میں يَدَا تثنیہ ہے يَدَانِ تھا، نون اضافت کی وجہ سے گرگیا۔ اَلْكَافِرُ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل باب نَصَرَ سے، انکار کرنیوالا، کفر کرنیوالا۔ جمع كُفَّارٌ اور كَفَرَةٌ آتی ہے۔ يٰلَيْتَنِيْ دراصل تین چیز کا مجموعہ ہے۔ يَا حرف ندا، لَيْتَ حرف تمنا، حرف مشبہ بالفعل۔ ی متکلم، اسمیں جو نون ہے اسے نون وقایہ کہتے ہیں۔ معنی اے کاش میں۔ كُنْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ناقص، ہوتا میں۔ تُرَابٌ مٹی، جمع اَتْرِبَۃٌ۔ اس مادہ سے فعل تَرِبَ يَتْرَبُ سَمِعَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :- ہم نے تم کو ایک نزدیک آنیوالے عذاب سے ڈرادیا ہے (جو کہ ایسے دن آنیوالا ہے) جس دن ہر شخص اپنے اعمال کو (اپنے سامنے حاضر) دیکھ لیگا جو اس نے اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر (حسرت سے) کہیگا کاش میں مٹی ہو جاتا (تاکہ عقاب سے بچتا اور یہ اس وقت کہیگا جب بہائم مٹی کر دیئے جائینگے

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اس میں ۴۶ آیتیں ہیں

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ

قسم ہے ان فرشتوں کی جو جان سختی سے نکالتے ہیں اور جو بند کھول دیتے ہیں اور جو تیرتے ہوئے

سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝

چلتے ہیں پھر تیزی کے ساتھ دوڑتے ہیں پھر ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں

اللغات :- وَالنّٰزِعٰتِ واو قسم کے لئے ہے۔ اَلنَّازِعَات صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل واحد نَازِعَۃٌ۔ نَزْعٌ مصدر، نَزَعَ يَنْزِعُ باب ضَرَبَ سے کھینچ کر نکالنے والیاں۔ مراد وہ فرشتے جو بندہ کی رگ رگ سے روح کھینچ کر نکالتے ہیں۔ فرشتوں کے لئے یہاں جمع مؤنث کا صیغہ کثیر جماعتوں کے اظہار کے لئے لایا گیا ہے۔ غَرْقًا مصدر ہے حالت نصب میں بمعنی اغراق کے۔ ڈوب کر گہرائی کے اندر سے شدت کے ساتھ روح نکالنا اور کھینچنا۔ فعل مجرد غَرِقَ يَغْرَقُ سَمِعَ سے آتا ہے۔ اَلنَّاشِطَاتِ صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل نَشِطَ يَنْشَطُ سَمِعَ، ضَرَبَ، نَصَرَ بند کھولنے والے یعنی وہ فرشتے جو مسلمانوں کی روح آسانی سے نکالتے ہیں گویا کہ بند کھول دیتے ہیں۔ اَلسَّابِحَاتِ صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل سَبَحَ يَسْبَحُ فَتَحَ سے تیرنے والے یعنی وہ فرشتے جو تمام ارواح کو تیزی سے لیکر اس طرح سہولت و سُرعت سے چلتے ہیں گویا کہ تیر رہے ہیں اَلسَّابِقَاتِ صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل سَبَقَ يَسْبِقُ ضَرَبَ ونَصَرَ سے دوڑنے والے۔ یعنی وہ فرشتے جو حکم خداوندی پاکر اسے پورا کرنے کیلئے دوڑتے ہیں۔ اَلْمُدَبِّرَاتِ صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل تدبیر باب تفعیل سے انتظام کرنے والے یعنی وہ فرشتے جو ان ارواح کے بارہ میں حکم پاکر عقاب یا ثواب کیلئے تدبیر کرتے ہیں۔ اَمْرٌ مصدر باب نَصَرَ سے اَمَرَ يَاْمُرُ۔

ترجمہ ومطلب :- قسم ہے ان فرشتوں کی جو (کافروں کی) جان سختی سے نکالتے ہیں اور جو (مسلمانوں کی روح آسانی سے نکالتے ہیں گویا انکا) بند کھولتے ہیں اور جو (روحوں کو لیکر زمین سے آسمان کی طرف اسطرح سہولت اور سرعت سے چلتے ہیں جیسے گویا) تیرتے ہوئے چلتے ہیں پھر (جب روحوں کو لیکر پہنچتے ہیں تو ان ارواح کے باب میں جو خدا کا حکم ہوتا ہے اسکے امتثال کیلئے) تیزی کیساتھ دوڑتے ہیں پھر (ان ارواح کے متعلق ثواب یا عقاب کا حکم دونوں امروں میں سے) ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں (ان سب کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ)

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ

قیامت ضرور آئیگی جس روز ہلا ڈالنے والی چیز ہلا ڈالیگی جس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آجاوے گی۔ بہت سے دل اس روز

وَاجِفَةٌ ۝ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ

دھڑک رہے ہونگے۔ انکی آنکھیں جھک رہی ہوں گی۔ کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں

فِي الْحَافِرَةِ ۝ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝

پھر واپس ہوں گے کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے۔ پھر واپس ہوں گے۔

اللغات:۔ تَرْجُفُ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع باب نَصَرَ سے ہلا ڈالے گی۔ اَلرَّاجِفَةُ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل باب نَصَرَ سے، ہلا ڈالنے والی چیز (مراد قیامت کا نفخہ اولیٰ ہے۔) تَتْبَعُ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع باب سَمِعَ سے، پیچھے آئے گی۔ رَادِفَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل رَدِفَ يَرْدَفُ سَمِعَ و نَصَرَ سے، پیچھے آنے والی۔ مراد نفخہ ثانیہ ہے۔ قُلُوْبٌ جمع قَلْبٌ کی، دل۔ اسکا مصدر بھی قَلْبٌ آتا ہے اور اس سے فعل قَلَبَ يَقْلِبُ نَصَرَ ضَرَبَ سَمِعَ سے آتا ہے۔ يَوْمَئِذٍ اس دن۔ یہ مخفف ہے يَوْمَ إِذْ كَانَ كَذَا كا۔ وَاجِفَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، وَجَفَ يَجِفُ ضَرَبَ سے آتا ہے۔ دھڑکنے والی أَبْصَارٌ جمع بَصَرٌ کی، نگاہیں۔ بَصُرَ يَبْصُرُ نَصَرَ سے آتا ہے۔ خَاشِعَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل باب فَتَحَ سے، جھکنے والی۔ يَقُولُونَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع ، کہتے ہیں۔ ءَ ہمزہ استفہام، کیا۔ إِنَّ حرف مشبہ بفعل جمع متکلم نَا کی ضمیر کے ساتھ۔ مَرْدُوْدُوْنَ صیغہ جمع مذکر اسم مفعول رَدَّ يَرُدُّ نَصَرَ سے لوٹائے جائیں گے، واپس ہوں گے۔ حَافِرَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل حَفَرَ يَحْفِرُ ضَرَبَ سے، پہلی حالت، اُلٹے پاؤں۔ لفظ حافرة عربی زبان میں پہلی حالت پر پلٹنے کے لئے ضرب المثل ہو گیا ہے۔ إِذَا ظرف موجب۔ كُنَّا صیغہ جمع متکلم فعل ناقص كَانَ يَكُوْنُ نَصَرَ سے۔ بن ہم ہو جائیں گے۔ عِظَامٌ جمع عَظْمٌ کی ہڈیاں۔ عَظْمٌ مادہ سے فعل عَظُمَ يَعْظُمُ نَصَرَ و كَرُمَ سے آتا ہے۔ نَخِرَةٌ صیغہ صفت واحد مؤنث نَخِرَ يَنْخَرُ سَمِعَ سے آتا ہے، بوسیدہ، چور چور۔

ترجمہ ومطلب:۔ قیامت ضرور آئے گی جس روز ہلا ڈالنے والی چیز ہلا ڈالے گی (مراد نفخہ اولیٰ ہے) جس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آجائے گی (مراد نفخہ ثانیہ ہے) بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہونگے ان کی آنکھیں (مارے ندامت کے) جھک رہی ہوں گی (مگر یہ لوگ قیامت کا انکار کر رہے ہیں اور) کہتے ہیں کہ

قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۝

کہنے لگے ایسی صورت میں یہ واپسی بڑی خسارہ کی ہوگی تو وہ بس ایک ہی سخت آواز ہوگی

فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝

جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آموجود ہونگے۔

کیا ہم پہلی حالت پر پھر واپس ہوں گے (پہلی حالت سے مراد حیات قبل الموت ہے) یعنی کیا بعد الموت پھر حیات ثانیہ ہوگی۔ مقصود استبعاد یعنی بعید سمجھنا ہے) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جاویں گے پھر (حیات کی طرف) واپس ہوں گے (مقصود استصعاب یعنی دشوار سمجھنا ہے۔)

اللغات:۔ قَالُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے انھوں نے کہا۔ تِلْكَ اسم اشارہ بعید کیلئے واحد مؤنث کیلئے۔ إِذًا ظرف ہے، اس وقت۔ اصل میں یہ إِذْ اسم ظرف مبنی بر سکون تھا۔ جب اس کے بعد كَانَ كَذَا محذوف ہوتا ہے تو اسے معرب کی طرح کبھی مکسور منوّن اور کبھی مفتوح منوّن پڑھتے ہیں جیسے إِذًا اور يَوْمَئِذٍ۔ كَرَّةٌ یہ مصدر ہے كَرَّ يَكُرُّ نَصَرَ سے آتا ہے، واپسی، لوٹنا۔ خَاسِرَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، خَسِرَ يَخْسَرُ ضَرَبَ و سَمِعَ سے آتا ہے، خسارہ میں پڑنے والے۔ كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ یعنی یہ لوٹنا بڑے خسارے نقصان کا ہوگا۔ زَجْرَةٌ جھڑکی، ڈانٹ، زَجَرَ يَزْجُرُ نَصَرَ سے آتا ہے۔ وَاحِدَةٌ ایک، واحد مؤنث اسم فاعل۔ وَحَدَ يَحِدُ ضَرَبَ سے آتا ہے۔ سَاهِرَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل سَهِرَ يَسْهَرُ سَمِعَ سے آتا ہے۔ میدان، روئے زمین

ترجمہ ومطلب:۔ کہنے لگے (کہ اگر ایسا ہوا تو) اس صورت میں یہ واپسی (ہمارے لئے) بڑے خسارے کی ہوگی (کیونکہ ہم نے تو اس کے لئے کچھ سامان کیا نہیں۔ مقصود اس سے تمسخر تھا اہل حق کے اس عقیدے کے ساتھ۔ یعنی ان کے عقیدے پر ہم بڑے خسارے میں ہوں گے۔ جیسے کوئی شخص کسی کو خیر خواہی کی وجہ سے ڈرائے کہ اس راہ مت جانا شیر ملیگا اور مخاطب تکذیب کے طور پر کسی سے کہے کہ بھائی! ادھر مت جانا شیر کھا جائے گا۔ مطلب یہ کہ وہاں شیر دیر کچھ بھی نہیں ہے۔ آگے استبعاد و استصعاب کو کہ یہ لوگ جو قیامت کو مستبعد اور دشوار کہتے ہیں) تو (یہ سمجھ رکھیں کہ ہم کو کچھ مشکل نہیں بلکہ) وہ بس ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آموجود ہوں گے (آگے مکذبین کی تخویف

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ

کیا آپ کو موسیٰ کا قصہ پہنچا ہے ۔ جب کہ ان کو ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان

الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

یعنی طویٰ میں پکارا

اور تکذیب پر آپؐ کے تسلیہ کے لیے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ فرعون کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ پس فرماتے ہیں کہ

اللغات :۔ هَلْ حرف استفہام کیا۔ اَتٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، مصدر اَلْاِتْیَانُ۔ اَتٰی یَاْتِیْ باب ضَرَبَ سے آیا۔ كَ ضمیر منصوب واحد مذکر حاضر۔ حَدِیْثُ بات، قصہ، جمع احادیث۔ اس کا مادہ حَدَثٌ ہے اور اس سے فعل حَدَثَ یَحْدُثُ باب نَصَرَ سے آتا ہے مُوْسٰی علیہ السلام۔ یہ عمران کے بیٹے اور اولوالعزم پیغمبر بنی اسرائیل کے ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام یوُخابت تھا۔ عبرانی زبان میں موسیٰ ایک مرکب لفظ ہے جو مُوْ اور شٰی سے مرکب ہے مُوْ کے معنی پانی کے ہیں اور شٰی کے معنی درخت کے ہیں۔ درخت کا پانی یہ لفظی ترجمہ موشی کا ہوا۔ شین کو کثرت استعمال کی بنا پر سین سے بدل دیا موسیٰ ہو گیا۔

یہ مصر میں ~~تقریباً~~ پیدا ہوئے ان کے جد امجد سیدنا یعقوب علیہ السلام جن کو اسرائیل کہتے ہیں رہنے والے شام کے تھے ان کے بارہ بیٹے تھے ان میں سے ایک سیدنا یوسف علیہ السلام تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام ان کو بہت چاہتے تھے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا تھا کہ آفتاب و ماہتاب اور گیارہ ستارے ان کو سجدہ کر رہے ہیں اس خواب سے ان کی بڑائی اور بھائیوں کا جو گیارہ تھے ان کے سامنے جھکنا ظاہر ہوتا تھا تو انھیں حسد نے گھیرا۔ یعقوب علیہ السلام اس خواب کی وجہ سے زیادہ چاہتے تھے۔ بھائیوں کو یہ چاہت پسند نہ آئی، ایک مرتبہ بھائیوں نے سازش کر کے یوسف علیہ السلام کو جنگل لیجا کر ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور باپ سے کہہ دیا کہ انھیں بھیڑیا کھا گیا۔ یعقوب علیہ السلام واقعہ سمجھ گئے اور صبر کیا۔ اس کا یقین تھا کہ یہ بھائیوں نے بات بنائی ہے بھیڑیے نے نہیں کھایا۔ یوسف علیہ السلام کو ایک قافلہ کنوئیں سے نکال کر مصر لیگیا

دراصل ان کا آدمی پانی بھرنے کیلئے کنوئیں پر گیا اور جب ڈول کھینچا تو اس نے انھیں دیکھا۔ بہت خوش ہوا اور یوسف علیہ السلام اس قافلہ کے ساتھ مصر پہنچ گئے۔ عزیز مصر جو شاہی عہدیدار تھا اس نے انھیں خرید لیا۔ ان کے جوہر کھلنے لگے۔

عزیز کی بیوی زلیخا کو ان سے بے پناہ محبت ہو گئی اس نے ان کو بہکانا چاہا انھوں نے انتہائی پاکدامنی سے اپنے کو بچایا۔ عورت کی عزت بچانے کے لئے یوسف علیہ السلام کو جیل بھیج دیا گیا۔ گویا یوں کہا گیا کہ لوگ تو جرم کرنے سے جیل جاتے ہیں اور تمھیں اسلئے جیل بھیجا جا رہا ہے کہ تم نے جرم نہیں کیا۔ جیل میں ایک قیدی کو خواب کی تعبیر بتائی جو پوری ہوئی اور وہ چھوٹ گیا۔ یہ قیدی بادشاہ کا ساقی تھا۔ بہت دنوں بعد بادشاہ نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر کوئی نہ دے سکا اس ساقی کو اب یوسف علیہ السلام یاد آئے اور اس نے ان سے تعبیر پوچھی انھوں نے تعبیر دی اور بتایا کہ سات سال قحط پڑنے والا ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ انھیں دربار میں لایا جائے۔ یوسف علیہ السلام نے شرط لگائی کہ پہلے میرے مقدمے کا تصفیہ ہو اور میری پاکدامنی تسلیم ہو، بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور باعزت بری ہو گئے کیونکہ اب زلیخا نے اقرار کر لیا کہ غلطی میری تھی یہ بالکل پاک ہیں۔ بادشاہ نے ان سے خواہش ظاہر کی کہ آپ میرے پاس رہیں انھوں نے منظور فرما لیا اور کہا شاہی خزانے میرے حوالے کر دیے جائیں بادشاہ نے منظور کر لیا۔ آپ نے سات سال تک غلّہ جمع کیا۔ اس درمیان میں بادشاہ کا انتقال ہو گیا تو یہ بادشاہ منتخب ہو گئے اور پورا اقتدار آپ کے ہاتھ میں آیا۔ پھر سات سال قحط پڑا تو آپ نے اعلان عام کر دیا کہ سرکاری طور پر قیمتاً غلہ تقسیم ہو گا دور دور سے لوگ آتے اور غلہ لیتے۔ یوسف علیہ السلام کے بھائی بھی غلہ لینے آئے۔ یوسف علیہ السلام نے انھیں پہچان لیا مگر یہ لوگ نہ پہچان سکے۔ یوسف علیہ السلام نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور جب انھوں نے بتایا کہ ہمارا ایک چھوٹا بھائی اور ہے تو شرط لگا دی کہ اگلی بار اس کو ساتھ لاؤ گے تو غلہ ملے گا ورنہ نہیں۔ انھوں نے باپ سے خوشامد کی کہ بنیامین کو بھیج دیجئے۔ باپ کچھ شرطوں کیساتھ بھیجنے پر راضی ہوئے۔ پہلی بار غلہ کی قیمت میں جو کچھ انھوں نے ادا کیا تھا یوسف علیہ السلام نے چپکے سے ان کے سامان میں رکھوا دیا تا کہ دوبارہ آنا ممکن ہو سکے۔ اور یہ بھی خوش ہوئے کہ غلہ بھی مل گیا اور رقم بھی واپس آ گئی۔ دوبارہ بھائی کو لیکر حاضر ہوئے یوسف علیہ السلام نے تنہائی میں بنیامین کو بلا کر حقیقت

بتلا دی اور یہ بھی طے ہو گیا کہ بنیامین واپس نہ جائیں۔ تدبیر یہ کی کہ ایک شاہی برتن بنیامین کے سامان میں رکھوا دیا اور جب قافلہ روانہ ہو گیا تو آدمی دوڑا کہ تمھاری تلاشی ہو گی۔ تلاشی ہوئی تو برتن بنیامین کے سامان میں نکل آیا، یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تمھارے یہاں کیا قاعدہ ہے؟ کہنے لگے جس کے پاس چوری کا سامان برآمد ہو اس کو روک لیا جائے۔ چنانچہ بنیامین رک گئے۔ بھائیوں نے باپ کو اطلاع دی فرمایا بنیامین چور نہیں ہے، یہ سازش ہے۔ جاؤ بنیامین اور یوسف دونوں کو تلاش کرو۔ اب یہ لوگ پھر بہت معمولی پونجی لے کر مصر پہنچے اور خوشامدانہ طور سے درخواست غلہ کی کی۔ یوسف علیہ السلام نے پوچھا تم جانتے ہو تم نے یوسف کے ساتھ کیا کیا۔ اس وقت اچانک اس سوال سے جو غور سے دیکھا تو سمجھے کہ ارے یہ تو یوسف ہی ہیں۔ اپنی غلطی کا اقرار کیا جو معاف کی گئی اور حکم ملا کہ یہ میرا کرتا لے جا کر میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو تو وہ دیکھنے لگیں گے اور سب خاندان کو لیکر مصر آجاؤ۔ چنانچہ پورا خاندان مصر آگیا۔ دربار ہوا تو یعقوب علیہ السلام اور ان کے گیارہ بیٹے دربار میں بیٹھے اور جب یوسف علیہ السلام آئے تو سب کے سب سجدے میں گرے۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا یہ میرے خواب کی تعبیر پوری ہو گئی اور پھر شاہی اعزاز کے ساتھ یہ خاندان مصر میں رہنے لگا۔ مدتوں دین کی دعوت اہل مصر کو ان سے ملتی رہی اور ان کی عزت بڑھتی رہی۔ یہ ان کے مصر آنے کی تاریخ تھی۔ پھر ان کی اولاد نے احکام خداوندی توڑے تو قبطی خاندان غالب آگیا اور یہ مغلوب ہو گئے۔ اور یہ مغلوبیت اس حد تک بڑھی کہ پورا خاندانِ بنی اسرائیل فرعونیوں کا غلام اور قیدی بن گیا اور بیکسی کی حالت میں مدتوں غلام بنا رہا۔ کسی کاہن نے کہہ دیا کہ ان بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو تیری سلطنت کے زوال کا باعث بنے گا تو فرعون نے حکم نافذ کر دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اسے قتل کر دیا جائے اور اس پر عمل بھی شروع ہو گیا۔ اللہ ہی علیم و خبیر ہے کہ کتنے بیگناہ بچے قتل ہوتے اور ہوتے رہے مگر بنی اسرائیل میں بالکل سکت نہ رہی کہ اس کے خلاف آواز اٹھا سکتے۔ ان ہی حالات میں اسی خاندان میں وہ بچہ پیدا ہوا جس کو موسیٰ (علیہ السلام) کہا جاتا ہے۔ ماں بہت پریشان ہوتیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ڈالا کہ بچہ کو ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دو۔ انھوں نے اس پر عمل کیا اور وہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے نیچے سے گزرا۔ فرعون کی بیوی آسیہ (رحمہا اللہ) نے دریا سے نکلوایا۔ اسی لئے ان کا نام موسیٰ پڑ گیا۔ اللہ کی قدرت کا کیسا عجیب نمونہ ہے کہ جس کے ہاتھوں فرعون کو سزا ملنی ہے اسی کے گھر موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کا انتظام ہو رہا ہے۔ غرض یہ یہیں پلے بڑھے

اتفاق سے ایک قبطی انجانے میں مارا گیا تو یہ چھپ کر مدین چلے گئے وہاں آٹھ دس سال رہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے جو مدین میں تھے اپنی ایک لڑکی کی شادی ان سے کر دی اور قیام کے بعد آٹھ یا دس سال مدین میں قیام کرکے مصر واپس آرہے تھے کہ کوہ طور پر (منصب نبوت سے نوازا گیا) اور حکم ملا کہ فرعون کو دین کی دعوت دو اور بنی اسرائیل کی رہائی کا مطالبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرکے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو ساتھ لیا اور فرعون کے دربار میں اسے دین کی دعوت دی۔ دراصل یہ نبی تو بنی اسرائیل کے تھے مگر چونکہ بنی اسرائیل فرعون کی قید غلامی میں تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قوم قبط کو بھی دعوت دینے میں شامل کر دیا اور حکم دیا اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿ فرعون کو دین کی دعوت موسیٰ علیہ السلام نے دی اور برابر کوشش کرتے رہے اور اس سلسلہ میں بہت سے معجزات دکھائے مگر فرعون نے اور فرعونیوں نے (ان معجزوں کو) نہیں مانا اور ڈھٹائی اتنی بڑھی کہ انھوں نے برملا کہا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اے موسیٰ! تم کتنی ہی نشانیاں دکھلاؤ اور ہم پر جادو کرو مگر ہم تمھیں ہرگز نہ مانیں گے۔ اب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو لے کر راتوں رات مصر سے نکل جاؤ۔ موسیٰ علیہ السلام نے تعمیل کی اور تمام بنی اسرائیل کو جو بڑی تعداد میں تھے اس طرح لیکر راتوں رات مصر سے باہر چلے گئے کہ کسی فرعونی یا اس کے کسی جاسوس یا پہریدار کو ہوا نہ لگی۔ دن میں جب فرعون کو اطلاع ملی تو بپھر گیا اور اپنا لشکر لے کر موسیٰ علیہ السلام کے تعاقب میں چل دیا اور اس وقت جب موسیٰ علیہ السلام بحر قلزم کے کنارے تھے جا لیا۔ اللہ کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام نے دریا میں اپنا ڈنڈا مارا اور فوراً ہی بارہ راستے بن کر ایسے خشک ہو گئے کہ ان بارہ قبیلوں کا گزر آسان ہو گیا یہ بیچ دریا میں تھے کہ فرعون بھی مع اپنے لشکر کے دریا میں کود پڑا۔ موسیٰ علیہ السلام اس پار پہنچے اور یہ بیچ دریا میں تو اللہ نے دریا کو حکم دیا اور وہ سب ایک ہو گیا۔ فرعون ڈوبنے لگا تو اپنے مومن ہونے کا اقرار کیا مگر وہ مقبول نہ ہوا اور مع لشکر کے دریا میں ڈبو دیا گیا۔ اس طرح بنی اسرائیل کو مظالم فرعونی سے نجات مل گئی۔ پھر آپ نے بنی اسرائیل کو ایک قوم بنا دیا جو اللہ کو ماننے والی بنی اور انھیں کتاب توراۃ دی گئی اور موسیٰ علیہ السلام نے سنہ ۱۲۷۱ قبل مسیح وادی تیہ میں انتقال فرمایا۔ بعضوں نے تاریخ وفات سنہ ۱۲۷۲ قبل مسیح لکھی ہے۔ واللہ اعلم

نَادٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب مفاعلۃ سے، پکارا۔ اس کا مجرد نَدٰى يَنْدُوْ باب نصر سے اور نَدِيَ يَنْدٰى باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ وَادٍ دو پہاڑوں کے اس درمیانی راستے کو کہتے ہیں جس سے پانی بہتا ہے نالا یا گھاٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔ جمع اَوْدِيَةٌ۔ اس کا مجرد وَدْيٌ ہے اور اس سے فعل وَدٰى يَدِيْ باب ضرب سے

اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۞ فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰٓى

تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی شرارت اختیار کی ہے سو اس سے جا کر کہو کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے

اَنۡ تَزَكّٰى ۞ وَاَهۡدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخۡشٰى ۞ فَاَرٰىهُ

کہ تو درست ہو جائے اور میں تجھ کو تیرے رب کی طرف رہنمائی کروں تو تو ڈرنے لگے پھر اس کو

الۡاٰيَةَ الۡكُبۡرٰى ۞

بڑی نشانی دکھلائی

آتا ہے۔ اَلۡمُقَدَّسِ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، تقدس باب تفعیل سے پاک کیا ہوا۔ اس کا مجرد قدس یقدس باب کرم سے آتا ہے۔ طُوًى اس مقام کا نام ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام نے مدین سے واپس ہوتے ہوئے قیام کیا تھا اور نبوت عطا کی گئی تھی۔ طُوًى اور طيٌّ مصدر ہیں اور اس سے فعل طوی یطوی باب ضرب، سمع سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:- کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ پہنچا ہے جبکہ ان کو ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان یعنی طُویٰ میں (یہ اس کا نام ہے) پکارا کہ ۔

اللغات:- اِذۡهَبۡ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف، جا۔ فِرۡعَوۡنَ شاہ مصر کا لقب تھا۔ اس خاندان کا جو بادشاہ بھی ہوتا فرعون کہلاتا۔ قرآن پاک نے نام نہیں لیا صرف لقب بتایا موجودہ زمانہ کے محققین کہتے ہیں کہ ایک فرعون وہ تھا جس نے موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کی تھی اسکا نام رعمسیس تھا۔ دوسرا وہ جس کا مقابلہ موسیٰ علیہ السلام سے ہوا اور بالآخر بحر قلزم میں غرق ہوا اسکا نام منفتاح تھا۔ مگر قرآن پاک کی آیات سے اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ ایک ہی فرعون تھا جس نے پرورش کی تھی اور اسی سے مقابلہ ہوا اور وہی غرق کیا گیا۔ واللہ اعلم۔ یہ بڑا سرکش تھا اور اپنے کو رب اعلیٰ کہلاتا تھا اور خود کہتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے بہت سمجھایا اور بہت معجزات دکھلائے لیکن اس نے ہٹ دھرمی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے دریا میں ڈبو دیا اور اس کی ربوبیت اس کے کچھ کام نہ آئی۔ (تفصیل آگے ہے)۔ طَغٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، سرکشی اختیار کی۔ طغا یطغو باب نصر سے اور طغی یطغی باب فتح وسمع سے آتا ہے۔ هَلۡ حرف استفہام، کیا۔ تَزَكّٰى صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۞ ثُمَّ اَدۡبَرَ يَسۡعٰى ۞ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۞

تو اس نے جھٹلایا اور کہنا نہ مانا پھر جدا ہو کر کوشش کرنے لگا اور جمع کیا اور آواز بلند تقریر کی

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى ۞

اور کہا میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں

اصل میں تتزکی تھا ایک تا حذف ہو گئی، سنور جائے، درست ہو جائے۔ تزکّی مصدر باب تفعّل سے اس کا مجرد زکا یزکو باب نصر سے اور زکی یزکی باب سمع سے آتا ہے۔ اَهۡدِيَكَ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع باب ضرب سے، راستہ دکھاؤں۔ تَخۡشٰى صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع باب سمع سے، تو ڈر جائے۔ اَرٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع۔ اراءۃ باب افعال سے، دکھایا۔ ہ ضمیر واحد مذکر غائب، اس کو۔ اٰیۃ معجزہ، جمع آیات۔ اَلۡكُبۡرٰى صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل بڑی کبُر یکبُر باب کرم سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:- تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی شرارت اختیار کی ہے سو اس سے جا کر کہو کہ کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جائے اور (تیری درستی کی غرض سے) میں تجھکو تیرے رب کی طرف (ذات وصفات کی) رہنمائی کروں تو تو (ذات وصفات کو سن کر اس سے) ڈرنے لگے (اور اس ڈر سے درستی ہو جائے۔ غرض یہ حکم سن کر سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس گئے اور جا کر پیغام پہنچایا) پھر (جب اس نے دلیل نبوت طلب کی تو) اس کو بڑی نشانی (نبوت کی) دکھلائی (مراد معجزہ عصا ہے یا ارادہ جنس ہو عصا و ید بیضاء ہے۔)

اللغات:- كَذَّبَ جھٹلایا، صیغہ واحد مذکر غائب (دیکھو سورہ نبا لفظ کِذّابا)۔ عَصٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، نافرمانی کی، باب ضرب سے۔ اَدۡبَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، ادبار باب افعال سے، پیٹھ پھیری، جدا ہوا۔ اس کا مجرد دَبَرَ یَدۡبُرُ باب نصر سے آتا ہے۔ يَسۡعٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب فتح سے، کوشش کی۔ حَشَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نصر وضرب سے جمع کیا۔ نَادٰى (پیچھے دیکھو)۔ اَلۡاَعۡلٰى صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل عُلُوٌّ سے، سب سے برتر۔ علا یعلو باب نصر سے آتا ہے۔

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

تو اللہ تعالٰے نے اس کو دنیا اور آخرت کے عذاب میں پکڑا — بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝

ایسے شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو ڈرے ۔

ترجمہ ومطلب :۔ تو اس (فرعون) نے جھٹلایا اور (ان کا) کہنا نہ مانا پھر (موسیٰ علیہ السلام سے) جدا ہوکر (ان کے خلاف) کوشش کرنے لگا اور (لوگوں کو) جمع کیا پھر (ان کے سامنے) بآواز بلند تقریر کی اور کہا میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں (اعلیٰ قید واقعی کے طور پر کہا۔ پس مقصود انا ربکم ہے اور اعلیٰ صفت مادحہ بڑھادی ۔ احترازی نہیں کہ ارباب غیر اعلیٰ کے وجود کو مستلزم ہو۔)

اللغات :۔ اَخَذَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے، اس نے پکڑا۔ نَكَالٌ عذاب جو باعث عبرت ہو۔ یہ اسم ہے اس کا مادہ نَكْلٌ ہے اور اس مادہ سے فعل نَكَلَ يَنْكُلُ ضَرَبَ، سَمِعَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْاٰخِرَةُ عقبیٰ ۔ اَلْاُوْلٰى دنیا۔ عِبْرَةٌ نصیحت دوسرے کے حال سے سبق لینا، جمع عِبَرٌ۔ اس مادہ سے فعل عَبَرَ يَعْبُرُ باب نَصَرَ اور سَمِعَ دونوں سے آتا ہے۔ يَخْشٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع۔ باب سَمِعَ سے، ڈرے۔

ترجمہ ومطلب :۔ سو اللہ تعالٰے نے اس کو دنیا و آخرت کے عذاب میں پکڑا (دنیوی عذاب تو غرق ہے اور اخروی عذاب حرق ہے)۔ بیشک اس (واقعہ) میں ایسے شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو (اللہ تعالٰے سے) ڈرے۔ (اس قصہ کا افتتاح هَلْ اَتٰكَ الخ مشعر تسلیہ ہے اور اس کا اختتام اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ مشعر تخویف ہے اور اوپر جو کفار کا استبعاد واستصعاب قیامت کے متعلق اس قول میں مذکور تھا ءَاِذَا كُنَّا الخ اس کا نقلی جواب تو اوپر مذکور ہوا ہے۔ فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ الخ اور آگے عقلی جواب ہے۔ یعنی۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا

بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے یا آسمان کا؟ اللہ نے اسکو بنایا اس کی سقف کو بلند کیا اور اسکو درست بنایا

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ۝ وَالْاَرْضَ بَعْدَ

اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا اور اس کے بعد زمین کو

ذٰلِكَ دَحٰهَا ۝ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝

بچھایا اس سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا

وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ

اور پہاڑوں کو قائم کر دیا تمہارے اور تمہارے مواشی کو فائدہ پہنچانے کے لئے۔

اللغات :۔ ءَ ہمزۂ استفہام ہے۔ اَنْتُمْ ضمیر فاعلی جمع مذکر کی، تم۔ اَشَدُّ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، زیادہ سخت۔ شَدَّ يَشِدُّ باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ خَلْقٌ مصدر، پیدا کرنا۔ فعل خَلَقَ يَخْلُقُ باب نَصَرَ سے۔ اَلسَّمَآءُ آسمان ۔ بَنٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب فَتَحَ سے، اٹھایا، بلند کیا۔ سَمْكٌ ابھار، چھت۔ اس مادہ سے فعل سَمَكَ يَسْمُكُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ سَوّٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی تَسْوِيَةٌ مصدر باب تفعیل سے، درست کیا، ٹھیک ٹھیک بنایا۔ اس کا مجرد سَوِىَ يَسْوٰى باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ اَغْطَشَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، مصدر اَلْاِغْطَاشُ باب افعال سے، اس نے تاریک کیا۔ اس کا مجرد غَطَشَ يَغْطِشُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ لَيْلٌ رات۔ جمع لَيَالِى۔ اَخْرَجَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب اِفعال سے، نکالا۔ اس کا مجرد خَرَجَ يَخْرُجُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ ضُحٰى دن چڑھے، چاشت کا وقت۔ مراد دن۔ اس کا مادہ ضَحًا اور ضَحَآءٌ ہے اور اس سے فعل ضَحِىَ يَضْحٰى باب سَمِعَ سے آتا ہے اور واوی ضَحَا يَضْحُوْ ضُحُوًّا باب نَصَرَ سے بھی آتا ہے۔ معنی دونوں کے ایک ہیں۔ دَحٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، بچھایا باب نَصَرَ سے دَحَا يَدْحُوْ آتا ہے اور دَحٰى يَدْحٰى باب فتح سے آتا ہے۔ دَحٰى اور طَحٰى دونوں مرادف ہیں۔ مَآءٌ پانی۔ (پیچھے آچکا)۔ مَرْعٰى چارہ، چراگاہ۔ یہاں پہلے معنی مراد ہیں۔ یہ اَلرَّعْىُ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ فعل رَعٰى يَرْعٰى باب فَتَحَ سے آئے گا۔ اَرْسٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اِرْسَاءٌ باب اِفعال سے، جمایا، قائم کیا۔ اس کا مجرد رَسٰى يَرْسُوْ باب نَصَرَ سے مستعمل ہے۔

مَتَاعٌ وہ نفع دینے والی چیز جو باقی نہ رہے۔ جمع اَمْتِعَۃٌ۔ اس کا مادہ مَتْعٌ ہے اور اس مادہ سے فعل مَتَعَ یَمْتَعُ باب فَتَحَ اور کَرُمَ سے آتا ہے۔ اَنْعَامٌ جمع نَعَمٌ کی ہے۔ چوپایہ، مویشی۔ نَعْمٌ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل نَعَمَ یَنْعَمُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ اور سَمِعَ سے بھی۔

ترجمہ ومطلب :۔ بھلا تمھارا (دوسری بار) پیدا کرنا (فی نفسہٖ) زیادہ سخت ہے یا آسمان کا (اور فی نفسہٖ اس لئے کہا کہ بالنسبۃ الی القدرۃ تو سب مساوی ہیں اور ظاہر ہے کہ آسمان کا پیدا کرنا زیادہ سخت ہے۔ پھر جب اس کو پیدا کر دیا تو تمھارا پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ آگے آسمان کے پیدا کرنے کی کیفیت بیان کرتے ہیں کہ) اللہ نے اس کو بنایا (اس طرح سے کہ) اس کی سقف کو بلند کیا اور اس کو درست بنایا (کہ کہیں اس میں شقوق وفطور نہیں) اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا (رات اور دن کو آسمان کی طرف اس لئے منسوب کیا کہ رات اور دن آفتاب کے طلوع اور غروب سے ہوتے ہیں اور آفتاب آسمان میں ہے۔) اور اس کے بعد زمین کو بچھایا (اور بچھا کر) اس سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا اور پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا تمھارے اور تمھارے مواشی کے فائدہ پہنچانے کے لئے۔ (ترتیب خلق سماوات والارض کی سورہ بقرہ کے رکوع سوم آیۃ ھُوَالَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ الخ میں آئے گی اور گو اصل استدلال خلق سما سے تھا مگر زمین کا ذکر شاید اس لئے کر دیا کہ اس کے احوال ہر وقت پیش نظر ہیں۔ اور گو سما کے برابر نہ سہی لیکن فی نفسہٖ انسان کے خلق سے اس کی خلقت بھی اشد ہے۔ پس حاصل استدلال کا یہ ہوا کہ جب ایسی ایسی چیزیں ہم نے بنا دیں تو تمھارا بعث کیا مشکل ہے۔ آگے بعث کے بعد جو واقعات مجازاۃ کے متعلق ہوں گے ان کی تفصیل ہے۔ یعنی قیامت کا امکان اور صحت وقوع تو ثابت ہو گیا۔)

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی ○ یَوْمَ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ

سو جب وہ بڑا ہنگامہ آوے گا یعنی جس دن انسان اپنے کیے کو

مَا سَعٰی ○ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی ○ فَاَمَّا مَنْ

یاد کرے گا اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کر دی جاوے گی سو جس شخص نے

طَغٰی ○ وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ○ فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی ○

سرکشی کی ہوگی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو خواہش سے

الْھَوٰی ○ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی ○

روکا ہوگا سو جنت اس کا ٹھکانا ہو گا۔

اللغات :۔ جَآءَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے، آئی۔ اَلطَّآمَّۃُ بڑا حادثہ، بڑی آفت، مراد ہنگامۂ قیامت۔ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل طَمَّ یَطِمُّ باب ضَرَبَ ونَصَرَ سے۔ اَلْکُبْرٰی واحد مؤنث اسم تفضیل، بڑی۔ کَبُرَ یَکْبُرُ باب کَرُمَ سے۔ یَتَذَکَّرُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع۔ تَذَکُّرٌ باب تفعل سے، یاد کرے گا۔ اس کا مجرد ذَکَرَ یَذْکُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ سَعٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب فَتَحَ سے۔ کوشش کی۔ بُرِّزَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول۔ تَبْرِیْزٌ باب تفعیل سے، ظاہر کی گئی۔ اس کا مجرد بَرَزَ یَبْرُزُ باب سَمِعَ ونَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْجَحِیْمُ جہنم۔ اس کا مادہ جَحْمٌ ہے اور اس مادہ سے فعل جَحَمَ یَجْحَمُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ یَرٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب فَتَحَ سے، دیکھے۔ طَغٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی سرکشی کی۔ اٰثَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ ایثار باب افعال سے، ترجیح دی۔ اس کا مجرد اَثَرَ یَاْثُرُ باب ضَرَبَ، سَمِعَ ونَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْحَیٰوۃُ زندگی۔ حیوٰۃ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل حَیِیَ یَحْیٰی باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ اَلْمَاْوٰی ٹھکانا۔ خَافَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب سَمِعَ سے، ڈرا۔ اصل میں یہ خَوِفَ یَخْوَفُ تھا قَالَ کے قاعدہ سے ماضی خاف اور یُقَالُ کے قاعدہ سے مضارع یَخَافُ ہو گیا۔ مَقَامٌ مصدر میمی، کھڑا ہونا۔ مصدر قیام ہے اس سے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝ فِيْمَ اَنْتَ

یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا   اس کے بیان کرنے سے آپکا

مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝

کیا تعلق۔   اس کا مدار صرف آپکے رب کی طرف ہے

فعل تَامَ يَقُوْمُ باب نَصَرَ سے آتاہے۔ رَبٌّ پرورش کرنے والا۔ نَهٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب سَمِعَ سے آتاہے، روکا۔ اَلنَّفْسُ جان، ذات۔ جمع نفوس نکتہ، نفس، قلب فؤاد، یہ تین لفظ ہیں یہ سب ایک ہی چیز کے صفاتی نام ہیں۔ دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ یہ گھڑی میں کچھ، گھڑی میں کچھ ہر لمحہ بدلتا رہتا ہے۔ اس کو نفس اس لئے کہتے ہیں کہ وہ سانس لیتا رہتاہے۔ اسی کو فؤاد اس لئے کہتے ہیں کہ تمام اعضاء کو فائدہ اور مدد پہنچاتاہے۔ نَفْسٌ مادہ سے فعل نَفِسَ يَنْفُسُ باب سَمِعَ، کرم اور نَصَرَ سے آتاہے۔ هَوٰى خواہش۔ نَفْسٌ مصدر بھی ہے اس سے فعل هَوِيَ يَهْوٰى باب سَمِعَ سے آتاہے۔ یہ لفظ ہدیٰ کے بالمقابل آتاہے قرآن میں ہے:۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ۔ ہدیٰ، جو خدا کی طرف سے رہبری کی جائے۔ نبی علیہ السلام کی تعلیم ہدیٰ صراط مستقیم، دین برحق، باعث برکت ہے ہویٰ اس کے بالمقابل خواہشات نفسانی اغوار شیطانی پر چلنے کا نام ہے۔ یہ گمراہی، باطل پرستی، باعث ہلاک وخسران ہے۔ اَلْجَنَّةُ بہشت، جمع اَلْجَنَّاتُ اس کا مادہ جَنٌّ ہے اور اس فعل جَنَّ يَجُنُّ باب نَصَرَ سے آتاہے۔ اَلْمَاوٰى ٹھکانا، قیام کرنا۔ یہ اسم ظرف بھی ہے اور مصدر بھی۔ اس سے فعل اَوٰى يَاْوِيْ باب ضَرَبَ سے آتاہے۔ قرآن میں یہ لفظ تین مقام پر معرف باللام آیاہے۔ پ۲۱، پ۲۷، پ۳۰

ترجمہ ومطلب :۔ سو جب وہ بڑا ہنگامہ آوے گا یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جائے گی تو (اس روز یہ حالت ہوگی کہ) جس شخص نے (حق سے) سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہوکر اس پر) دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا۔ اور جو شخص دنیا میں اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا (کہ مستلزم ہے اعتقاد آخرت کو) اور نفس کو (حرام) خواہش سے روکا ہوگا (یعنی اعتقاد کے ساتھ عمل بھی صالح سو جنت اس کا ٹھکانا ہوگا (اور عمل صالح طریق جنت ہے موقوف علیہ نہیں۔ چونکہ کفار بقصد انکار اسکا وقت

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا

آپ تو صرف اس شخص کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرے   جس روز اسے دیکھیں گے تو ایسا معلوم ہوگا

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝

گویا ایک دن کے آخری حصے میں یا اس کے اول حصے میں رہے تھا۔

پوچھا کرتے تھے آگے اس کا جواب ہے۔)

اللغات :۔ يَسْـَٔلُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع باب فَتَحَ سے، پوچھتے ہیں۔ اَلسَّاعَةُ قیامت، مراد وہ خاص گھڑی۔ اس کا مادہ سَوْعٌ ہے اور اس سے فعل سَاعَ يَسُوْعُ باب نَصَرَ سے آتاہے۔ اَيَّانَ کب۔ یہ ظرف ہے۔ مُرْسٰى مصدر میمی رَسَا يَرْسُوْ باب نَصَرَ سے واقع ہونا فِيْمَ فی اور مَا استفہامیہ سے مرکب ہے، کس چیز میں۔ (دیکھو عَمَّ)۔ ذِكْرٰى یہ مصدر ہے ذَكَرَ يَذْكُرُ باب نَصَرَ کا، بیان کرنا۔ مُنْتَهٰى اسم ظرف، آخری حد، آخری وقت۔ اِنْتِهَاءٌ مصدر ہے۔ اس کا مجرد نَهٰى يَنْهٰى باب فَتَحَ سے آتاہے۔ اِنَّمَا بیشک، تحقیق، سوائے اس کے نہیں۔ یہ مرکب ہے اِنَّ حرف مشبہ بفعل اور مَا سے۔ یہ مَا اِنَّ کے عمل لفظی کو روک دیتاہے اسی لئے اس کا نام مَا کافہ ہے۔ اس سے حصر پیدا ہوتاہے۔ مُنْذِرٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ اِنْذَارٌ باب اِفعال سے، ڈرانے والا۔ اس کا مجرد نَذَرَ يَنْذِرُ باب ضَرَبَ ونَصَرَ سے آتاہے۔ يَخْشٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سَمِعَ سے ڈرتاہے یا ڈرے۔ كَاَنَّ حرف مشبہ بفعل، گویا۔ يَرَوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع باب فَتَحَ سے، دیکھیں گے۔ لَمْ يَلْبَثُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع نفی جحد بلم، نہیں ٹھہرے، نہیں رہے۔ باب سَمِعَ سے۔ عَشِيَّةٌ ایک شام، جمع عَشَايَا وعَشِيَّاتٌ اس کا مادہ عَشْيٌ ہے اور اس مادہ سے فعل عَشِيَ يَعْشٰى باب سَمِعَ سے آتاہے۔ ضُحٰى دن چڑھے۔ ہُدیٰ کی طرح یہ مقصور ہے اور مؤنث ہے اس کی تصغیر ضُحَيَّةٌ اور بقول بعض ضُحَيٌّ آتی ہے۔ بعضوں نے اس کو مذکر بھی کہاہے۔ جس نے مؤنث کہا اس نے ضَحْوَةٌ کی جمع کہا اور جس نے مذکر کہا اس نے صُرَدٌ کی طرح اس کو اسم کہا بروزن فُعَلٌ ظرف غیر متمکن ہے۔ سَحَرٌ کی طرح۔ اس مادہ سے فعل ضَحِيَ يَضْحٰى باب سَمِعَ سے آتاہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟

سُورَۃُ عَبَسَ مَکِّیَّۃ ﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿ اس میں بیالیس آیتیں ہیں

عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓی ۝ اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی ۝ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّہٗ

پیغمبر چیں بجبیں ہوگئے اور متوجہ نہ ہوئے اس بات سے کہ ان کے پاس اندھا آیا اور آپ کو کیا خبر شاید وہ

یَزَّکّٰٓی ۝ اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَہُ الذِّکْرٰی ۝

سنور جاتا یا نصیحت قبول کرتا سو اس کو نصیحت کرنا فائدہ پہنچاتا۔

(سو) اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق (کیونکہ بیان کا موقوف علیہ علم ہے اور وہ منتفی ہے اور انتفار موقوف علیہ مستلزم ہے انتفار موقوف کو بلکہ) اس (کے علم کی تعیین) کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے (اور) آپ تو صرف (اجمالی اخبار سے) ایسے شخص کے ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہو (اور ڈر کر ایمان لانے والا ہو) اور یہ لوگ جو جلدی مچا رہے ہیں تو سمجھ لیں کہ) جس روز یہ اس کو دیکھیں گے تو (ان کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) صرف ایک دن کے آخری حصے میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں (و لیس یعنی دنیا کی مدت طویلہ قصیر معلوم ہوگی اور سمجھیں گے کہ عذاب استعجال کے ساتھ آگیا جس کی یہ استدعا کرتے ہیں حاصل یہ کہ استعجال کیوں کرتے ہو وقوع کے وقت اس کو مستعجل ہی سمجھو گے اور جس دیر کو اب دیر سمجھ رہے ہو وہ دیر معلوم نہ ہوگی۔

اللغات:۔ عَبَسَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے، ترش رو ہوئے، چیں بجبیں ہوئے عبوسٌ مصدر ہے جس کے معنی ترشرو ہونے اور تیوری چڑھانے کے ہیں، اردو میں منہ بنانا یا منہ بگاڑنا بھی بولتے ہیں۔ راغب نے لکھا ہے، دل تنگی سے ماتھے پر بل آجانے کا نام عبوس ہے۔ تفسیر کبیر ص۳۵ج۸ میں ہے عَبَسَ یَعْبِسُ کا استعمال ماتھے پر بل ڈالنے کے لئے ہوتا ہے اور اگر اسی ترشروئی میں دانت بھی ظاہر ہوجائیں تو اسے کلح کہتے ہیں اور اگر منہ بنانے کا اہتمام و فکر بھی ہو تو اس کے لئے بَسَرَ آتا ہے۔ اور جو تیوری پر بل ڈالنے کے ساتھ غصہ ہو جائے تو پھر بَسَلَ بولتے ہیں۔ تَوَلّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب تفعل سے منہ موڑا، توجہ نہ کی۔ اس کا مجرد وَلِیَ یَلِیْ باب ضَرَبَ اور حَسِبَ سے آتا ہے۔ اَعْمٰی صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، نابینا، اندھا۔ جمع عُمْیٌ، مونث عَمْیَاء فعل عَمِیَ یَعْمٰی باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ یُدْرِیْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع

باب افعال سے مصدر اِدْرَاءٌ، خبر دیتا ہے۔ اس کا مجرد دَرٰی یَدْرِیْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَیْ مَا یُعْلِمُكَ۔ مَا استفہامیہ ہے۔ لَعَلَّ حرف مشبہ بالفعل، شاید۔ یَزَّکّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مرفوع تزکّی باب تفعل سے، سنور جائے، پاک ہو جائے۔ اس کا مجرد زَکٰی یَزْکُوْ باب سَمِعَ سے اور زَکَا یَزْکُوْ باب نصر سے آتا ہے۔ یَزَّکّٰی اصل میں یَتَزَکّٰی تھا تا کو زا کیا اور زا کو زا میں مدغم کر دیا یَزَّکّٰی ہو گیا۔ اسی طرح یَذَّکَّرُ اصل میں یَتَذَکَّرُ تھا، تا کو ذال کیا اور ذال کو ذال میں مدغم کر دیا یَذَّکَّرُ ہو گیا۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع، نصیحت قبول کرے۔ مصدر تذکّر باب تفعل سے اس کا مجرد ذَکَرَ یَذْکُرُ باب نصر سے آتا ہے۔ تَنْفَعُ صیغہ واحد مونث غائب فعل مضارع باب فتح سے، نفع دے۔ اَلذِّکْرٰی یہ مصدر ہے ذَکَرَ یَذْکُرُ کا نصیحت کرنا۔ جب کثرت ذکر ہو تو ذکرٰی بولتے ہیں یہ ذکر سے زیادہ ابلغ ہے۔

سورۃ کا شان نزول:۔ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض سرداران قریش کو سمجھا رہے تھے ان میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، اُبَی ابن خلف، امیہ ابن خلف جیسے لوگ بھی تھے۔ وہ دور قبائلی سرداری کا تھا۔ قبیلہ کا کوئی ایک بڑا آدمی حق قبول کر لیتا تو پورا قبیلہ اس کا ساتھ دیتا اور حق قبول کر لیتے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سرداروں پر کوشش صرف فرماتے کہ ایک کے بھی قبول کر لینے سے بہتوں کے آجانے کی توقع تھی اور مخالفتوں کے گھٹ جانے کا بھی امکان تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سمجھانے میں مشغول تھے کہ اتنے میں ایک مخلص صاحب ایمان نابینا صحابی عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہو کر کچھ پوچھنے لگے۔ نبی علیہ السلام کو ان کا اس وقت پوچھنا کچھ پسند نہ آیا، زبان مبارک سے کچھ فرمایا تو نہیں مگر چہرے پر اثر ظاہر ہو گیا۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس لئے نہیں کہ آپ کا طرز عمل خلاف شریعت تھا وہ تو آپ کر ہی نہیں سکتے تھے۔ کام تو دین ہی کا کر رہے تھے بلکہ یہ ناپسندیدگی اس لئے تھی کہ یہ تو طالب بن کر حاضر ہوئے تھے نفع کا یقین تھا اور وہ کفار طالب نہ تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ طالب کی قدر کرو چاہے وہ نابینا ہی کیوں نہ ہو۔ نبی علیہ السلام کا طرز اس کے بعد ان کے ساتھ ہمیشہ بہت ہی نرمی و ملاطفت کا رہا۔ ویسے بھی یہ نبی علیہ السلام سے قریبی تعلق رکھتے تھے یہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پھوپھی زاد بھائی تھے، ان کی ماں ام مکتوم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد آپس میں بھائی بہن تھے۔ اس طرح یہ نبی علیہ السلام کے برادر نسبتی تھے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ۝ فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ۝ وَمَا عَلَيْكَ

تو جو شخص بے پروائی کرتا ہے آپ اس کی تو فکر میں پڑتے ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام

أَلَّا يَزَّكَّىٰ ۝ وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ۝ وَهُوَ يَخْشَىٰ ۝

نہیں کہ وہ نہ سنورے اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ ڈرتا ہے

فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ۝

آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں

ان کے معاملے میں یہ برتاؤ اس لئے نہیں کیا تھا کہ یہ کوئی معمولی آدمی تھے اور یہ قریشی بڑے درجہ کے تھے بلکہ آپ نے یہ خیال فرمایا کہ یہ تو گھر کے آدمی ہیں دوسرے وقت بھی پوچھ سکتے تھے یہ اسوقت کیوں بولنے لگے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے مخلص اور طالب حق ہونے کی بنا پر آگاہ فرمایا اور ان کی دلداری کی۔ اردو کے بعض مفسرین نے یہاں بے باکی سے قلم چلایا ہے اور نبی علیہ السلام کے اس طرز کو تبلیغ کا غلط طریقہ لکھ دیا ہے۔ یہ لفظ نبی علیہ السلام کی شان کے خلاف ہے اس سے ہمیشہ بچنا چاہئے یہ سوء ادب کا موہم ہے اور نبی کے معاملہ میں امتی کو باادب رہنا ضروری ہے۔ اللہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ترجمہ ومطلب :۔ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) چیں بجبیں ہوگئے (اور متوجہ نہ ہوئے) اس بات سے کہ ان کے پاس اندھا آیا (یہاں تو غائب کے صیغہ سے فرمایا اور یہ غایت تکرم واستحیاء متکلم کا اور غایت کرامت مخاطب کی ہے کہ رو در رو اس امر کی نسبت نہیں فرمائی) اور (آگے خطاب کا صیغہ بطور التفات کے اس لئے اختیار کیا کہ شبہ اعراض کا نہ ہو اور مضمون بھی سابق سے ملتا ہوا ارشاد ہوتا ہے کہ) آپ کو کیا خبر شاید وہ (نابینا آپ کی تعلیم سے پورے طور پر) سنور جاتا (اقل درجہ کسی خاص امر میں) نصیحت قبول کرتا سو اس کو نصیحت کرنا (کچھ نہ کچھ) فائدہ پہنچاتا۔

(مطلب یہ کہ اس کی پوری) اصلاح ہوتی یا کچھ اصلاح ہوتی بہرحال نفع ہی ہوتا۔ اور ہرچند کہ ذکری مقدم ہے تذکر پر مگر نفع ذکریٰ موخر ہے تذکر یعنی قبول موعظت سے اس لئے کلمہ فا داخل ہوا اور لعلّ مبالغہ کے لئے فرمایا یعنی اس صحابی کی حالت سے اگر ظن تزکی یا تذکر بھی ہوتا تب بھی اس سے بے توجہی نہ چاہئے تھی چہ جائیکہ نفع متیقن ہو۔ اور اعمیٰ سے تعبیر کرنا اشارہ ہے مقتضی توجہ وعطوفت کی طرف۔

اللغات :۔ أَمَّا لیکن۔ حرف شرط ہے اکثر حالات میں تفصیل کے لئے آتا ہے کبھی تاکید کے لئے بھی آتا ہے۔ یہاں تفصیل کے لئے ہے کیونکہ آگے دوسرا أَمَّا موجود ہے۔ مَنْ اسم شرط ہے ذوی العقول کے لئے آتا ہے۔ إِسْتَغْنَىٰ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ استغناء باب استفعال سے، بے پروائی کی۔ اس کا مجرد غَنِيَ يَغْنَىٰ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ تَصَدَّىٰ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع۔ تصدّی باب تفعّل سے۔ اصل میں تَتَصَدَّىٰ تھا ایک تا حذف ہوگئی۔ متوجہ ہوتے ہیں فکر کرتے ہیں۔ اس کا مجرد صَدِيَ يَصْدَىٰ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ وَمَا میں واؤ حالیہ ہے اور ما نافیہ لَا يَزَّكَّىٰ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی باب تفعّل سے، نہ پاک ہو۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے، آیا۔ يَسْعَىٰ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب فَتَحَ سے، دوڑتا ہے۔ يَخْشَىٰ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سَمِعَ سے، ڈرتا ہے۔ تَلَهَّىٰ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع۔ اصل میں تَتَلَهَّىٰ تھا ایک تا حذف ہوگئی۔ تَلَهِّي مصدر باب تفعّل سے۔ تلہی کے معنی کسی چیز میں مشغول ہونے اور وقت گزارنے کے ہیں۔ مگر جب صلہ عَنْ آتا ہے تو معنی تغافل برتنے اور بے اعتنائی کرنے کے آتے ہیں یہاں عَنْ کے ساتھ ہے اس لئے معنی ہوئے آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں۔ اس کا مجرد لَهِيَ يَلْهَىٰ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ تو جو شخص (دین سے) بے پروائی کرتا ہے آپ اس کی تو فکر میں پڑتے ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے (وصف استغناء سے آپ کو اس سے تنفر دلانا ہے) اور جو شخص آپ کے پاس (دین کے شوق میں دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ (خدا سے) ڈرتا ہے آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں۔ (ان آیات میں آپ کے اجتہاد پر آپ کو متنبہ کیا گیا ہے۔ منشاء اس اجتہاد کا یہ تھا کہ یہ تو متیقن اور ثابت ہے کہ اہم مقدم ہوتا ہے آپ نے کفر کی اشدیت کو موجب اہمیت سمجھا جیسے دو بیماروں میں ایک کو ہیضہ اور دوسرے کو زکام ہے تو صاحب ہیضہ کا علاج مقدم ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ اشتداد مرض اس وقت موجب اہمیت ہے جب مریض علاج کا مخالف نہ ہو ورنہ طالب علاج ہونا موجب اقدمیت و اہمیت ہوگا گو مرض خفیف ہو۔ آگے ان مشرکین کی طرف اس قدر توجہ ضروری نہ ہونے کو ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ آئندہ)

كَلَّآ إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ○ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ ○ فِي صُحُفٍ

ہرگز ایسا نہ کیجئے۔ قرآن نصیحت کی چیز ہے سو جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے وہ ایسے صحیفوں میں ہے

مُكَرَّمَةٍ ○ مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ ○ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ○ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ○

جو مکرم ہیں رفیع المکان ہیں مقدس ہیں جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں کہ وہ مکرم نیک ہیں

اللغات :- كَلَّا ہرگز نہیں۔ یہ حرف ردع ہے۔ إِنَّ حرف مشبہ بفعل، بیشک۔ ھا کی ضمیر ذکریٰ (قرآن) کی طرف لوٹتی ہے۔ تَذْكِرَةٌ باب تفعیل کا مصدر ہے، نصیحت کرنا، یاد دہانی کرنا۔ شَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب سَمِعَ سے۔ اصل میں شَيِئَ تھا، یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف کر دیا، اس نے چاہا۔ ذَكَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے، نصیحت قبول کرے۔ صُحُفٌ جمع صحیفہ کی، نوشتے، کتابیں۔ اس مادہ سے فعل مجرد مستعمل نہیں دیکھا۔ باب تفعیل سے صَحَّفَ باب افعال سے أَصْحَفَ اور باب تفعل سے تَصَحَّفَ آتا ہے۔ مُكَرَّمَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول مصدر التکریم باب تفعیل سے، عزت والے، قابل ادب، اس کا مجرد كَرُمَ يَكْرُمُ آتا ہے۔ مَرْفُوعَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول، رَفَعَ يَرْفَعُ باب فَتَحَ سے آتا ہے، بلند کئے ہوئے۔ مُطَهَّرَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول تطہیر باب تفعیل سے، پاک، مقدس۔ اس کا مجرد طَهُرَ يَطْهُرُ باب نَصَرَ و كَرُمَ سے آتا ہے أَيْدِي جمع يَدٌ کی، ہاتھ (دیکھو سورۃ نبا)۔ سَفَرَةٌ جمع سافر کی، لکھنے والے۔ اس کا مادہ سَفْرٌ ہے اور اس سے فعل سَفَرَ يَسْفُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ كِرَامٌ جمع کریم کی، معزز۔ باب كَرُمَ ہے۔ بَرَرَةٌ جمع بَارٌّ کی، نیک۔ اس کا مادہ بِرٌّ ہے اور اس سے فعل بَرَّ يَبَرُّ باب ضَرَبَ، سَمِعَ، فَتَحَ سے آتا ہے۔

ترجمہ و مطلب :- (آپ آئندہ) ہرگز ایسا نہ کیجئے (کیونکہ) قرآن (محض ایک) نصیحت کی چیز ہے (اور آپ کے ذمہ صرف اس کی تبلیغ ہے) سو جس کا جی چاہے اس کو قبول کرلے (اور جو قبول نہ کرے وہ جانے آپ کا کوئی ضرر نہیں۔ پھر آپ اس قدر اہتمام کیوں فرماتے ہیں۔ آگے قرآن کے اوصاف بیان فرماتے ہیں کہ) وہ (قرآن لوح محفوظ کے) ایسے صحیفوں میں (ثبت) ہے جو (عنداللہ) مکرم ہیں (یعنی مرضی و مقبول ہیں اور) رفیع المکان ہیں (کیونکہ لوح محفوظ تحت العرش ہے کما فی الدر المنثور سورۃ البروج) (اور وہ) مقدس ہیں (شیاطین خبیثہ کی وہاں تک رسائی نہیں کقولہ تعالیٰ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ) جو ایسے لکھنے والوں (یعنی فرشتوں) کے ہاتھوں میں (رہتے) ہیں کہ وہ مکرم (اور) نیک ہیں (یہ سب صفات اس کے منجانب اللہ ہونے

قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ○ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ○

آدمی پر خدا کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسی چیز سے پیدا کیا

مِنْ نُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ○ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ○

نطفہ سے اس کی صورت بنائی پھر اسکو اندازے سے بنایا پھر اس کو راستہ آسان کر دیا

ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ○ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ○

پھر اسکو موت دی پھر اسکو قبر میں لے گیا پھر جب اللہ چاہے گا اسکو دوبارہ زندہ کر دے گا

دال ہیں اور لوح محفوظ ہر چند کہ شیٔ واحد ہے مگر اس کے اجزاء کو صُحُف سے تعبیر فرما دیا اور ان فرشتوں کو کاتب اس لئے کہا کہ یہ لوح محفوظ سے بامر الٰہی نقل کرنے والے ہیں۔ حاصل آیات کا یہ ہوا کہ قرآن منجانب اللہ نصیحت کے لئے ہے آپ نصیحت کر کے اپنے فرض سے ادا ہو جاویں گے خواہ کوئی ایمان لاوے یا نہ لاوے پس اس قسم کی تقدیم و تاخیر کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہاں تک آداب تذکیر کے ہوئے آگے عدم تذکر پر کفار کی تشنیع ہے کہ

اللغات :- قُتِلَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول، مارا گیا، مارا جائے۔ یہ دراصل بددعا ہے اس لئے ترجمہ ہوگا خدا کی مار۔ باب نَصَرَ سے۔ مَا أَكْفَرَ یہ فعل تعجب ہے، کیسا ناشکرا ہے کفر کے معنی چھپانے کے ہیں اللہ کی نعمتوں کے چھپانے کو کفران اور دین حق کے چھپانے اور اس کے انکار کو کفر کہتے ہیں۔ أَيٌّ أَيُّ کبھی شرطیہ ہوتا ہے کبھی استفہامیہ، یہاں استفہامیہ ہے۔ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ کس چیز سے۔ خَلَقَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے، پیدا کیا۔ نُطْفَةٌ صاف پانی، وہ مادہ جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ فعل نَطَفَ يَنْطِفُ باب ضَرَبَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ قَدَّرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، اندازہ کیا۔ مصدر تقدیر باب تفعیل سے، اسکا مجرد قَدَرَ يَقْدِرُ باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ ثُمَّ تراخی کے لئے آتا ہے، پھر۔ اَلسَّبِيلُ راستہ، جمع سُبُلٌ اس کا مادہ سَبْلٌ ہے اور اس مادہ سے فعل سَبَلَ يَسْبُلُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ يَسَّرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مصدر تیسیر باب تفعیل سے، آسان کر دیا۔ اس کا مجرد يَسَرَ يَيْسِرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ أَمَاتَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی إِمَاتَةٌ مصدر باب افعال سے، موت دی۔ اسکا مجرد مَاتَ يَمُوتُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ
ہرگز نہیں جو اس کو حکم کیا تھا بجا نہیں لایا سو انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف

طَعَامِهِ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا
نظر کرے کہ ہم نے عجیب طور پر پانی برسایا پھر عجیب طور پر زمین کو

الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝
پھاڑا پھر ہم نے اس میں غلہ اور انگور اور ترکاریاں

وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۝ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۝
اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا

مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝
تمھارے اور تمھارے مواشی کے فائدہ کے لئے۔

اَقْبَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اِقبار باب اِفعال سے، قبر میں لے گیا۔ اس کا مجرد قَبَرَ یَقْبُرُ باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ اِذَا ظرف زمان، جب۔ اَنْشَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، اِنشار باب افعال سے، اٹھایا، دوبارہ زندہ کیا۔ اس کا مجرد نَشَرَ یَنْشُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ نشور اس کا مصدر ہے۔

ترجمہ ومطلب:- منکر جو ایسی تذکیر سے تذکر حاصل نہ کرے جیسے ابوجہل وغیرہ جن کو آپ سمجھاتے تھے اور وہ نہیں سمجھتے تو) ایسے شخص پر خدا کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے (وہ دیکھتا نہیں کہ) اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسی (حقیر) چیز سے پیدا کیا (آگے جواب ہے کہ) نطفہ سے (پیدا کیا۔ آگے اس کی کیفیت مذکور ہے کہ اول بعد انقلابات متعددہ کے) اس کی صورت بنائی پھر اس (کے اعضاء) کو انداز سے بنایا پھر اس کو (نکلنے کا) راستہ آسان کردیا (چنانچہ ظاہر ہے کہ ایسے تنگ موقع سے اچھے خاصے تنومند بچے کا نکل آنا صاف دلیل ہے اللہ تعالیٰ کے قادر اور عبد کے مقدور ہونے کی) پھر (بعد عمر کے ختم ہونے کے) اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا (کقولہ تعالیٰ فِيهَا نُعِيدُكُمْ خواہ اول ہی سے خاک میں رکھ دیا جائے یا بعد چندے خاک میں مل جاوے) پھر جب اللہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کر دیگا (مطلب یہ کہ یہ سب تصرفات دلیل ہیں انسان کے داخل قدرت الٰہیہ ہونے کی اور نعمت بھی ہیں بعضے حسی

بعضے معنوی جس کا مقتضا تھا عبدیت و ایمان مگر اس نے)

اللغات:- لَمَّا لَمْ کے معنی میں ہے۔ لَمَّا يَقْضِ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی بلَمَّا باب ضَرَبَ سے۔ اصل میں يَقْضِي تھا لَمَّا کی وجہ سے یا گر گئی، نہیں پورا کیا۔ اَمَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے، حکم دیا۔ لِيَنْظُرْ یہ لام امر ہے، يَنْظُرُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ سے۔ لِيَنْظُرْ فعل امر غائب ہے جس کا ترجمہ ہے، چاہئے کہ دیکھے۔ طَعَامٌ کھانا، جمع اَطْعِمَة۔ طُعْمٌ مادہ ہے اور اس سے فعل طَعِمَ يَطْعَمُ باب سَمِعَ اور فَتَحَ سے آتا ہے۔ صَبَبْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی، بہایا ہم نے، برسایا ہم نے، باب نَصَرَ سے۔ شَقَقْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی باب نَصَرَ سے، پھاڑا ہم نے۔ اَنْبَتْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی باب افعال سے، ہم نے اگایا۔ اس کا مجرد نَبَتَ يَنْبُتُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ حَبٌّ دانہ، غلہ، جمع حُبُوبٌ۔ مادہ حَبٌّ سے فعل حَبَّ يَحِبُّ باب فَتَحَ اور ضَرَبَ سے آتا ہے۔ قَضْبٌ ترکاری، بعض نے اس کا ترجمہ کھیرا سے کیا ہے لیکن بالعموم سبز ترکاریوں کو قَضْبٌ کہتے ہیں۔ یہ اسم ہے اس مادہ سے فعل قَضَبَ يَقْضِبُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ زَيْتُونٌ مشہور درخت ہے اس کا تیل بہت عمدہ اور مفید ہوتا ہے اس کے روغن کو زَيْتٌ کہتے ہیں جمع اَزْيَاتٌ، زَيَّاتٌ تیلی کو کہتے ہیں۔ اس مادہ سے فعل زَاتَ يَزِيتُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔

نَخْلٌ کھجور، کھجور کا درخت۔ یہ اسم جنس ہے، نَخْلٌ مصدر بھی آتا ہے اور اس سے فعل نَخَلَ يَنْخُلُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ حَدَائِقُ جمع حَدِيقَةٌ کی، باغات (دیکھو سورۂ نبا) حدائق غیر منصرف ہے جمع منتہی الجموع ہونے کی وجہ سے۔ غُلْبٌ جمع اَغْلَبُ کی، غليظ العنق، موٹی گردن والا (بیان القرآن حاشیہ صد ۱۳ ج ۳۰) لغات القرآن صد ۲۲ ج ۵ میں اس کا واحد غَلْبَاءُ لکھا ہے۔ مراد گھنے درختوں والے باغات۔ اس کا مادہ غَلَبٌ ہے اور اس مادہ سے فعل غَلِبَ يَغْلَبُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ فَاكِهَةٌ میوہ، پھل۔ جمع فَوَاكِه اس کا مادہ فَكْهٌ ہے اور اس مادہ سے فعل فَكِهَ يَفْكَهُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ اَبًّا اَبٌّ کے معنی چارہ کے آتے ہیں جمع اَوْبٌ اَبٌّ مادہ سے فعل اَبَّ يَؤُبُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ مَتَاعٌ کام کی چیز، فائدہ کی چیز، فائدہ پہنچانے کیلئے جمع اَمْتِعَةٌ۔ جمع الجمع اَمَاتِعُ اور اَمَاتِيعُ آتی ہے۔ اس کا مادہ مَتْعٌ ہے اور اس مادہ سے فعل مَتَعَ يَمْتَعُ باب ضَرَبَ، نَصَرَ، کَرُمَ سے آتا ہے۔ اَنْعَامٌ جمع نَعَمٌ کی، چوپائے، مویشی۔ (دیکھو سورہ والنازعات)

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ

پھر جس دن کانوں کو بہرا کر دینے والا شور برپا ہوگا جس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝

اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔

ترجمہ ومطلب :۔ ہرگز (شکر) نہیں (ادا کیا) اس کو جو حکم کیا تھا اس کو بجا نہیں لایا سو انسان کو چاہئے کہ (بعد اسباب مذکورہ حدوث کے نظر کرنے کے اسباب بقاء وتعیش مثلاً) اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (تاکہ وہ باعث ہو حق شناسی واطاعت وایمان کا اور آگے نظر کرنے کا محل بتاتے ہیں وہ یہ کہ) ہم نے عجیب طور پر پانی برسایا پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑا اور پھر اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارہ پیدا کیا (بعضی چیزیں) تمھارے اور (بعضی چیزیں) تمھارے مواشی کے فائدے کے لئے (اور یہ سب کچھ نعمت اور دلیل قدرت ہیں اور اس مجموعہ میں ہر چیز مقتضی ہے وجوب شکر وایمان کو۔ یہاں تک تشنیع ہو گئی عدم تذکر پر آگے عدم تذکر پر عقوبت اور تذکر پر مثوبت آخرت میں مذکور ہے)

اللغات :۔ اَلصَّآخَّةُ صیغہ واحد مونث اسم فاعل صَخَّ یَصُخُّ باب نَصَرَ وضَرَبَ سے چیخ جو کانوں کو بہرا کر دینے والی ہو، شور وغل، مراد قیامت۔ یَفِرُّ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب ضَرَبَ سے، بھاگے گا۔ اَلْمَرْءُ آدمی۔ یہ اسم مصدر ہے۔ اس کی جمع اس لفظ سے نہیں آتی اسکا مادہ مَرْءٌ ہے اور اس مادہ سے فعل مَرُءَ یَمْرُءُ باب فَتَحَ وکَرُمَ سے اور مَرِءَ یَمْرَءُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ اَخٌ بھائی۔ جمع اِخْوَةٌ واِخْوَانٌ۔ اُخُوَّةٌ مصدر آتا ہے اور فعل اس سے اَخَا یَاْخُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اُمٌّ ماں۔ جمع اُمَّهَات۔ مادہ اُمٌّ سے فعل اَمَّ یَؤُمُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَبٌ باپ۔ جمع آباء۔ اُبُوَّةٌ مصدر ہے اور اس سے فعل اَبَا یَاْبُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ صَاحِبَةٌ بیوی۔ صیغہ واحد مونث اسم فاعل صَحِبَ یَصْحَبُ باب سَمِعَ سے۔ بَنِیْ اصل میں بَنِیْنَ تھا ہٗ کی طرف اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔ جمع ہے اِبْنٌ کی۔ یہ اصل میں بَنُوٌ ہے اور اس مادہ سے فعل بَنٰی یَبْنِیْ باب ضَرَبَ اور بَنٰی یَبْنُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ پھر جس وقت کانوں کو بہرہ کر دینے والا شور برپا ہوگا (اس وقت ساری ناشکری کا

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ وُجُوْهٌ

ان میں ہر شخص کو ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا بہت سے چہرے

يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ

اس روز روشن خنداں شاداں ہوں گے اور بہت سے چہروں پر

يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اُولٰٓئِكَ

اس روز ظلمت ہوگی ان پر کدورت چھائی ہوگی یہی لوگ

هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝

کافر فاجر ہیں

مزہ معلوم ہو جائے گا۔ آگے اس دن کا بیان ہے کہ) جس روز ایسا آدمی (جس کا اوپر بیان ہوا) اپنے بھائی سے، اپنی ماں سے، اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ (یعنی کوئی کسی کی ہمدردی نہ کرے گا کقولہ تعالٰی لَا یَسْئَلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا، کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔)

اللغات :۔ شَاْنٌ حال، مشغلہ، فکر۔ جمع شُئُوْن۔ شَاْنٌ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل شَاَنَ یَشْاَنُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ یُغْنِیْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مصدر اَلْاِغْنَاءُ باب افعال سے مشغول رکھے گا، دوسرے کی خبر نہ لینے دیگا۔ اس کا مجرد غَنِیَ یَغْنٰی باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ وُجُوْهٌ جمع وَجْهٌ کی، چہرے۔ وَجْهٌ مصدر بھی ہے اور فعل وَجَهَ یَجِهُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے اور وَجُهَ یَوْجُهُ وجاہت باب کرم سے آتا ہے۔ مُسْفِرَةٌ صیغہ واحد مونث اسم فاعل اِسْفَارٌ باب افعال سے، روشن، چمکدار۔ اس کا مجرد سَفَرَ یَسْفِرُ باب ضَرَبَ ونَصَرَ سے آتا ہے۔ ضَاحِكَةٌ صیغہ واحد مونث اسم فاعل ضَحِکَ یَضْحَکُ باب سَمِعَ سے۔ ہنسنے والے۔ لفظی ترجمہ ہوگا ہنسنے والی۔ مُسْتَبْشِرَةٌ صیغہ واحد مونث اسم فاعل استبشار باب استفعال سے، خوش، شاداں۔ اس کا مجرد بَشَرَ یَبْشُرُ باب ضرب وسمع سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ ان میں ہر شخص کو (اپنا ہی) ایسا مشغلہ ہوگا کہ جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دیگا (یہ تو کفار کا حال ہوا آگے مجموعہ مومنین وکفار کی تفصیل ہے کہ) بہت سے چہرے اس روز (ایمان کی وجہ سے) روشن اور (مسرت سے) شاداں وخنداں ہوں گے۔

اس میں ۲۹ آیتیں ہیں	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سورۃ التکویر مکیۃ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝

جب آفتاب بے نور ہو جاوے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے

وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝

اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب دس مہینہ کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی

غَبَرَۃٌ غبار، ظلمت، وہ اثر جو کسی چیز پر خاک دور ہونے پر بھی باقی رہ جاتا ہے۔ مراد یہ کہ غم کے سبب چہروں کا رنگ بگڑ جائے گا۔ اس کا مادہ غَبْرٌ ہے اس سے فعل غَبِرَ یَغْبَرُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ تَرْهَقُ صیغہ واحد مونث غائب فعل مضارع رَہِقَ یَرْہَقُ باب سَمِعَ سے آتا ہے، چھا رہی ہے، چڑھی آتی ہے قَتَرَۃٌ کدورت، بدرونقی، سیاہی۔ اس کا مادہ قَتْرٌ ہے اور اس سے فعل قَتَرَ یَقْتُرُ باب ضرب ونصر سے آتا ہے۔ کَفَرَۃ جمع کافر کی باب نَصَرَ سے۔ فَجَرَۃٌ جمع فاجر کی اسم فاعل باب نَصَرَ سے، نافرمان۔

ترجمہ ومطلب:- اور بہت سے چہروں پر اس روز (کفر کی وجہ سے) ظلمت ہوگی (اور اس ظلمت کے ساتھ) ان پر (غم کی) کدورت چھائی ہوگی یہی لوگ کافر فاجر ہیں (کافر سے اشارہ فساد عقائد کی طرف اور فاجر سے اشارہ فساد اعمال کی طرف یعنی ان کے عقیدے بھی خراب اور ان کے اعمال بھی برے اس لئے سزا بھی سخت سے سخت تجویز ہوئی۔) اللہ ہر مومن کو پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اللغات:- إِذَا ظرف زمان، جب۔ اَلشَّمْسُ سورج۔ جمع شموس۔ یہ اسم ہے۔ شَمْسٌ مادہ سے فعل شَمَسَ یَشْمُسُ باب نَصَرَ، سَمِعَ، ضَرَبَ سے آتا ہے۔ كُوِّرَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول، تکویر باب تفعیل سے، بے نور ہو گیا۔ لپیٹ دیا گیا یعنی اس کی روشنی اس دن ختم ہو جائے گی۔ اس کا مجرد كَارَ يَكُوْرُ كَوْرًا باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلنُّجُوْمُ جمع نَجْمٌ کی، ستارے یہ اسم ہے۔ اس کا مادہ نَجْمٌ ہے اس مادہ سے فعل نَجَمَ یَنْجُمُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اِنْكَدَرَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی انکدار باب انفعال سے، ٹوٹ کر گرے، بکھر گئے، اصل معنی انکدار کے میلا ہونے کے ہیں مگر بکھرنے اور منتشر ہو جانے کے معنی میں مستعمل ہے اس کا مجرد كَدَرَ يَكْدُرُ باب فتح ونصر سے

وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝

اور جب وحشی جانور جمع ہو جائیں گے اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝

اور جب ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جائیں گے اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا

بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝

کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی۔

آتا ہے۔ اَلْجِبَالُ جمع جبلٌ کی، پہاڑ۔ اس مادہ سے فعل جَبَلَ یَجْبُلُ باب نصر وضرب سے آتا ہے سُيِّرَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول، تَسْيِيْرٌ باب تفعیل سے، چلائی گئی۔ اس کا مجرد سَارَ يَسِيْرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَلْعِشَارُ جمع عُشَرَاءُ کی، دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں۔ اس کا مادہ عَشْرٌ ہے، اس مادہ سے فعل عَشَرَ یَعْشُرُ باب نصر وضرب سے آتا ہے۔ عُطِّلَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول۔ تعطیل باب تفعیل سے، چھوڑ دیگئی (چھٹی پھریں) اس کا مجرد عَطِلَ یَعْطَلُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:- جب آفتاب بے نور ہو جائیگا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی۔

اللغات:- اَلْوُحُوْشُ جمع اَلْوَحْشُ کی، جنگلی بھڑکنے والے جانور۔ وَحْشٌ مادہ سے فعل وَحَشَ یَحِشُ باب ضرب سے آتا ہے۔ حُشِرَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول باب نَصَرَ وضَرَبَ سے، جمع کئے گئے۔ اَلْبِحَارُ جمع اَلْبَحْرُ کی، دریا، سمندر۔ بَحْرٌ مادہ سے فعل بَحِرَ یَبْحَرُ باب سَمِعَ اور فَتَحَ سے آتا ہے۔ سُجِّرَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول تَسْجِیْر باب تفعیل سے، بھڑکائی گئی۔ اس کا مجرد سَجَرَ یَسْجُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ نُفُوْسٌ جمع نَفْسٌ کی، آدمی۔ نَفْسٌ مادہ سے فعل نَفِسَ یَنْفَسُ باب سَمِعَ ونَصَرَ سے آتا ہے۔ (دیکھو والنازعات) زُوِّجَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول، جوڑ دی گئی۔ مصدر تزویج باب تفعیل سے۔ اس کا مجرد زَاجَ یَزُوْجُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْمَوْءُدَۃُ صیغہ واحد مونث اسم مفعول مصدر اَلْوَأْدُ اس سے فعل وَأَدَ یَئِدُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے، زندہ دفن کی ہوئی لڑکی

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝

اور جب نامۂ اعمال کھول دیے جاویں گے ۔ اور جب آسمان کھل جائے گا

وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝

اور جب دوزخ دہکائی جاوے گی

سُئِلَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول باب فتح سے، سوال کی گئی۔ ذَنْبٌ گناہ، جمع ذُنُوْبٌ اس مادہ سے فعل ذَنَبَ یَذْنِبُ باب ضرب اور نصر سے مستعمل ہے۔ قُتِلَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول باب نصر سے، مار ڈالی گئی۔ قتل کر دی گئی۔

ترجمہ ومطلب:۔ اور جب وحشی جانور (مارے گھبراہٹ کے) سب جمع ہو جاویں گے اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے (یہ چھ واقعے تو نفخہ اولیٰ کے وقت ہوں گے جبکہ دنیا آباد ہوگی اور اس نفخہ سے یہ تغیرات و تبدلات ہوں گے اور اس وقت اونٹنیاں وغیرہ بھی اپنی حالت پر ہوں گی جن میں بعض وضع حمل کے قریب ہوں گی جو کہ عرب کے نزدیک اعز اموال ہیں مگر اس وقت ہلچل میں کسی کو کہیں کا ہوش نہ رہے گا اور وحوش بھی مارے گھبراہٹ کے گڈمڈ ہو جاویں گے اور دریاؤں میں اول طغیانی پیدا ہوگی اور زمین میں شقوق یعنی شگاف واقع ہو جاویں گے جس سے سب شیریں و شور دریا ایک ہو جاویں گے جس کا ذکر آئندہ سورت میں واذا البحار فجرت میں فرمایا ہے پھر شدت حرارت سے سب کا پانی مستحیل بآتش ہو جائے گا۔ شاید اول ہوا ہو جائے پھر ہوا آگ بن جائے اس کے بعد عالم فنا ہو جائے گا) پھر (چھ واقعات بعد نفخہ ثانیہ کے ہوں گے جن کا بیان یہ ہے کہ) جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جائیں گے (کافر الگ مسلمان الگ پھر ان میں کے ایک ایک طریقہ الگ الگ) اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی۔ (مقصود اس پوچھنے سے زندہ درگور کرنے والے ظالموں کا اظہار جرم ہے۔

اَلصُّحُفُ جمع صَحِیْفَۃٌ کی، نامۂ اعمال (دیکھو سورہ عبس) كُشِطَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول باب ضرب سے، کھولی گئی۔ اَلْجَحِيْمُ (دیکھو النازعات) سُعِّرَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول، تسعیر باب تفعیل سے، بھڑکائی گئی۔ دہکائی گئی۔ اس کا مجرد

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝

اور جب جنت نزدیک کر دی جائے گی ۔ ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو لے کر آیا ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝

تو میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں چلتے رہتے ہیں جا چھپتے ہیں۔

سَعَرَ یَسْعَرُ باب فتح سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:۔ اور جب نامۂ اعمال کھول دیئے جائیں گے (تاکہ سب اپنے اپنے عمل کو دیکھ لیں لقولہ تعالیٰ يَلْقَاهُ مَنْشُوْرًا) اور جب آسمان کھل جائے گا (اور اس کے کھلنے سے آسمان کے اوپر کی چیزیں نظر آنے لگیں گی۔ نیز اس کے کھلنے سے غمام کا نزول ہوگا جس کا ذکر پارہ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ ۱۹ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ میں آیا ہے) اور جب دوزخ (اور زیادہ) دہکائی جاوے گی

اللغات:۔ اَلْجَنَّةُ بہشت (دیکھو النازعات)۔ اُزْلِفَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول۔ ازلاف باب افعال سے، قریب کی گئی۔ اس کا مجرد زَلَفَ یَزْلُفُ باب نصر سے آتا ہے۔ عَلِمَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی باب سمع سے، جانا اس نے۔ اَحْضَرَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی احضار باب افعال سے، حاضر کیا اس نے۔ اس کا مجرد حَضَرَ یَحْضُرُ باب نصر سے آتا ہے۔ فَلَآ فا تعقیب کے لئے ہے لا زائدہ ہے۔ اُقْسِمُ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع اقسام باب افعال سے، میں قسم کھاتا ہوں اس کا مجرد قَسَمَ یَقْسِمُ باب ضرب و کرم سے آتا ہے۔ اَلْخُنَّسُ جمع خانس کی جمع مذکر اسم فاعل خَنَسَ یَخْنِسُ باب ضرب و نصر سے آتا ہے، پیچھے ہٹ جانے والے۔ اَلْجَوَارُ جمع مونث اسم فاعل جمع جاریۃ کی، چلنے والے۔ اَلْكُنَّسُ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل جمع کانس کی، چھپنے والے۔ کَنَسَ یَکْنِسُ باب نصر و ضرب سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:۔ اور جب جنت نزدیک کر دی جائے گی (کما فی سورۃ قٓ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ جب یہ سب واقعات نفختین کے واقع ہوں گے تو اس وقت) ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو لے کر آیا ہے۔ (اور جب ایسا واقعہ ہائلہ ہونے والا ہے) تو (میں منکرین کو ان کی حقیقت بتلاتا ہوں اور مصدقین کو اس کیلئے آمادہ کرتا ہوں اور یہ دونوں امر قرآن کی تصدیق اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتے ہیں کہ اس میں اس کا اثبات اور نجات کا طریق ہے۔ اس لئے) میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو (سیدھے چلتے چلتے) پیچھے کو ہٹنے

وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝

اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے ۔ اور قسم ہے صبح کی جب وہ آنے لگے ۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي

کہ یہ قرآن کلام ہے ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا جو قوت والا ہے مالک عرش کے نزدیک

الْعَرْشِ ۝ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝

ذی رتبہ ہے وہاں اس کا کہا مانا جاتا ہے امانت دار ہے

لگتے ہیں اور) پھر پیچھے ہی کو) چلتے رہتے ہیں (اور کبھی پیچھے چلتے چلتے اپنے مطالع میں جا چھپتے ہیں۔ ایسا امر پانچ سیاروں کو پیش آتا ہے کہ کبھی سیدھے چلتے ہیں کبھی پیچھے چلتے ہیں اور ان کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں زحل، مشتری، عطارد، مریخ، زہرہ ۔)

اللغات

عَسْعَسَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی رباعی مجرد، جانے لگے ۔ اَلصُّبْحُ دن کا اول حصہ، جمع اَصْبَاح اس مادہ صُبْحٌ سے فعل صَبَحَ يَصْبَحُ باب سَمِعَ اور فَتَحَ سے آتا ہے ۔ تَنَفَّسَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی تَنَفُّسٌ باب تفعل سے، آنے لگے، سانس لے۔ اس کا مجرد نَفِسَ يَنْفَسُ باب سَمِعَ، نَصَرَ، كَرُمَ سے آتا ہے ۔ رَسُوْلٌ قاصد۔ جمع رُسُلٌ، رسالۃ مصدر، فعل رَسِلَ يَرْسَلُ باب سَمِعَ سے آتا ہے ۔ كَرِيْمٌ واحد مذکر اسم فاعل باب كَرُمَ سے، بزرگ۔ قُوَّةٌ طاقت، قدرت۔ اس مادہ سے فعل قَوِيَ يَقْوٰى باب سَمِعَ سے آتا ہے ۔ عِنْدَ پاس۔ اَلْعَرْشُ اللہ کا تخت سلطنت، جلال وجمال خداوندی کا مظہر۔ اس مادہ سے فعل عَرَشَ يَعْرُشُ باب نَصَرَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ مَكِيْنٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل مَكُنَ يَمْكُنُ باب كَرُمَ سے، مرتبہ والا۔ مُطَاعٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، مصدر اِطَاعَةٌ باب اِفعال سے جس کی اطاعت کی گئی ۔ اس کا مجرد طَاعَ يَطُوْعُ باب نَصَرَ سے اور طَاعَ يَطَاعُ باب فَتَحَ سے آتا ہے ۔ ثَمَّ اسم ہے جس سے بعید کا اشارہ کیا جاتا ہے ۔ اس مادہ سے فعل ثَمَّ يَثُمُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے ۔ اَمِيْنٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ اَمُنَ يَاْمُنُ باب كَرُمَ سے، امانت دار، امانت والا۔

ترجمہ و مطلب :- اور قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے اور قسم ہے صبح کی جب وہ آنے لگے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے ایک معزز فرشتہ (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) کا

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ

اور یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے مجنون نہیں ہیں اور انھوں نے اس فرشتے کو صاف کنارہ پر

الْمُبِيْنِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ وَمَا هُوَ

دیکھا بھی ہے اور یہ پیغمبر مخفی باتوں پر بخل کرنے والے نہیں ہیں اور یہ قرآن

بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ اِنْ هُوَ

کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں تو تم کدھر کو چلے جا رہے ہو بس یہ تو

اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝

دنیا جہان والوں کے لئے ایک نصیحت نامہ ہے۔ ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے

وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور تم بدون خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ہو

لایا ہوا جو قوت والا ہے (کما فی النجم عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى اور) مالک عرش کے نزدیک ذی رتبہ ہے (اور) وہاں (آسمانوں میں) اس کا کہنا مانا جاتا ہے (یعنی فرشتے اس کا کہنا مانتے ہیں جیسا کہ حدیث معراج سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے ان کے کہنے سے آسمان کے دروازے کھولتے ہیں اور) امانت دار ہے (کہ وحی کو صحیح صحیح پہنچا دیتا ہے کہ پس وحی لانے والا تو ایسا ہے (اور آگے جن پر وحی نازل ہوئی انکی نسبت ارشاد ہے کہ)

اللغات :- صَاحِبٌ واحد مذکر اسم فاعل صَحِبَ يَصْحَبُ باب سَمِعَ سے، ساتھی۔ مَجْنُوْنٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ جمع مجانین۔ جَنَّ يَجُنُّ باب نَصَرَ سے، دیوانہ۔ قَدْ رَاٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی قریب۔ اَلْاُفُقُ کنارہ۔ جمع آفاق۔ اُفُقٌ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل اَفَقَ يَاْفِقُ باب ضَرَبَ و سَمِعَ سے آتا ہے ۔ اَلْمُبِيْنُ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ مصدر اِبانۃ باب اِفعال سے، واضح اور صاف ۔ اس کا مجرد بَانَ يَبِيْنُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ غَيْبٌ پوشیدہ بات جو حواس کے ذریعہ نہ معلوم ہوسکے ۔ غیوب جمع، غَيْبٌ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل غَابَ يَغِيْبُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ ضَنِيْنٌ بخیل۔ الضنُّ مصدر ہے اور اس سے فعل ضَنَّ يَضَنُّ باب ضَرَبَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ شَيْطٰنٌ ابلیس، جمع شیاطین ۔ اس کا مادہ شَطْنٌ ہے اور اس مادہ سے فعل شَطَنَ يَشْطُنُ باب نصر سے

آتا ہے۔ رَجِیْمٌ مردود بمعنی مرجوم۔ فعل رَجَمَ یَرْجُمُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَیْنَ کہاں۔ تَذْهَبُوْنَ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع باب فَتَحَ سے، جاتے ہو۔ یَسْتَقِیْمُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مصدر الاستقامۃ باب استفعال سے، سیدھا چلے۔ اس کا مجرد قام یقوم باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ شَآءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب سَمِعَ سے۔ تَشَآءُوْنَ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع باب سَمِعَ سے، چاہتے ہو۔ یَشَآءُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع، وہ چاہتا ہے

ترجمہ ومطلب:۔ یہ تمہارے ساتھ کے رہنے والے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کا حال تم کو بخوبی معلوم ہے) مجنون نہیں ہیں (جیسا کہ منکرین نبوت کہتے تھے) اور انھوں نے اس فرشتے کو (اصلی صورت میں آسمان کے) صاف کنارے پر دیکھا بھی ہے (صاف کنارہ سے مراد بلند کنارہ ہے کہ صاف نظر آتا ہے۔ کما فی النجم وھو بالافق الاعلیٰ) اور یہ پیغمبر مخفی (بتلائی ہوئی وحی کی) باتوں پر بخل کرنیوالے بھی نہیں (جیسا کہ کاہنوں کی عادت تھی کہ رقم لے کر کوئی بات تبلاتے تھے اس سے نفی کہانت اور نفی اجر کی بھی ہوگئی) اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے (اس سے نفی کہانت کی اور تاکید ہوگئی۔ حاصل یہ کہ نہ آپ مجنون ہیں نہ کاہن اور نہ صاحب غرض اور وحی لانے والے کو پہچانتے بھی ہیں اور وحی لانے والا ایسا ایسا ہے پس لامحالہ یہ اللہ کا کلام ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ قسمیں مطلوب مقام کے نہایت مناسب ہیں چنانچہ ستاروں کا سیدھا چلنا اور لوٹنا اور چھپ جانا مشابہ ہے فرشتے کے آنے اور واپس جانے کے اور عالم ملکوت میں جا چھپنے کے اور رات کا گزرنا اور صبح کا آنا مشابہ ہے قرآن کے سبب ظلمت کفر کے رفع ہو جانے اور نور ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے۔ جب یہ بات ثابت ہے) تو تم لوگ (اس بارہ میں) کدھر کو چلے جا رہے ہو (کہ نبوت کے منکر ہو رہے ہو) بس یہ تو (بالعموم) دنیا جہان والوں کے لئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے (اور بالخصوص) ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے۔ (پہلوں کے لئے عموم بمعنی اراءۃ الطریق ہے اور دوسروں کے لئے خصوص بمعنی وصول الی المقصود ہے اور بعض کے نصیحت مند نہ ہونے سے اس کے نصیحت نامہ ہونے میں شبہ نہ کیا جائے کیونکہ) کہ تم بدون خدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ہو (یعنی فی نفسہٖ تو نصیحت ہے لیکن تاثیر اس کی موقوف مشیت پر ہے جو بعض لوگوں کے متعلق ہوتی ہے اور بعض کے لئے کسی حکمت سے متعلق نہیں ہوتی۔)

۱۹ میں ۱۹ آیتیں ہیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَکِّیَّة

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝

جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝

اور جب دریا بہہ پڑیں گے اور جب قبریں اکھاڑی جاویں گی

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ یٰۤاَیُّهَا

ہر نفس اپنے اگلے پچھلے اعمال کو جان لے گا اے انسان

الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۝ الَّذِیْ

تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ

تجھ کو بنایا پھر تیرے اعضا کو درست کیا پھر تجھ کو اعتدال پر بنایا جس صورت میں

مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝

چاہا تجھ کو ترکیب دے دیا

اللغات:۔ اِذَا، ظرف، جب۔ اَلسَّمَآءُ آسمان۔ اِنْفَطَرَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی اِنفطار باب انفعال سے، پھٹ گئی۔ اس کا مجرد فَطَرَ یَفْطُرُ باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْكَوَاكِبُ جمع کَوْکَبٌ کی، ستارے۔ اس سے فعل کَوْکَبَ یُکَوْکِبُ بَعْثَرَ آتا ہے اِنْتَثَرَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی انتثار باب افتعال سے، بکھر گئی، منتشر ہو گئی اس کا مجرد نَثَرَ یَنْثُرُ باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْبِحَارُ جمع بَحْرٌ کی، سمندر، دریا۔ یہ اسم ہے اور اس مادہ بَحْرٌ سے فعل بَحَرَ یَبْحَرُ باب فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے۔ فُجِّرَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول، بہہ پڑی۔ تفجیر باب تفعیل سے۔ اس کا مجرد فَجَرَ یَفْجُرُ باب نصر سے آتا ہے اَلْقُبُوْرُ جمع قَبْرٌ کی، وہ جگہ جہاں میت کو دفن کیا جاتا ہے۔ یہ قَبْرٌ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل قَبَرَ یَقْبُرُ باب نَصَرَ و ضَرَبَ سے آتا ہے۔ بُعْثِرَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول،

اکھاڑی گئی۔ بعثر بیعثر رباعی مجرد۔ عَلِمَتْ (پیچھے آچکا) مَا یہ موصولہ ہے۔ قَدَّمَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی تقدیم باب تفعیل سے، آگے بھیجا، پہلے کیا۔ اس کا مجرد قَدُمَ یَقْدُمُ باب نصر، سمع کرم سے آتا ہے۔ اَخَّرَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی، تاخیر باب تفعیل سے، پیچھے کیا، اس کا مجرد نہیں ملا۔ یَا حرف ندا، منادیٰ اَلْاِنْسَانُ ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب منادیٰ معرف باللام ہو تو منادیٰ اور حرف ندا کے درمیان اَیُّھَا لاتے ہیں تاکہ دونوں کو جوڑنا درست اور آسان ہوجائے یَاالْاِنْسَانُ نہیں بولتے۔ مَا استفہامیہ ہے۔ غَرَّ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی باب نصر سے، دھوکے میں ڈالا اس کا مضارع یَغُرُّ آئے گا۔ كَ ضمیر منصوب واحد مذکر حاضر کی۔ رَبٌّ پروردگار۔ اَلْكَرِيْمُ واحد مذکر اسم فاعل باب کَرُمَ سے، کرم والا۔ اَلَّذِیْ واحد مذکر اسم موصول۔ خَلَقَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، پیدا کیا۔ باب نصر سے۔ كَ ضمیر واحد مذکر حاضر منصوب، تجھ کو۔ سَوّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ تَسْوِيَةٌ مصدر باب تفعیل سے، برابر کیا۔ ٹھیک ٹھیک بنایا۔ اس کا مجرد سَوِیَ یَسْوٰی باب سمع سے آتا ہے۔ عَدَلَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، معتدل بنایا۔ عَدَلَ یَعْدِلُ باب ضرب سے آتا ہے۔ اَیِّ جس، اس کے معنی کون سا، کس کس اور کیا کیا بھی آتے ہیں۔ یہ استفہامیہ بھی ہوتا ہے اور شرطیہ بھی۔ صفت بھی واقع ہوتا ہے۔ صُوْرَةٌ شکل۔ جمع صُوَرٌ۔ راغب نے کہا صورت وہ ہے جس کے ذریعہ اعیان (ذوات اشیاء) کا نقش اتارا جاتا ہے اور اسی سے اشیاء میں باہم امتیاز ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ صورت محسوسہ، صورت معقولہ۔ صَوْرٌ مصدر بھی ہے اس سے فعل صَارَ یَصُوْرُ باب نصر سے آتا ہے۔ مَا موصولہ۔ رَكَّبَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، ترکیب باب تفعیل سے مرکب کیا۔ اس کا مجرد رَكِبَ یَرْكَبُ باب سمع سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:۔ جب آسمان پھٹ جاوے گا اور جب ستارے (ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے اور جب سب دریا (شور وشیریں) بہہ پڑیں گے (اور بہہ کر ایک ہوجائیں گے جیسا اوپر کی سورت میں سُجِّرَتْ کی تفسیر میں بیان ہوا ہے، یہ تینوں واقعات تو نفخۂ اولیٰ کے ہیں آگے نفخۂ ثانیہ کے بعد کا واقعہ ہے یعنی) اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی (ان میں کے مردے نکل کھڑے ہوں گے اس وقت) ہر شخص اپنے اگلے پچھلے اعمال جان لے گا (اور ان واقعات کا مقتضیٰ یہ تھا کہ انسان خواب غفلت سے بیدار ہوتا اس لئے آگے غفلت پر تقریع ہے کہ) اے انسان تجھ کو کس چیز نے

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ

ہرگز نہیں بلکہ تم جزا وسزا کو جھٹلاتے ہو — اور تم پر یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ

مقرر ہیں — جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں

الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝

نیک لوگ بیشک آسائش میں ہوں گے — اور بدکار لوگ بیشک دوزخ میں ہوں گے

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا

روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے — اور اس سے باہر

بِغَآئِبِيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝

نہ ہوں گے — اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے

ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ

پھر آپ کو خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے — وہ ایسا دن ہے جس میں — کسی کا بس نہ چلے گا

نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۝ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ ع

کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ — اور تمامتر حکومت اس روز خدا کی ہوگی۔

تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو (انسان) بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو (مناسب) اعتدال پر بنایا (یعنی اعضاء میں تناسب رکھا اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دے دیا (یعنی باوجود اشتراک خلق وتسویہ وتعدیل کے پھر الگ الگ پیدا کیا

اللغات:۔ تُكَذِّبُوْنَ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع۔ تکذیب باب تفعیل سے، تم جھٹلاتے ہو مجرد اس کا كَذَبَ يَكْذِبُ باب ضرب سے آتا ہے۔ اَلدِّيْنُ جزا، یوم قیامت۔ عَلَيْكُمْ علیٰ حرف جار كُمْ مجرور ضمیر جمع مذکر حاضر، تم پر۔ لَحٰفِظِيْنَ لام تاکید کیلئے ہے حافظین صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ حِفْظ يَحْفَظُ باب سمع سے، حفاظت کرنے والے۔ كِرَامٌ جمع كَرِيْمٌ کی، بزرگ، معزز۔ كَاتِبِيْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل كَتَبَ يَكْتُبُ باب نصر سے، لکھنے والے

تَفْعَلُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع باب فَتَحَ سے، تم کرتے ہو
اَلْاَبْرَارُ جمع بَرٌّ اور بَارٌّ کی، نیک لوگ۔ اس کا مادہ بَرٌّ ہے اور اس مادہ سے فعل بَرَّ یَبَرُّ بابِ نَصَرَ و ضَرَبَ سے آتا ہے (دیکھو سورۂ عبس)۔ جَحِیْمٌ دوزخ (دیکھو والنازعات) یَصْلَوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع صَلِیَ یَصْلٰی باب سَمِعَ سے، داخل ہوں گے۔ غَائِبِیْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل غَابَ یَغِیْبُ بابِ ضَرَبَ سے، غیر حاضر۔ مَآ استفہامیہ۔ اَدْرٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اِدْرَاءٌ باب اِفعال سے، بتایا۔ اس کا مجرد دَرٰی یَدْرِی بابِ ضَرَبَ سے آتا ہے۔ كَ ضمیر مفعول۔ مَا اَدْرٰكَ، کس نے بتایا تجھ کو، تجھے کیا معلوم، یَوْمُ الدِّیْنِ قیامت کا دن۔ لَا تَمْلِكُ صیغہ واحد مونث غائب فعل مضارع منفی باب ضَرَبَ سے، نہیں مالک ہوگا۔ نہیں اختیار رکھے گا۔ نَفْسٌ جان۔ مراد آدمی۔ اَلْاَمْرُ حکم، حکومت۔ (یہ سب الفاظ پیچھے آچکے ہیں۔)

ترجمہ و مطلب :- (ان سب امور کا مقتضیٰ یہ ہے کہ تم کو) ہرگز (مغرور) نہیں (ہونا چاہیے مگر تم اغترار سے باز نہیں آتے) بلکہ (اس درجہ اغترار میں بڑھ گئے ہو کہ) تم (خود) جزا و سزا (ہی) کو (جو واقع اغترار تھا) جھٹلاتے ہو اور (یہ جھٹلانا تمہارا خالی نہ جائے گا بلکہ ہماری طرف سے) تم پر (تمہارے سب اعمال کے) یاد رکھنے والے (جو ہمارے نزدیک) معزز (اور تمہارے اعمال کے) لکھنے والے (ہیں) مقرر ہیں جو تمہارے سب اعمال کو جانتے ہیں (اور لکھتے ہیں پس قیامت میں یہ سب اعمال پیش ہوں گے جن میں تمہاری تکذیب بھی ہے اور سب پر مناسب جزا بھی ملے گی ● جس کی تفصیل آگے ہے کہ) نیک لوگ بیشک آسائش میں ہوں گے اور بدکار (یعنی کافر) لوگ بیشک دوزخ میں ہوں گے روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے اور (پھر داخل ہو کر اس سے باہر نہ ہوں گے (بلکہ اس میں خلود ہوگا) اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ روز جزا کیسا ہے (اور ہم پھر (مکرر کہتے ہیں کہ) آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے (مقصود اس استفہام سے تہویل ہے آگے جواب ہے کہ) وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ بس نہ چلے گا اور تمام تر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی۔

تنبیہ :- اس سورت سے سبق ملا کہ یہ دنیا فانی ہے اس کے بعد دوسرا عالم آئے گا جو باقی ہے اس فانی میں جو کچھ انسان کرتا ہے اس کا ریکارڈ محفوظ ہو رہا ہے، کوئی چیز چھوٹتی نہیں اگلے عالم میں

سورۃ التطفیف مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اسمیں ۳۶ آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لے لیں

يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝

اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے۔

سب کھل جائے گا اور جو کچھ یہاں کیا ہے اسی کے مطابق وہاں بدلہ ملیگا۔ صرف اللہ ہی احکم الحاکمین کی حکومت ہوگی اس لئے بندہ کو اللہ ہی سے ڈر کر وہاں کی تیاری کرنی چاہیے۔

اللغات :- وَيْلٌ ہلاکت، خرابی، جہنم کی ایک وادی کا نام۔ یہ اسم ہے اس کا مادہ وَیْلٌ ہی ہے اور اس مادہ سے فعل مجرد کا استعمال نظر سے نہیں گزرا۔ ہاں مزید فیہ ابواب تفعیل سے وَیَّلَ یُوَیِّلُ اور تفعل سے تَوَیَّلَ یَتَوَیَّلُ اور باب تفاعل سے تَوَایَلَ یَتَوَایَلُ مستعمل ہے۔ اَلْمُطَفِّفِیْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل مصدر تطفیف باب تفعیل سے، ناپ تول میں کم دینے والے۔ اس کا مجرد طَفَّ یَطُفُّ باب نَصَرَ و ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ جمع مذکر اسم موصول، وہ جو۔ اِكْتَالُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مصدر اکتیال باب افتعال سے، انھوں نے ناپ کر لیا۔ اِذَا داخل ہونے سے معنی ہونگے جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں۔ یہاں عَلٰی معنی میں عَنْ کے ہے اس کا مجرد کَالَ یَکِیْلُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ یَسْتَوْفُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع اِسْتِیْفَاءٌ باب استفعال سے پورا پورا لیتے ہیں۔ اس کا مجرد وَفٰی یَفِیْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ كَالُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مصدر کَیْلٌ باب ضَرَبَ سے، ناپ کر دیا۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر تاکید کے لئے ہے۔ اَوْ حرف عطف، یا۔ وَزَنُوْا صیغہ جمع

مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے، وزن کیا انھوں نے، تولا۔ یُخْسِرُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع اِخسار باب اِفعال سے، کم دیتے ہیں، گھٹادیتے ہیں۔ ءَ ہمزہ استفہام ہے۔ لَایَظُنُّ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی باب نَصَرَ سے، نہیں گمان کرتا۔ یہاں ظن یقین کے معنی میں ہے مَبْعُوْثُوْنَ صیغہ جمع مذکر اسم مفعول بَعَثَ یَبْعَثُ باب فَتَحَ سے، اٹھائے گئے یعنی پھر زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔ یَقُوْمُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ سے، کھڑا ہوگا۔ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ تمام عالموں کا پروردگار۔

ترجمہ و مطلب:۔ بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کرلیں تو پورا لے لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں (گو لوگوں سے اپنا پورا حق لینا مذموم نہیں ہے مگر اس کے لانے سے مقصود خود اس پر مذمت کرنا نہیں ہے بلکہ کم دینے پر مذمت کی تاکید و تقویت ہے یعنی کم دینا اگرچہ فی نفسہٖ مذموم ہے لیکن اس کے ساتھ اگر دوسروں کی اصلا رعایت نہ کی جائے تو اور زیادہ مذموم ہے بخلاف رعایت کرنیوالے کے کہ اگر اس میں ایک عیب ہے تو ایک ہنر بھی ہے اس لئے اول شخص کا عیب اشد ہے اور چونکہ اصل مقصود مذمت ہے کم دینے کی اس لئے اس میں ناپ اور تول دونوں کا ذکر کیا تاکہ خوب تصریح ہوجائے کہ ناپنے میں بھی کم دیتے ہیں اور تولنے میں بھی کم دیتے ہیں اور پورا لینا چونکہ فی نفسہٖ مدار ذم نہیں ہے اس لئے وہاں ناپ اور تول دونوں کا ذکر نہیں کیا بلکہ ایک ہی کا ذکر کیا۔ آگے کم دینے والوں کو دھمکی دی گئی ہے کہ) کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (یعنی اس روز سے ڈرنا چاہئے اور تطفیف سے توبہ کرنا چاہئے۔ اس بعث و جزا کو سن کر جو مومن تھے وہ تو ڈر گئے اور جو کافر تھے وہ انکار کرنے لگے اس لئے آگے انکار پر ردع فرماکر تفصیل جزائے فریقین فرماتے ہیں۔ پس ارشاد ہے کہ جیسا کفار لوگ جزاو سزا کے منکر ہیں)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ

ہرگز نہیں بدکار لوگوں کا نامۂ عمل سجین میں رہے گا اور آپکو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں

مَا سِجِّیْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝

رکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے اس روز جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی

الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝ وَمَا یُكَذِّبُ

جو کہ روز جزا کو جھٹلاتے ہیں اور اسکو تو وہی شخص

بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ

جھٹلاتا ہے جو حد سے گزرنے والا مجرم ہو جب اس کے سامنے ہماری آیتیں

اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ كَلَّا بَلْ

پڑھی جاویں تو کہدیتا ہو کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول ہوتی چلی آئی ہے ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ

رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝

ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ بیٹھ گیا ہے

اللغات:۔ کِتَابٌ نوشتہ، جمع کُتُبٌ مراد نامۂ اعمال ہے۔ فُجَّارٌ جمع فاجر کی بدکار۔ (دیکھو سورۂ عبس) سِجِّیْنٌ قیدخانہ۔ اس کا مادہ سِجْنٌ ہے اور اس مادہ سے فعل سَجَنَ یَسْجُنُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ یہ ایک قول ہے، تفصیل کے لئے لغات القرآن للنعمانی جلد ۳ ملاحظہ ہو۔ کِتَابٌ دفتر۔ مَرْقُوْمٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول رَقَمَ یَرْقُمُ باب نَصَرَ سے، نشان کیا ہوا اَلْمُکَذِّبِیْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل تَکْذِیْبٌ باب تفعیل سے، جھٹلانے والے۔ اس کا مجرد کَذَبَ یَکْذِبُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ یُکَذِّبُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع۔ تکذیب مصدر سے، جھٹلاتے ہیں۔ یَوْمُ الدِّیْنِ روز جزا، قیامت کا دن۔ مَا یُکَذِّبُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی تَکْذِیْبٌ سے، نہیں جھٹلاتا۔ مُعْتَدٍ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اِعتدار باب اِفتعال سے، حد سے بڑھ جانے والا۔ اس کا مجرد عَدَا یَعْدُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَثِیْمٌ گنہگار۔ جمع اُثَمَاء اس کا مادہ اِثْمٌ ہے اور یہ مصدر بھی ہے اس سے فعل اَثِمَ یَأْثَمُ باب سَمِعَ، ضَرَبَ، نَصَرَ سے آتا ہے تُتْلٰی صیغہ واحد مونث غائب فعل مضارع مجہول۔ تَلَا یَتْلُوْ باب نَصَرَ سے، تلاوت کی جاتی ہے۔

اٰیَاتٌ جمع آیۃٌ کی، قرآن کے چند جملوں کا مجموعہ، آیتیں۔ اَسَاطِیْرُ جمع اُسْطُوْرَۃٌ کی، جھوٹی کہانیاں غالباً اسی سے انگریزی میں لفظ اسٹوری بنا ہے۔ اس کا مادہ سَطْرٌ ہے اور اس مادہ سے فعل سَطَرَ یَسْطُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْاَوَّلِیْنَ جمع اَلْاَوَّلُ کی، پہلے لوگ۔ اَوَّلُ جب صفت واقع ہوتا ہے تو غیر منصرف ہوتا ہے اور باقی تمام حالتوں میں منصرف۔ اس کا مؤنث اولیٰ آتا ہے جمع اُوَلُ اور اُوْلَیَاتٌ آتی ہے۔ بَلْ اضراب کے لئے آتا ہے، بلکہ۔ رَانَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی رَیْنٌ مصدر سے مضارع یَرِیْنُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے، زنگ لگ گیا۔ قُلُوْبُھُمْ قُلُوْبٌ جمع قَلْبٌ کی، دل۔ قَلْبٌ مادہ سے فعل قَلَبَ یَقْلِبُ باب سَمِعَ، ضَرَبَ، نَصَرَ سے آتا ہے۔ کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی استمراری باب ضَرَبَ سے، وہ کماتے تھے۔

ترجمہ ومطلب :۔ ہرگز (ایسا) نہیں (جزا وسزا ضروری الوقوع ہے اور جن اعمال پر جزا وسزا ہوگی وہ بھی سب منضبط اور محفوظ ہیں اور اس مجموعہ کا بیان یہ ہے کہ) بدکار (یعنی کافر) لوگوں کا نامۂ اعمال سجین میں رہے گا (وہ ایک مقام ارض سابعہ میں مستقر ارواح کفار کا ہے اور کفار کے اعمال کا اس مقام پر رہنا مجاہد وعبداللہ بن عمرو سے تفسیر درمنثور میں مروی ہے۔) آگے تہویل کے لئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامۂ اعمال کیا چیز ہے۔ وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے (نشان سے مراد مُہر ہے کمافی الدرالمنثور مقصود یہ ہوگا کہ اس میں تغیر وتبدل کا کچھ احتمال نہیں۔ پس حاصل اس کا اعمال کا محفوظ اور منضبط ہونا ہے جس سے جزا کا محقق ہونا ثابت ہوا آگے ان اعمال کے جزا کا بیان ہے کہ) اس روز (یعنی قیامت کے روز) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی جو کہ روز جزا کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس (روز جزا) کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد (عبدیت) سے گزرنے والا ہو۔ (اور) مجرم ہو (اور) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہوں تو یوں کہدیتا ہو کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں۔ (مطلب یہ تبلانا ہے کہ جو شخص یوم دین کی تکذیب کرتا ہے وہ معتدی، اثیم، مکذب بالقرآن ہے جو حاصل ہے اذا تتلی کا۔ آگے تکذیب روز جزا پر ردع ہے یعنی جیسا یہ لوگ اس کو غلط سمجھ رہے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (اور کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ شاید ان کے پاس کوئی دلیل نفی کی ہوگی جس سے یہ متمسک کرتے ہوں گے۔ ہرگز نہیں) بلکہ دراصل وجہ تکذیب کی یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے (اس سے استعداد قبول حق کی

کَلَّآ اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ ثُمَّ
ہرگز نہیں یہ لوگ اس روز اپنے رب سے روک دیئے جائیں گے پھر

اِنَّھُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِ ۝ ثُمَّ یُقَالُ ھٰذَا الَّذِیْ
یہ دوزخ میں داخل ہوں گے پھر کہا جائے گا یہی ہے جس کو تم

کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ ۝ کَلَّآ اِنَّ کِتٰبَ الْاَبْرَارِ
جھٹلایا کرتے تھے ہرگز ایسا نہیں نیک لوگوں کا نامۂ اعمال

لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا عِلِّیُّوْنَ ۝ کِتٰبٌ
علیین میں رہے گا اور آپکو کچھ معلوم ہے کہ علیین میں رکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے۔ وہ ایک

مَّرْقُوْمٌ ۝ یَّشْھَدُہُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝
نشان کیا ہوا دفتر ہے جس کو مقرب فرشتے دیکھتے ہیں۔

فاسد ہوگئی پس براہ عناد انکار کرنے لگے۔ آگے پھر انکار پر ردع (سرزنش) ہے کہ جیسا یہ لوگ سمجھ رہے ہیں)

اللغات :۔ لَمَحْجُوْبُوْنَ صیغہ جمع مذکر اسم مفعول حَجَبَ یَحْجُبُ باب نَصَرَ سے۔ حِجَابٌ مصدر ہے۔ وہ روکے گئے۔ ثُمَّ تراخی کیلئے، پھر۔ صَالُوْا صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ صَلِیَ یَصْلٰی (صَلًا یصلی) باب سَمِعَ سے چونکہ یہاں اضافت ہے جحیم کی طرف اس لئے نون گر گیا اصل میں صالون تھا۔ داخل ہونے والے۔ یُقَالُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول باب نَصَرَ سے۔ کہا جائے گا۔ تُکَذِّبُوْنَ (پیچھے آچکا)۔ اَلْاَبْرَارُ جمع بَرٌّ کی اور بَارٌّ کی بھی۔ نیک لوگ (دیکھو سورۃ انفطار) عِلِّیِّیْنَ جمع عِلِّیٌّ کی۔ اوپر والے، اوپر ہی اوپر۔ یہ عُلُوٌّ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ عَلَا یَعْلُوْ باب نَصَرَ ہے۔ بعضوں نے علیین سے اعلیٰ جنت مراد لی ہے۔ یَشْھَدُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سَمِعَ سے۔ دیکھتا ہے۔ یہاں شہود سے حس کے معنی حضور کے ہیں حاصل ترجمہ دیکھتا ہے سے کیا گیا۔ اَلْمُقَرَّبُوْنَ صیغہ جمع مذکر مصدر تقریب باب تفعیل ہے۔ قریب کئے گئے لوگ، مقرب۔

ترجمہ ومطلب :۔ ہرگز ایسا نہیں (آگے ویل کی مجمل تفصیل ہے کہ وہ خرابی یہ ہے کہ) یہ لوگ اس روز (ایک تو) اپنے رب کے دیدار سے روک دیئے جائیں گے پھر (صرف اسی پر اکتفا نہ ہوگا بلکہ) یہ دوزخ میں داخل ہوں گے پھر (ان سے) کہا جائیگا کہ یہی ہے جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (اور چونکہ یہ لوگ یوم دین کی تکذیب میں جیسے اپنی سزا کو جھٹلاتے تھے

Scanned by CamScanner

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ○ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ○

نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے مسہریوں پر دیکھتے ہوں گے

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ○ يُسْقَوْنَ

اے مخاطب! تو ان کے چہروں پر آسائش پہچانے گا ان کو پینے کیلئے

مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ○ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ

شراب خالص سربمہر جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ○ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ○

ایسی چیز کی حرص کرنی چاہیئے۔ اور اسکی آمیزش تسنیم سے ہوگی

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ○

یعنی ایک ایسا چشمہ جسے مقرب بندے پئیں گے

اسی طرح مومنین کی جزا کو بھی جھٹلاتے تھے آگے اس پر ردع (سرزنش) فرماتے ہیں کہ یہ جو مومنین کے اجر و ثواب کے منکر ہیں) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ ان کا اجر و ثواب ضرور ہونیوالا ہے جس کا بیان یہ ہے کہ) نیک لوگوں کا نامۂ عمل علیین میں رہیگا (وہ ایک مقام سما سابعہ میں مستقر ارواح مومنین کا ہے۔ کذا فی تفسیر ابن کثیر عن کعب) اور (آگے تفخیم کیلئے سوال ہے کہ) آپکو کچھ معلوم ہے کہ علیین میں رکھا ہوا نامۂ عمل کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے جس کو مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں۔ (اور یہ مومنین کیلئے کرامت عظیم ہے جیسا کہ روح المعانی میں بتخریج عبد ابن حمید حضرت کعب سے روایت ہے کہ جب ملائکہ مومن کی روح قبض کر کے لے جاتے ہیں تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اسکے ساتھ ہوتے جاتے ہیں یہانتک کہ ساتویں آسمان تک پہنچکر اس روح کو رکھ دیتے ہیں پھر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم اسکا نامۂ اعمال دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ وہ نامۂ عمل کھول کر دکھلایا جاتا ہے (آگے ان کی جزاء آخرت کا بیان ہے کہ)

اللغات: نَعِيمٌ آرام آسائش۔ فعل نَعِمَ يَنْعَمُ باب كَرُمَ سے۔ أَرَائِكُ جمع أَرِيكَةٌ کی مسہریاں۔ اس کا مادہ أَرَكَ ہے اس سے فعل أَرَكَ يَأْرِكُ باب سَمِعَ، ضَرَبَ، نَصَرَ سے آتا ہے۔ يَنْظُرُونَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ۔ دیکھتے ہوں گے۔ تَعْرِفُ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع باب ضَرَبَ۔ تو پہچانیگا

وُجُوهٌ جمع وَجْهٌ کی۔ چہرے۔ نَضْرَةٌ بشاشت، رونق حسن۔ اسکا مادہ نَضْرٌ ہے اور فعل نَضَرَ يَنْضُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے نَعِيمٌ (سورہ انفطار دیکھو) يُسْقَوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع مجہول باب ضَرَبَ سے۔ پلائے جائیں گے۔ رَحِيقٌ شراب یا شراب خالص۔ اس مادہ سے فعل نہیں آتا۔ مَخْتُومٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول باب ضَرَبَ سے مہر لگی ہوئی۔ خِتَامٌ مہر۔ جمع خَتْمٌ۔ وہ مٹی جو مہر لگانے میں مستعمل ہوتی ہے۔ جس کیلئے ہمارے ہاں چپڑہ کا لفظ بولا جاتا ہے اسے طین ختام کہتے ہیں۔ اس مادہ سے فعل خَتَمَ يَخْتِمُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ مِسْكٌ مشک۔ وہ خوشبو جو ہرن کے بدن سے قدرۃً بنتی ہے ہرن کے نافہ میں۔ اس مادہ سے فعل مَسَكَ يَمْسِكُ باب ضَرَبَ اور نَصَرَ سے آتا ہے لِيَتَنَافَسْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل امر غائب۔ تنافس باب تفاعل سے۔ اسکا مجرد نَفِسَ يَنْفَسُ باب سَمِعَ اور كَرُمَ سے آتا ہے۔ چاہیئے کہ حرص کرے۔ مُتَنَافِسُونَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ حرص کرنے والے۔ مِزَاجٌ ملونی، آمیزش۔ جمع أَمْزِجَةٌ۔ اسکا مادہ مَزْجٌ ہے اور فعل مَزَجَ يَمْزُجُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ تَسْنِيمٌ چشمہ جو جنت میں ہوگا۔ اسکا مادہ سَنَمٌ ہے اور اس مادہ سے فعل سَنِمَ يَسْنَمُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔

ترجمہ و مطلب

نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے۔ مسہریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجائبات) دیکھتے ہوں گے۔ اے مخاطب! تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پہچانے گا۔ اور (ان کو) پینے کیلئے شراب خالص سربمہر جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی ملیگی۔ اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہیئے۔ (کہ حرص کے لائق یہ ہے۔ خواہ شراب مراد لی جائے خواہ کل نعمائے جنت۔ یعنی لائق تحصیل یہ نعمتیں ہیں نہ کہ نعمائے دنیا۔ اور ان کی تحصیل کا طریق نیک اعمال ہیں بس اس میں کوشش کرنی چاہیئے اور اس شراب کی آمیزش تسنیم (کے پانی) سے ہوگی۔ (قاعدہ ہے کہ شراب میں پانی ملا کر پیتے ہیں تو اس شراب کی آمیزش کیلئے تسنیم کا پانی ہوگا آگے تسنیم کی شرح ہے یعنی) ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے (مطلب یہ کہ سابقین یعنی مقربین کو تو خالص پینے کو اس کا پانی ملیگا اور اصحاب الیمین یعنی ابرار کو اسکا پانی دوسری شراب میں ملا کر ملیگا۔ کذا فی الدر المنثور عن قتادہ۔ اور یہ مہر لگنا علامت اکرام کی ہے ورنہ حفاظت کی ضرورت نہیں۔ اور مشک کی مہر کا مطلب یہ ہے کہ جیسے قاعدہ ہے کہ لاک وغیرہ لگا کر اس پر مہر کرتے ہیں ایسی چیز کو طین ختام کہتے ہیں۔ وہاں شراب کے برتن کے منہ پر مہر لگا کر اس پر مہر کر دی جائے گی۔ یہاں تک فریقین کی جزائے اخروی کا الگ الگ بیان تھا آگے مجموعہ فریقین کا مجموعہ حال دنیا و آخرت کا مذکور ہے)

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو لوگ مجرم ہیں وہ ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے

يَضْحَكُوْنَ ۝ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝ وَاِذَا

اور جب انکے سامنے سے ہوکر گزرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے اور جب

انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝

اپنے گھروں کو جاتے تھے تو دل لگیاں کرتے تھے

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝

اور جب انکو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی میں ہیں

وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝

حالانکہ یہ ان پر نگرانی کرنے والے کرکے نہیں بھیجے گئے۔

اللغات :۔ اَجْرَمُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی باب اِفعال سے مصدر اجرام۔ جرم کیا انھوں نے۔ اس کا مجرد جَرَمَ یَجْرِمُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ یَضْحَكُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع باب سَمِعَ سے۔ ہنستے ہیں، ہنسیں گے۔ مَرُّوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے۔ وہ گذرے لفظ اِذَا کی وجہ سے ترجمہ کیا گیا، جب گذرتے تھے۔ یَتَغَامَزُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع تغامز باب تفاعل سے۔ آنکھوں سے اشارہ کرتے ہیں۔ اس کا مجرد غَمَزَ یَغْمِزُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اِنْقَلَبُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی انقلاب باب اِنفعال سے۔ لوٹے، لوٹتے تھے۔ فَكِهِيْنَ دل لگی کرتے تھے۔ واحد فَكِهٌ۔ اس مادہ سے فعل فَكِهَ یَفْكَهُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ جو لوگ مجرم (یعنی کافر) تھے وہ ایمان والوں سے (دنیا میں تحقیراً) ہنسا کرتے تھے اور یہ (ایمان والے) جب ان (کافروں) کے سامنے سے گذرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے (مطلب یہ کہ انکے ساتھ استہزاء وتحقیر سے پیش آتے تھے) اور جب اپنے گھروں کو جاتے تھے تو (وہاں بھی انکا تذکرہ کرکے) دل لگیاں کرتے (مطلب یہ کہ غیبت وحضور ہر حالت میں انکی تحقیر واستہزاء کا مشغلہ رہتا۔ البتہ حضور میں اشارے چلا کرتے اور غیبت میں صراحۃً تذکرہ کرتے) اور جب انکو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی میں ہیں (کیونکہ کفار اسلام کو غلطی سمجھتے تھے) حالانکہ یہ (کافر) ان (مسلمانوں)

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝

سو آج ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا

مسہریوں پر دیکھ رہے ہوں گے واقعی کافروں کو ان کے کیے کا

كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

خوب بدلہ ملا

پر نگرانی کرنے والے کرکے نہیں بھیجے گئے۔ (یعنی ان کو فکر اپنی کرنی چاہئے تھی ان کے پیچھے کیوں پڑ گئے پس ان سے دو غلطیاں ہوئیں۔ اول اہل حق کے ساتھ استہزاء، پھر اپنی اصلاح سے بے فکری)

اللغات :۔ رَاَوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی باب فَتَحَ سے۔ دیکھا انھوں نے۔ ضَآلُّوْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ گمراہ، غلطی کرنے والے۔ باب ضَرَبَ سے۔ اُرْسِلُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول ارسال باب اِفعال سے۔ بھیجے گئے۔ اس کا مجرد رَسِلَ یَرْسَلُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ حَافِظِيْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل باب سَمِعَ سے۔ نگرانی کرنے والے۔ ثُوِّبَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول۔ تثویب باب تفعیل سے بدلا دیا گیا۔ اسکا مجرد ثَابَ یَثُوْبُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ سو آج قیامت کے دن ایمان لانے والے کافروں پر ہنستے ہوں گے۔ مسہریوں پر (بیٹھے ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے۔ (درمنثور میں قتادہ سے ہے کہ کچھ دریچے جھروکے ایسے ہوں گے جن سے اہل جنت اہل نار کو دیکھ سکیں گے۔ پس ان کا برا حال دیکھ کر بطور انتقام کے ان پر ہنسیں گے آگے تقریر ہے اس سزا کی یعنی) واقعی کافروں کو ان کے کیے کا خوب بدلہ ملا۔

سورۃ الانشقاق مکیۃ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ اس میں پچیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا

جب آسمان پھٹ جاوے گا ‏ اور اپنے رب کا حکم سن لیگا اور وہ اسی لائق ہے ‏ اور جب

الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَ

زمین کھینچ کر بڑھادی جائے گی ‏ اور اپنے اندر کی چیزوں کو باہر اگل دے گی اور خالی ہو جائیگی ‏ اور

اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے ۔

اللغات :۔ اَلسَّمَآءُ (پیچھے گذر چکا) اِنْشَقَّتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی اِنْشِقَاق باب اِنفعال سے ۔ پھٹ گئی ۔ اس کا مجرد شَقَّ یَشُقُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے ۔ اذا کی وجہ سے معنی مستقبل کے ہوں گے اور چونکہ اردو میں آسمان مذکر مستعمل ہے اس لئے ترجمہ ہوگا ۔ جب آسمان پھٹ جائیگا ۔ اسی طرح اگلے جملے ہیں ۔ اَذِنَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی باب سَمِعَ سے ۔ جب اِذن کے ساتھ لام صلہ آتا ہے تو معنی سننے کے ہوتے ہیں ۔ اس لئے ترجمہ ہوگا ۔ سن لیا ۔ حُقَّتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول ۔ حَقَّ یَحِقُّ باب ضَرَبَ سے لائق ہے یعنی سننے اور حکم ماننے کے لائق ہے ۔ مُدَّتْ صیغہ واحد مونث فعل ماضی مجہول مَدَّ یَمُدُّ باب نَصَرَ سے ۔ بڑھائی گئی ۔ اَلْقَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی اِلقاء باب اِفعال سے ۔ ڈال دیا ، اُگل دیا ۔ اس کا مجرد لَقِيَ يَلْقىٰ باب سَمِعَ سے آتا ہے ۔ تَخَلَّتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی ۔ تخلی باب تفعّل سے ۔ خالی ہوگئی ۔ اسکا مجرد خَلَا یَخْلُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے ۔

ترجمہ ومطلب :۔ جب (نفخۂ ثانیہ کے وقت) آسمان پھٹ جائے گا (تاکہ اس سے غمام اور ملائکہ کا نزول ہو جسکا ذکر پارہ ١٩ آیت وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ الخ میں ہے ۔) اور اپنے رب کا حکم سن لیگا (اور مان لیگا ۔ یہاں حکم سے مراد حکم تکوینی اِنشقاق کا ہے اور ماننے سے مراد اس کا وقوع ہے) اور وہ (آسمان بوجہ محکوم قدرت ہونے کے) اسی لائق ہے (کہ جس امر کی مشیت اس سے متعلق ہو اس کا وقوع ضرور ہو جائے) اور جب زمین کھینچ کر بڑھادی جائے گی (جس طرح چمڑا یا ربر کھینچ کر بڑھایا جاتا ہے پس اِس وقت کی مقدار سے اُس وقت کی مقدار زیادہ ہو جائیگی تاکہ سب اولین وآخرین اسمیں سما جائیں)

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا

اے انسان ‏ تو اپنے رب تک پہنچنے تک کام کی کوشش کر رہا ہے

فَمُلٰقِيْهِ ۝ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ فَسَوْفَ

پھر اس سے جا ملیگا ‏ تو جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا ‏ سو اُس سے

يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝

آسان حساب لیا جاوے گا ‏ اور وہ اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آوے گا

اور (وہ زمین) اپنے اندر کی چیزوں کو (یعنی مردوں کو) باہر اگل دے گی اور (سب مردوں سے) خالی ہو جائیگی اور (وہ زمین) اپنے رب کا حکم سن لیگی اور وہ اسی لائق ہے (پس اس وقت اپنے اعمال کو دیکھے گا جیسا کہ آگے ارشاد ہے کہ)

اللغات :۔ كَادِحٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ۔ کَدَحَ یَکْدَحُ باب فَتَحَ سے ۔ مشقت اٹھانے والا ، کوشش کرنے والا ۔ مُلٰقِيْ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ۔ مصدر ملاقاۃ باب مفاعلۃ سے ملنے والا ، ملاقات کرنے والا ۔ اس کا مجرد لَقِيَ يَلْقىٰ باب سَمِعَ سے آتا ہے ۔ اَمَّا لیکن ۔ مَنْ اسم موصول کون اُوْتِيَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول ۔ دیا گیا ۔ باب افعال ۔ اس کا مجرد اَتىٰ يَاْتِيْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ يَمِيْنٌ داہنا ہاتھ ۔ اس کا مادہ يُمْنٌ ہے اور اس سے فعل يَمَنَ يَيْمُنُ ابواب نَصَرَ ، ضَرَبَ ، فَتَحَ سے آتا ہے ۔ يُحَاسَبُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول ۔ مصدر محاسبۃ باب مفاعلۃ سے حساب کیا جائیگا ۔ اس کا مجرد حَسِبَ يَحْسِبُ باب نَصَرَ ، كَرُمَ ، ضَرَبَ ، سَمِعَ سے آتا ہے ۔ يَسِيْرٌ صفت مشبہ ۔ آسان ۔ اس کا مادہ يُسْرٌ ہے اور اس سے فعل يَسَرَ يَيْسِرُ باب ضرب سے آتا ہے ۔ يَنْقَلِبُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع ۔ مصدر اَلْاِنْقِلَابُ باب انفعال سے ۔ لوٹے گا ۔ اس کا مجرد قَلَبَ يَقْلِبُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ اَهْلٌ متعلقین ، بیوی بچے وغیرہ ۔ جمع اہالی اور اہلون ۔ اس مادہ سے فعل اَهَلَ يَاْهُلُ باب نَصَرَ ، ضَرَبَ ، سَمِعَ سے آتا ہے ۔ مَسْرُوْرًا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ۔ سَرَّ يَسُرُّ باب نَصَرَ سے ۔ خوش ۔

ترجمہ ومطلب :۔ اے انسان ! تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی مرنے کے وقت تک) کام میں کوشش کر رہا ہے (یعنی کوئی نیک کام میں لگا ہوا ہے کوئی برے کام میں) پھر (قیامت میں)

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَھْرِہٖ ۙ فَسَوْفَ یَدْعُوْا

اور جس شخص کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا سو وہ موت کو

ثُبُوْرًا ۙ وَّ یَصْلٰی سَعِیْرًا ؕ اِنَّہٗ کَانَ فِیْۤ اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا

پکارے گا اور جہنم میں داخل ہوگا وہ شخص اپنے متعلقین میں خوش خوش رہا کرتا تھا

اِنَّہٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ۚ بَلٰۤی ۚ اِنَّ رَبَّہٗ کَانَ بِہٖ

اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو لوٹنا نہیں ہے کیوں نہ ہوتا اس کا رب اس کو خوب

بَصِیْرًا ؕ

دیکھتا تھا

اس کام کی جزا) سے جالے گا تو (اس روز) جس شخص کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملیگا سو اس سے آسان حساب لیا جائیگا اور وہ (اس سے فارغ ہو کر) اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئیگا (آسان ہونا کے مراتب مختلف ہیں۔ ایک یہ کہ اس پر اصلا عذاب مرتب نہ ہو۔ بعض کیلئے تو یہ ہوگا اور حدیث میں اسی کی تفسیر آئی ہے کہ جس حساب میں مناقشہ نہ ہو صرف پیشی ہو جائے اور یہ غیر معذبین کیلئے ہوگا۔ دوسرا یہ کہ اس پر عذاب مخلد (دائمی) نہ ہو اور یہ عام مومنین کیلئے ہوگا اور مطلق عذاب اس کے منافی نہیں)

اللغات:۔ وَرَآءَ پیچھے۔ المنجد میں اسے ظرف مکان لکھا ہے۔ وَرَرَ یَرَرُ باب فَتَحَ سے فعل آتا ہے مضارع یَوْرَءُ بھی آتا ہے اور لغات القرآن للنعمانی ج۵ ص۲۱ میں اسے مصدر لکھا ہے اور معنی آڑ، حد فاصل وغیرہ لکھے ہیں۔ ظَھْرٌ پشت، پیٹھ۔ جمع ظہور۔ اس مادہ سے فعل ظَھَرَ یَظْھَرُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ یَدْعُوْا صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ سے۔ پکارے گا۔ ثُبُوْرٌ موت ہلاکت۔ اس کا مادہ ثبر ہے اور اس سے فعل ثَبَرَ یَثْبُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ یَصْلٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سَمِعَ سے۔ داخل ہوگا۔ سَعِیْرًا دہکتی ہوئی آگ، دوزخ۔ جمع سُعُرٌ۔ اس مادہ سے فعل سَعَرَ یَسْعَرُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ اَھْلٌ متعلقین جمع اہالی۔ مَسْرُوْرٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ خوش۔ ظَنَّ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے۔ گمان کیا۔ لَنْ یَّحُوْرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی بلن باب نَصَرَ سے۔ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ بَلٰی حرف ایجاب۔ ہاں

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ

سو میں قسم کھاتا ہوں شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ لیتی ہے

یہاں محاورہ کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا، کیوں نہیں۔ بَصِیْرٌ دیکھنے والا۔ جمع بُصَرَاء۔ واحد مذکر اسم فاعل بَصُرَ یَبْصُرُ باب کَرُمَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:۔ اور جس شخص کا نامہ اعمال (اس کے بائیں ہاتھ میں) اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملیگا (مراد اس سے کفار ہیں اور پشت کی طرف سے ملنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی مشکیں کسی ہوں گی تو بایاں ہاتھ بھی پشت کی طرف ہوگا۔ دوسری صورت مجاہد کا قول ہے کہ اس کا ہاتھ پشت کی طرف نکال دیا جائے گا۔ کذا فی الدر المنثور) سو وہ موت کو پکارے گا (جیسا کہ مصیبت میں عادت ہوتی ہے موت کے استدعا کی) اور جہنم میں داخل ہوگا۔ یہ شخص (دنیا میں) اپنے متعلقین (حشم وخدم) میں خوش رہا کرتا تھا (یہاں تک کہ فرط خوشی میں آخرت کی تکذیب کرنے لگا تھا جیسا کہ آگے ارشاد ہے کہ) اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو (خدا کی طرف) لوٹنا نہیں ہے (آگے رد ہے اس ظن کا کہ لوٹنا) کیوں نہ ہوتا (آگے لوٹنے کے بعد جزا کا اثبات ہے کہ) اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا (اور اس کے اعمال پر جزا دینے کے ساتھ مشیت متعلق کر چکا تھا پس ایقاع جزا ضروری تھا)

اللغات:۔ لَآ اُقْسِمُ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع۔ لَا زائدہ ہے۔ اِقسام باب اِفعال سے میں قسم کھاتا ہوں۔ اس کا مجرد قَسَمَ یَقْسِمُ باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ شَفَقٌ وہ سرخی جو غروب آفتاب کے کچھ بعد تک رہتی ہے۔ جمع اَشفاق۔ اسی مادہ شفق سے فعل شَفِقَ یَشْفَقُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ وَسَقَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے۔ سمیٹ لیا۔

ترجمہ ومطلب:۔ سو (اس بنا پر) میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ (کر جمع کر) لیتی ہے (مراد وہ سب جاندار ہیں جو رات کو آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے ٹھکانے آجاتے ہیں۔

وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ فَمَا

اور چاند کی جب وہ پورا ہو جائے کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے سو ان

لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝

لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے اوپر قرآن پڑھا جاتا ہے تو نہیں جھکتے۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ۝ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

بلکہ یہ کافر تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ

يُوعُونَ ۝ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ

یہ لوگ جمع کر رہے ہیں سو آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے لیکن جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

ایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونیوالا نہیں

اللغات:۔ اَلْقَمَرُ چاند۔ جمع اقمار۔ اس کا مادہ قمر ہے اور اس مادہ سے فعل قَمِرَ یَقْمَرُ باب سَمِعَ سے آتا ہے اور نَصَرَ، ضَرَبَ سے بھی۔ فائدہ:۔ چاند پہلی اور دوسری شب میں اور بالکل آخر کی دو راتوں میں ہلال کہلاتا ہے۔ چودھویں رات کے چاند کو بدر کہتے ہیں (حاشیہ موطأ امام محمد رحمہ اللہ) اِتَّسَقَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اِتِّسَاق باب افتعال سے۔ پورا ہو جائے۔ اِجْتَمَعَ نُوْرُہٗ۔ اس کا مجرد وَسَقَ یَسِقُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ چاند کا نام المتّسِق بھی ہے۔ لَتَرْكَبُنَّ صیغہ جمع مذکر حاضر بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ فعل مستقبل معروف۔ ضرور ضرور چڑھو گے تم۔ باب سَمِعَ سے، رکوب مصدر ہے۔ یہاں مراد ملاقات کرنا ہے طَبَقٌ وہ جو غیر سے مطابق ہو۔ عرف میں وہ حال مراد ہے جو مطابق ہو حالِ غیر کے۔ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کی عبارت یوں بنے گی لَتُلَاقُنَّ حَالًا بَعْدَ حَالٍ۔ یعنی تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت سے ملاقات کرنا ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ ضرور تمھیں ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچنا ہے لَا يُؤْمِنُونَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منفی۔ نہیں ایمان لاتے ہیں۔ ایمان باب اِفعال سے اس کا مجرد اَمِنَ یَاْمَنُ باب سَمِعَ سے آتا ہے اور ضَرَبَ سے بھی بمعنی اعتماد کرنا۔ قُرِئَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول۔ پڑھا گیا۔ باب فَتَحَ اور نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْقُرْآنُ (وہ کلام الٰہی جو خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا۔ یہ مصدر ہے قَرَءَ کا۔ لَا يَسْجُدُوْنَ

صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ سے۔ نہیں سجدہ کرتے۔ كَفَرُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے۔ کفر کیا انھوں نے۔ يُكَذِّبُوْنَ جھٹلاتے ہیں (پیچھے آچکا) يُوْعُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع۔ اِیعاء باب افعال سے۔ جمع کرتے ہیں۔ اس کا مجرد وَعٰی یَعِی باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ بَشِّرْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ مصدر تبشیر باب تفعیل سے اس کا مجرد بَشَرَ یَبْشُرُ باب ضَرَبَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ عَذَابٌ (دیکھو سورۃ نبا) اَلِیْمٌ دردناک۔ اس کا مادہ الم ہے اور اس مادہ سے فعل اَلِمَ یَاْلَمُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ اٰمَنُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی۔ وہ ایمان لائے۔ عَمِلُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی باب سَمِعَ سے۔ عمل کیا انھوں نے۔ اَلصّٰلِحَاتُ جمع الصَّالِحَۃُ کی جمع مؤنث اسم فاعل۔ صَلَحَ یَصْلُحُ ابواب کَرُمَ، فَتَحَ، نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَجْرٌ بدلہ۔ مَمْنُوْنٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ مَنَّ یَمُنُّ باب نَصَرَ سے۔ قطع کیا ہوا۔ یہاں ترجمہ ہوگا بیشمار، کبھی ختم نہ ہونے والا۔

ترجمہ ومطلب:۔ اور چاند کی (قسم کھا کر کہتا ہوں) جب وہ پورا ہو جائے (یعنی بدر بن جائے ان سب چیزوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں) کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے (یہ تفصیل ہے یا ایہا الانسان۔ تا۔ ملقیہ کی۔ پس وہاں جنس کو خطاب تھا یہاں جمیع افراد کو خطاب ہے۔ و ہاں لقاء عمل مجملاً فرمایا یہاں اس ملاقیٔ مبنی للمفعول کی تفصیل ہے اور وہ حالتیں ایک موت ہے اس کے بعد احوالِ برزخ اس کے بعد احوال قیامت۔ پھر ان میں بھی تعدد و تکثر ہے اور ان قسموں کا مناسب مقام ہونا اس طرح ہے کہ رات کے احوال کا مختلف ہونا کہ اول شفق نمودار ہوتی ہے پھر زیادہ رات ہوتی ہے تو سب سو جاتے ہیں اور پھر ایک رات کا دوسری رات سے نور قمر کی زیادت و نقصان میں مختلف ہونا۔ یہ سب مشابہ ہے اختلافِ احوال بعد الموت کے۔ و نیز موت سے عالم آخرت شروع ہوتا ہے جیسے شفق سے رات شروع ہوتی ہے پھر لبث برزخ (برزخ میں ٹھہرنا) مشابہ لوگوں کے سو رہنے کے ہے اور چاند کا پورا ہونا بعدِ محاق کے مشابہ ہے حیات قیامت کے بعد فنائے عالم کے) سو (باوجود ان مقتضیات خوف اور ایمان کے اجتماع کے) ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے اور (خود تو ایمان اور حق کی کیا طلب کرتے ان کے عناد کی یہ حالت ہے کہ جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو (اس وقت بھی خدا کی طرف) نہیں جھکتے بلکہ (بجائے جھکنے کے) یہ کافر (اور الٹی) تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ (اعمال بد کا ذخیرہ) جمع کر رہے ہیں سو (ان اعمال کفریہ کے سبب) آپ ان کو ایک دردناک عذاب کی خبر دیدیجئے لیکن جو لوگ

سُوۡرَۃُ الۡبُرُوۡجِ مَکِّیَّۃٌ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	اس میں ۲۲ آیتیں ہیں

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ وَالۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ

قسم ہے برجوں والے آسمان کی اور وعدہ کئے ہوئے دن کی

وَشَاہِدٍ وَّمَشۡہُوۡدٍ ؕ

اور حاضر ہونیوالے کی اور اس کی جسمیں حاضری ہوگی

ایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں (عمل صالح کی قید شرط کے طور پر نہیں سبب کے طریق پر ہے)۔

ف :۔ قرآن وحدیث میں جس عمل کو عمل صالح فرمایا گیا اس کے دو جزو ہیں۔ اول یہ کہ وہ کام صرف اللہ کی رضا کیلئے ہو غیر اللہ کا شائبہ نہ ہو۔ دوم یہ کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ بغیر ان دو چیزوں کے عمل صالح نہ قرار پائیگا۔

اس سورت میں ایک قصہ اجمالاً ذکر کیا گیا ہے۔ مسلم شریف میں ہے کہ پچھلے زمانہ میں کوئی کافر بادشاہ تھا اس کے پاس ایک کاہن تھا اس نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے ایک ہوشیار لڑکا دیا جائے تاکہ میں اس کو اپنا علم سکھا دوں۔ چنانچہ ایک لڑکا تجویز کر دیا گیا وہ اس کاہن کے پاس جانے لگا۔ اس کے راستے میں ایک راہب رہتا تھا، جو دین عیسوی کا پابند تھا جو اُس وقت دین حق تھا۔ یہ لڑکا اس راہب کے پاس بھی جانے لگا اور خفیہ مسلمان ہو گیا یعنی دین عیسوی قبول کرلیا۔ ایک دن اس نے دیکھا کہ ایک شیر راستہ روکے ہوئے ہے اور مخلوق پریشان ہے۔ اس لڑکے نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر دعا کی کہ اے اللہ اگر اس راہب کا دین سچا ہے تو یہ جانور میرے پتھر سے مارا جائے اور اگر کاہن سچا ہے تو نہ مارا جائے۔ اس دعا کے بعد وہ پتھر شیر کی طرف پھینکا پتھر شیر کو لگا اور وہ فوراً مر گیا۔ لوگوں میں شہرت ہو گئی کہ اس لڑکے کو کوئی خاص علم آتا ہے۔ کسی اندھے نے سنا تو وہ اس لڑکے

کے پاس آیا کہ میری آنکھیں اچھی ہو جائیں۔ اس نے کہا بشرطیکہ تو مسلمان ہو جائے۔ اس نے منظور کر لیا۔ لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہو گیا اور مسلمان ہو گیا۔ بادشاہ کو اطلاع ہوئی تو اس نابینا کو، راہب کو اور لڑکے کو طلب کیا پھر راہب اور نابینا کو قتل کر دیا اور لڑکے کیلئے حکم دیا کہ پہاڑ سے گرا دیا جائے۔ مگر جو لوگ لے گئے تھے وہی گر کر ہلاک ہو گئے، اور لڑکا صحیح وسالم واپس آیا پھر بادشاہ نے پانی میں غرق کرنے کا حکم دیا مگر ابکی بھی جو لے گئے تھے وہ ڈوب گئے اور لڑکا بچ گیا۔ اب اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ بسم اللہ کہہ کر تیر مارو تو میں مر جاؤں گا۔ بادشاہ نے یہی کیا اور اس کو اسی طرح تیر مارا اور وہ مر گیا۔ اس عجیب واقعہ کو دیکھ کر عام لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ بادشاہ بڑا پریشان ہوا اور ارکان سلطنت کے مشورے سے بڑی بڑی خندقیں کھدوائیں اور انھیں آگ سے بھر دیا اور اعلان کر دیا کہ جو اسلام سے نہ پھرے گا اس کو اس آگ میں ڈال کر جلا ڈالا جائیگا۔ چنانچہ بہت سے آدمی جلا ڈالے گئے۔ پس اس آیت میں اس کے مغضوب ہونے کو قسم سے بیان فرماتے ہیں۔

اللغات :۔ اَلسَّمَآءُ آسمان (دیکھو سورہ نبا) ذَاتٌ یہ مؤنث ہے ذو کا۔ والی۔ بُرُوۡجٌ جمع ہے برج کی۔ مراد یہاں ستارے ہیں۔ برج مصدر بھی ہے اور اس سے فعل بَرِجَ یَبۡرَجُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ اَلۡیَوۡمَ دن (دیکھو سورہ نبا) اَلۡمَوۡعُوۡدُ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ وعدہ کیا ہوا۔ وَعَدَ یَعِدُ باب ضَرَبَ سے مستعمل ہے۔ شَاہِدٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل باب سَمِعَ سے حاضر ہونے والا۔ مَشۡہُوۡدٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ شَہِدَ یَشۡہَدُ باب سَمِعَ سے۔ جس میں حاضری ہو۔ حدیث میں ہے اَلۡیَوۡمُ الۡمَشۡہُوۡدُ قیامت کا دن، شاہد، جمعہ کا دن، مشہود عرفہ کا دن۔

ترجمہ ومطلب :۔ قسم ہے برجوں والے آسمان کی (مراد برجوں سے بڑے بڑے ستارے ہیں) اور قسم ہے وعدہ کئے ہوئے دن کی (یعنی قیامت کے دن کی) اور (قسم ہے) حاضر ہونے والے دن کی اور (قسم) ہے اس (دن) کی جس میں لوگوں کی حاضری ہوتی ہے (حدیث ترمذی میں مرفوعاً ہے کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا دن۔ اور ایک دن کو شاہد اور دوسرے کو مشہود اس لئے فرمایا کہ یوم جمعہ میں تو لوگ اپنی اپنی جگہ رہتے ہیں تو گویا وہ دن خود آتا ہے اور یوم عرفہ میں حجاج اپنے اپنے مقامات سے سفر کرکے آتے ہیں

قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ

کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ

جس وقت وہ لوگ اسکے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۙ

کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے

عرفات میں اس یوم کے قصد سے جمع ہوتے ہیں تو گویا وہ دن مقصود اور دوسرے لوگ حاضری کا قصد کرنے والے ہیں۔ آگے جواب قسم ہے)

اللغات :۔ قُتِلَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول باب نَصَرَ سے مارا جائے۔ یہ دراصل بد دعا ہے یعنی خدا کی مار۔ اَصْحَاب جمع صاحب کی اسم فاعل۔ فعل صَحِبَ يَصْحَبُ باب سَمِعَ سے۔ اُخْدُوْدٌ خندق۔ جمع اخادید اس کا مادہ خَدٌّ ہے اس مادے سے فعل خَدَّ يَخُدُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلنَّارُ آگ۔ جمع نِيْرَان۔ اَلْوَقُوْدُ ایندھن۔ وَقُوْدٌ اس کا مادہ اس سے فعل وَقَدَ يَقِدُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ قُعُوْدٌ جمع قاعد کی اسم فاعل۔ قَعَدَ يَقْعُدُ باب نَصَرَ سے بیٹھنے والے۔ يَفْعَلُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع ۔ کرتے ہیں۔ باب فَتَحَ سے۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ مصدر الایمان سے ایمان لانے والے۔ شُهُوْدٌ جمع شاہد کی باب سَمِعَ سے۔ دیکھتے ہیں

ترجمہ ومطلب :۔ کہ خندق والے یعنی بہت سی ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے جس وقت وہ لوگ اس (آگ) کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے (ان کے ملعون ہونے کی خبر دینے سے تسلی مومنین کی ظاہر ہے کہ۔ اسی طرح جو کافر اس وقت مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں وہ بھی گرفتار لعنت ہوں گے جس کا اثر خواہ دنیا میں بھی مرتب ہو جیسے بدر وغیرہ میں مقتول ومخذول ہوئے یا صرف آخرت میں جیسا عام کفار کیلئے یقینی ہے اور دشمن کے عذاب کی خبر سے تسلیہ لمر طبعی ہے

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ

اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا تھا بجز اسکے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست

الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سزاوار حمد ہے ایسا کہ اسی کی سلطنت ہے آسمانوں کی اور زمین کی

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے جنہوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی پھر توبہ نہیں کی

فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ

تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے ان کیلئے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ بڑی کامیابی ہے

الْكَبِيْرُ ۙ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۙ اِنَّهٗ

بیشک آپ کے رب کی دارو گیر بڑی سخت ہے وہی

هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ

پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور دوبارہ پیدا کریگا اور وہی بڑا بخشنے والا بڑی محبت کرنے والا ہے

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ

عرش کا مالک عظمت والا ہے وہ جو کچھ چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے

اور ان لوگوں کا بیٹھنا اس ظلم وستم کے انتظام اور نگرانی کیلئے تھا اور شہود میں علاوہ نگرانی کے اشارہ ان لوگوں کی سنگدلی کی طرف بھی ہے کہ دیکھ کر بھی ترحم نہ آتا تھا اور اسکو حکم بالعن میں خاص دخل ہے کہ یہ سنگدلی علل لعنت سے ہے۔

اللغات :- نَقَمُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی نَقَمَ یَنْقِمُ باب ضَرَبَ سے اور سَمِعَ سے بھی ۔ عیب پایا انھوں نے ۔ اَلْعَزِیْزُ زبردست ۔ جمع اَعِزَّۃٌ اس کا مادہ عِزٌّ ہے اور اس مادہ سے فعل عَزَّ یَعِزُّ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ اَلْحَمِیْدُ حمد والا ، لائق حمد ۔ حَمِدَ یَحْمَدُ باب سَمِعَ سے آتا ہے ۔ حمید صفت مشبہ کا صیغہ ہے فَتَنُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی فَتَنَ یَفْتِنُ باب ضَرَبَ سے ۔ آزمائش میں ڈالا انھوں نے ۔ اَلْمُؤْمِنٰتُ صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل ۔ ایمان والی عورتیں ۔ لَمْ یَتُوْبُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منفی بلم تَابَ یَتُوْبُ باب نَصَرَ سے ۔ نہیں توبہ کی انھوں نے ۔ حَرِیْقٌ جلن ، شعلہ ۔ یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے جمع حرقی ۔ حَرَقَ یَحْرُقُ باب نَصَرَ سے ۔ اَلْفَوْزُ کامیابی ۔ یہ مصدر بھی ہے اور اسم فعل بھی ۔ اس سے فعل فَازَ یَفُوْزُ باب نَصَرَ سے آتا ہے ۔ اَلْکَبِیْرُ بڑا ۔ اسم فاعل ۔ جمع کُبَرَاءُ ۔ کَبُرَ یَکْبُرُ باب کَرُمَ سے آتا ہے ۔ بَطْشٌ گرفت ، پکڑ ۔ یہ مصدر ہے ۔ اس سے فعل بَطَشَ یَبْطِشُ باب نَصَرَ و ضَرَبَ سے آتا ہے یُبْدِئُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مصدر اِبْدَاءٌ باب اِفعال سے ۔ پہلی بار پیدا کرتا ہے ۔ اس کا مجرد بَدَءَ یَبْدَءُ باب فَتَحَ سے آتا ہے ۔ یُعِیْدُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مصدر اَلْاِعَادَۃُ باب اِفعال سے ۔ اس کا مجرد عَادَ یَعُوْدُ ۔ دوبارہ پیدا کریگا ۔ اَلْغَفُوْرُ صیغہ مبالغہ ۔ بہت بخشنے والا ، گناہوں کو بہت ڈھانکنے والا ۔ فعل غَفَرَ یَغْفِرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ۔

فائدہ :- قرآن پاک میں لفظ غفر سے اللہ تعالیٰ کی تین صفات بیان ہوئی ہیں

(۱) غافر ۔ فرمایا اللہ نے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ (پارہ ۲۴ ۔ رکوع ۱ ، سورہ مومن)
(۲) غفّار ۔ فرمایا اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا (سورۂ نوح پارہ ۲۹) (۳) غَفُوْرٌ ۔ فرمایا ۔ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ سورہ بروج پ ۳۰ ۔ غفّار صیغہ مبالغہ کا ہے ۔ بہت بخشنے والا ۔ اور غفور بھی مبالغہ کا صیغہ ہے مگر اس میں مبالغہ زیادہ ہے ۔ بہت ہی بخشنے والا ۔ اَلْوَدُوْدُ صیغہ مبالغہ بہت محبت کرنے والا ۔ وَدَّ یَوَدُّ باب فَتَحَ سے آتا ہے ۔ ذُوالْعَرْشِ عرش والا ، مالک عرش ۔ العرش کے معنی تخت شاہی کے ہیں قرآن مجید میں ہے ۔ وَرَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ (پارہ ۱۳ ۔ سورہ یوسف) یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو تخت شاہی پر بٹھا دیا ۔ اسی طرح ملکۂ سبا کے ذکر میں ہے وَلَھَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ اس کا ایک بڑا تخت ہے ۔ اللہ تعالیٰ کیلئے مالک عرش کا مطلب یہ ہے کہ وہ عزت ، سلطنت اور غلبہ کا مالک ہے ۔ یعنی کل کائنات اس کے قبضہ میں ہے اور سب پر وہ حکمراں ہے ۔ مزید تفصیل بعد میں پڑھوگے

عَرْشٌ مصدر بھی ہے اس سے فعل عَرَشَ یَعْرُشُ باب نَصَرَ ، ضَرَبَ ، سَمِعَ سے آتا ہے ۔ اَلْمَجِیْدُ یہ اسم فاعل ہے مَجُدَ یَمْجُدُ باب کَرُمَ کا ۔ عظمت والا ۔ عرش کی صفت مجید لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ یہ تمام اجسام کا احاطہ کرنے والا ہے کوئی جسم اس کا احاطہ کرنے والا نہیں ہے ساتوں آسمانوں پر محیط ہے ۔ فَعَّالٌ صیغہ مبالغہ ہے ۔ بہت کر گزرنے والا ۔ یُرِیْدُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع ۔ ارادہ مصدر باب اِفعال سے ارادہ کرتا ہے ، چاہتا ہے ۔ اس کا مجرد رَادَ یَرُوْدُ باب نَصَرَ سے آتا ہے ۔ اَتٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے مصدر اَلْاِتْیَانُ ۔ آیا ۔

ترجمہ ومطلب :- اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں اور کوئی عیب نہیں پایا تھا بجز اسکے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست (اور) سزاوار حمد ہے ایسا کہ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی (یعنی ایمان لانے پر یہ معاملہ کیا اور ایمان لانا کوئی خطا نہیں پس بے خطا ان پر ظلم کیا اس لئے وہ لوگ ملعون ہوئے) اور (آگے ظالموں کیلئے عام وعید اور مظلوموں کیلئے عام وعدہ ہے کہ) اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے (مظلوم کی مظلومیت سے بھی پس اس کی نصرت کریگا اور ظالم کی ظالمیت سے بھی پس اس کو سزا دیگا خواہ یہاں خواہ وہاں ۔ چنانچہ آگے یہی مضمون ہے کہ) جنھوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی (اور) پھر توبہ نہیں کی تو ان کیلئے جہنم کا عذاب ہے اور (جہنم میں بالخصوص) ان کیلئے جلنے کا عذاب ہے (عذاب میں ہر طرح کی تکلیف داخل ہے سانپ ، بچھو ، طوق ، زنجیریں حمیم ، غساق وغیرہ ۔ اور سب سے بڑھ کر جلنے کا عذاب ہے ۔ اس لئے اس کو بالتخصیص فرمایا ۔ یہ تو ظالم کے حق میں فرمایا آگے مومنین کے حق میں جن میں مظلوم بھی آ گئے ارشاد ہے کہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کئے ان کیلئے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) یہ بڑی کامیابی ہے (اور اوپر دو مضمون تھے ، کفار کیلئے جہنم ہونا اور مومنین کیلئے جنت ہونا آگے ان کے مناسب اپنے بعض افعال وصفات ان مضمونوں کی تقریر کیلئے ارشاد فرماتے ہیں کہ) آپ کے رب کی دارو گیر بڑی سخت ہے (پس کفار پر سزائے شدید کا واقع ہونا مستبعد نہیں اور نیز) وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور دوبارہ (قیامت میں بھی) پیدا کریگا (پس یہ شبہ بھی نہ رہے کہ گو بطش شدید ہے ، مگر قیامت ہی نہ ہوگی جو کہ وقت بطش کا ہے ۔ اس سے تقریر ہو گئی وعید کفار کی) اور (آگے تقریر ہے وعدۂ مومنین کی کہ) وہی بڑا بخشنے والا (اور) بڑی محبت کرنے والا (اور) عرش کا مالک (اور) عظمت والا ہے ۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝

کیا آپ کو ان لشکروں کا قصہ پہنچا ہے یعنی فرعون اور ثمود کا

(پس ایمان لانے والوں کے گناہ معاف کر دیگا اور ان کو اپنا محبوب بنا لے گا اور ذوالعرش اور مجید کو تعذیب واثابت دونوں کے ساتھ متعلق ہوسکتا ہے کہ دونوں فرع ہیں صاحب سلطنت وکمال صفات کی. لیکن یہاں مقابلہ کے قرینے سے ان پر اثابت کا متفرع کرنا مقصود ہے اور آگے دونوں کے اثبات کیلئے ایک صفت ارشاد ہے کہ) وہ جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے (آگے مومنین کی مزید تسلیہ اور کفار کی مزید تقریع کیلئے بعض خاص مغضوبین کا حال بیان کرتے ہیں کہ).

اللغات:- اَتٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے۔ مصدر اَلْاِتْیَان۔ آیا۔ حَدِیْث۔ بات، قصہ۔ جمع احادیث۔ ہر وہ کلام جو انسان تک پہنچ سکے خواہ بذریعہ سماعت خواہ بذریعہ وحی۔ عالم خواب میں ہو یا عالم بیداری میں، اس کو حدیث کہتے ہیں۔ اسکا مادہ حَدَثٌ ہے اور اس مادہ سے فعل حَدَثَ یَحْدُثُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْجُنُوْدُ جمع جُنْدٌ کی۔ لشکر۔ اس مادہ جُنْدٌ سے صرف باب تفعیل سے جنّد یجنّد فعل آتا ہے۔ فعل مجرد مستعمل نہیں۔ (فِرْعَوْن (دیکھو والنازعات) ثَمُوْد عرب کی ایک قدیم قوم جو اپنے جد کی طرف منسوب ہے جو مورث اعلیٰ تھا۔ نسب یہ ہے ثمود بن جیثر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام۔ نوح علیہ السلام کی چوتھی پشت پر ثمود نامی شخص گزرا اسی کی نسل سے جو قوم بنی وہی قوم ثمود کہلاتی ہے۔ یہ مغربی شمالی عرب پر قابض تھے ان کے دار الحکومت کا نام حجر تھا۔ یہ شہر حجاز سے شام کو جانے والے قدیم راستے پر واقع تھا۔ اب عموماً اس شہر کو مدائن صالح کہتے ہیں۔ فن تعمیر میں اس قوم کو بڑا کمال حاصل تھا، پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنانا، پتھروں کی عمارتیں اور مقبرے بنانا اس قوم کا خاص پیشہ تھا۔ یہ یادگاریں اب تک باقی ہیں ان پر ثمودی خط کے کتبے موجود ہیں (ارض القرآن از سید سلیمان ندوی) بدعمل اور بدعقیدہ بھی تھے۔ اللہ تعالٰی نے ان کی اصلاح کیلئے انھیں کے قومی بھائی سیدنا صالح علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ یہ ثمود کی چھٹی پشت میں تھے۔ صالح بن عبد بن آصف بن ماشیخ بن عبید بن جور بن ثمود۔ آپ کا مزار مبارک آج بھی جزیرہ نمائے سینا کے مشرقی کنارے پر زیارت گاہ خلائق ہے۔ آپ نے قوم کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی مگر قوم نے نہ مانا

بلکہ الٹی شکایت کی کہ ہم تو تم سے بڑی امیدیں لگائے ہوئے تھے کہ تم قوم کے ہیرو بنوگے مگر تم نے یہ کیا شروع کر دیا کہ قوم ہی کو غلط کار قرار دیدیا اور باپ دادا جن کی پرستش کرتے آئے تھے تم اس سے منع کرنے لگے حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو اللہ تعالٰی نے صحیح بات بتادی ہے وہی میں تم کو بتاتا ہوں مجھے مانو گے اور میری بتائی ہوئی راہ پر چلو گے تو خدا کے دربار میں سرخرو ہوگے ورنہ تم پر تباہی کا آنا یقینی ہے۔ انھوں نے کہا اچھا اگر تم واقعی نبی ہو تو یہ کر دکھاؤ کہ ہمارے سامنے یہ پہاڑ پھٹے اور اس سے ایک گابھن اونٹنی نکلے تب ہم تم کو نبی مان لیں گے۔ صالح علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی اور اللہ تعالٰی نے ان کے سامنے پہاڑ شق فرمایا اور اس سے انھیں کے مطالبہ کے مطابق ایک زندہ اونٹنی نکل آئی اور اونٹنی چونکہ ایک معجزہ تھی صالح علیہ السلام کا اس لئے اس عجیب اونٹنی کا حال یہ تھا کہ جس چراگاہ میں پہنچی سارا چارہ چر گئی اور جس کنوئیں پر پہنچی سارا پانی پی گئی۔ اب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے اور حضرت صالح علیہ السلام سے شکایت کی۔ آپ نے باری مقرر کر دی کہ ایک دن تمھارے جانور جائیں یہ اونٹنی نہ جائے گی کیونکہ اس کو دیکھ کر جانور بھاگ جاتے تھے۔ صالح علیہ السلام نے تقسیم فرمادی دوسرے دن یہ اونٹنی جائے گی تمھارے جانور نہ جائیں۔ قوم اس کو بھی برداشت نہ کر سکی اور اونٹنی کو ذبح کر دینا چاہا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے انھیں آگاہ کر دیا کہ تم نے اونٹنی کو نقصان پہنچایا۔ تو تم پر عذاب یقینی آجائے گا۔ قوم بد اطوار قوم۔ تباہ ہونے والی قوم نے اس آخری تنبیہ کی بھی پروا نکی اور اونٹنی کو ختم کر دینے کا فیصلہ کر لیا اور پھر اس کی کونچیں کاٹ کر اسے مار ڈالا۔ صالح علیہ السلام نے سنا تو فرمایا تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِکُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ بس تین دن اور مزے اڑالو یہ بالکل سچا وعدہ ہے۔ پھر یہی ہوا کہ تین دن بعد عذاب آگیا۔ اوپر سے چیخ اور نیچے سے زلزلے نے پوری قوم کو تباہ کر ڈالا۔ سیدنا صالح علیہ السلام اور ایمان والے بالکل محفوظ رہے جو شام یا مکہ مکرمہ چلے گئے۔

ترجمہ ومطلب:- کیا آپ کو ان لشکروں کا قصہ پہنچا ہے یعنی فرعون (اور آل فرعون) اور ثمود کا (کہ کس طرح کفر کیا اور کیونکر گرفتار عذاب ہوئے اس سے مومنین کو تسلی حاصل کرنا چاہئے اور کفار کو ڈرنا چاہئے مگر کفار بالکل عذاب سے نہیں ڈرتے۔)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ

بلکہ یہ کافر تکذیب میں ہیں اور اللہ ان کو

وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ

ادھر اُدھر سے گھیرے ہوئے ہے بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو

لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ع

لوح محفوظ میں ہے

اللغات:۔ وَرَآءَ یہ دراصل مصدر ہے جس کو بطور ظرف استعمال کیا جاتا ہے اس کی اضافت فاعل کی طرف بھی ہوتی ہے اور مفعول کی طرف بھی (بیضاوی) اس کے معنی ہیں آڑ، حد فاصل کسی چیز کا آگے ہونا پیچھے ہونا۔ علاوہ اور سوا کے معنی میں مستعمل ہے۔ جب یہ باب فتح سے آتا ہے تو معنی دور کرنے کے آتے ہیں۔ وَرَرَهٗ دور کر دیا۔ ورأ الطعام کھانے سے سیر ہو گیا۔ باب تفعل سے توررت علیہ الارض، زمین اس پر تنگ ہو گئی۔ اسی طرح آگے پیچھے ہر طرف کے معنی میں مستعمل ہے۔ مُحِيْطٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ احاطہ مصدر باب افعال سے۔ گھیرنے والا۔ اس کا مجرد حَاطَ يَحُوْطُ باب نصر سے آتا ہے۔ قُرْاٰنٌ مصدر ہے۔ پڑھنا۔ اس کتاب کا نام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔ جس میں انسانی سعادتوں کے سارے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ فعل قَرَأَ يَقْرَأُ باب فتح سے آتا ہے۔ مَجِيْدٌ صیغہ صفت مشبہ بزرگ۔ مَجْدٌ سے۔ فعل مَجَدَ يَمْجُدُ باب نصر سے آتا ہے۔ لَوْحٌ تختہ، لکھنے کی چوڑی تختی۔ جمع اَلْوَاحٌ فعل لَاحَ يَلُوْحُ باب نصر سے آتا ہے۔ مَحْفُوْظٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ حفاظت کی ہوئی۔ حَفِظَ يَحْفَظُ باب سمع سے۔ لوح محفوظ اللہ تعالیٰ کی وہ علمی کتاب جس میں ہر چیز موجود ہے۔ سابق و لاحق، حاضر و غائب کوئی ذرہ اس سے پوشیدہ نہیں۔

ترجمہ ومطلب:۔ بلکہ یہ کافر (خود قرآن کی) تکذیب میں (لگے) ہیں (پس اس کے مضمون تعذیب کو بھی اور دیگر مضامین کو بھی جھٹلاتے ہیں) اور (انجام کار اس کی سزا بھگتیں گے کیونکہ) اللہ ان کو ادھر اُدھر سے گھیرے ہوئے ہے (اس کے قبضہ قدرت اور عقوبت سے بچ نہیں سکتے اور ان کا قرآن کو جھٹلانا حماقت محض ہے کیونکہ قرآن ایسی چیز نہیں جو جھٹلانے کے قابل ہو)

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اس میں ١٧ آیتیں ہیں

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝

قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہوتی ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا

وہ روشن ستارہ ہے کوئی نفس ایسا نہیں جس پر کوئی یاد رکھنے والا مقرر نہ ہو

حَافِظٌ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ

تو انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝

اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔

بلکہ وہ باعظمت قرآن ہے جو لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے (جس میں کوئی تغیر و تبدل محتمل نہیں۔ وہاں سے نہایت حفاظت کے ساتھ صاحب وحی کے پاس پہنچایا جاتا ہے کما فی سورۃ الجن فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا تو اس کے آگے پیچھے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے پس ایسی حالت میں تکذیب قرآن بلاشک جہالت و موجب عقوبت ہے۔ (فائدہ) لڑکے نے اپنے مرنے کی جو تدبیر بتلائی یہ اہلاک نفس ہے یا تو اس امت میں جائز ہوگا یا اسکی اجتہادی غلطی ہوگی۔)

اللغات:۔ اَلطَّارِقُ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل طَرَقَ يَطْرُقُ باب نصر سے۔ رات میں آنے والا۔ شب میں ظاہر ہونے والا، ستارہ ثریا کا نام، یہاں یہی مراد ہے۔ لغات القرآن ج۴ ص۴۹ میں روح المعانی سے نقل کیا ہے کہ طَرْقٌ کے معنی اس زور سے ٹھوکر مارنے کے ہیں کہ اس کی آواز سنائی دینے لگے۔ اسی سے مِطْرَقَةٌ بمعنی ہتوڑا اور طریق بمعنی راستہ بھی ہے کیونکہ چلنے والے اس کو روندتے رہتے ہیں پھر عرف میں راستہ چلنے والے کو اور بعد میں شب میں آنے والے کو طارق کہنے لگے۔ اسی بناء پر یہاں جمہور کے نزدیک رات میں ظاہر ہونیوالا ستارہ مراد ہے جیساکہ آگے صراحت ہے۔ اَلنَّجْمُ ستارہ جمع نجوم۔ مادہ نَجْمٌ سے فعل نَجَمَ يَنْجُمُ باب نصر سے آتا ہے۔ اَلثَّاقِبُ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل

إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ۝ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝

وہ اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے جس روز سب کی قلعی کھل جائے گی

فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ۝

پھر اس انسان کو نہ تو خود قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا۔

ثَقَبَ يَثْقُبُ باب نَصَرَ سے اس کے اصل معنی پھاڑنے والے یا سوراخ کرنے والے کے ہیں پھر اس کا استعمال روشن کے معنی میں ہونے لگا۔ النجم الثاقب کے معنی روشن ستارہ۔ اِنْ یہاں حرف نفی ہے۔ لَمَّا یہاں اِلَّا کے معنی میں ہے۔ دَافِقٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل دَفَقَ يَدْفُقُ باب نَصَرَ ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اُچھلنے والا۔ يَخْرُجُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ سے۔ نکلتا ہے۔ اَلصُّلْبُ پشت۔ جمع اَصلاب صُلْبٌ مادہ ہے اور اس سے فعل صَلَبَ يَصْلُبُ باب نَصَرَ اور ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَلتَّرَائِبُ جمع تریبۃ کی سینہ کی ہڈیاں۔ اس مادہ تَرْبٌ سے فعل تَرِبَ يَتْرَبُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ قسم آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونیوالی ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونیوالی چیز کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے (کوئی ستارہ ہو کقولہ تعالیٰ والنجم۔ آگے جواب قسم ہے) ان کل نفس الخ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس پر کوئی (اعمال کا) یاد رکھنے والا (فرشتہ) مقرر نہ ہو (کقولہ تعالیٰ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (سورہ انفطار) مطلب یہ کہ ان اعمال کا محاسبہ ہونیوالا ہے اور اس قسم کو مقصود سے یہ مناسبت ہے کہ جیسے آسمان پر ستارے ہر وقت محفوظ ہیں مگر ظہور انکا خاص شب میں ہوتا ہے اسی طرح اعمال سب نامۂ اعمال میں اس وقت بھی محفوظ ہیں مگر ظہور انکا خاص قیامت میں ہوگا۔ جب بات یہ ہے) تو انسان کو (قیامت کی فکر کرنی چاہئے اور اس کو قیامت آنے میں شبہ ہو تو اس کو) دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک اُچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے (مراد اس پانی سے نطفہ ہے جو مرد و عورت دونوں سے نکل کر مل جاتا ہے اور اس سے آدمی بنتا ہے۔ حاصل یہ کہ نطفہ سے انسان بنا دینا زیادہ عجیب ہے بہ نسبت دوبارہ بنانے کے۔ پس یہ امر عجیب اسکی قدرت سے ظاہر ہو رہا ہے اور تم بھی اسکو مانتے ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ)

اللغات :۔ رَجْعٌ لوٹنا۔ رَجَعَ يَرْجِعُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ لَ تاکید کیلئے ہے۔ قَادِرٌ صیغہ واحد

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝

قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو پھٹ جاتی ہے

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ إِنَّهُمْ

کہ یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے اور وہ کوئی لغو چیز نہیں ہے یہ لوگ طرح

يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ وَأَكِيدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ

طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں سو آپ

الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝

ان کافروں کو یونہی رہنے دیجئے ان کو تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجئے۔

مذکر اسم فاعل۔ قدرت والا۔ قَدَرَ يَقْدِرُ باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ تُبْلَىٰ صیغہ واحد مونث غائب فعل مضارع مجہول بَلَا يَبْلُوْ باب نَصَرَ سے۔ بلاءٌ کے معنی آزمانے کے ہیں مگر یہاں لازم معنی یعنی ممتاز ہو جانے اور کھل جانے کے ہیں (حاشیہ بیان القرآن ج ۱۲) سَرَائِرُ جمع سَرِيْرَةٌ کی۔ بھید۔ اس کا مادہ سِرٌّ ہے اور اس مادہ سے فعل سَرَّ يَسُرُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے تُبْلَى السَّرَائِرُ کے معنی چھپی باتیں ظاہر ہو جائینگی۔ بیان القرآن میں ترجمہ فرمایا، سب کی قلعی کھل جائے گی۔ یہ گویا محاورہ کا ترجمہ ہوا۔ نَاصِرٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ مددگار

ترجمہ ومطلب :۔ وہ اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے (اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اس روز ہوگا) جس روز سب کی قلعی کھل جائے گی (یعنی سب مخفی باتیں خواہ عقائد باطلہ ہوں یا نیات فاسدہ، ظاہر ہو جائیں گی اور دنیا میں جس طرح موقع پر جرم سے مُکر جاتے ہیں اور اس کو چھپا لیتے ہیں، یہ بات وہاں ممکن نہ ہوگی) پھر اس انسان کو نہ تو خود (مدافعت کی) قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا۔ (کہ مدافعت عذاب کی کرے اور اگر کہا جائے کہ امکان قیامت کا گو عقلی ہے مگر وقوع نقلی ہے۔ یعنی عقل اسے مانتی ہے کہ قیامت آسکتی ہے مگر آجائے گی یہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے اور ابھی قرآن ہی تسلیم نہیں ہے تو قیامت کا واقع ہونا کیسے تسلیم ہوگا تو اس کے متعلق سنو کہ)

اللغات :۔ ذات۔ والی۔ اَلرَّجْعُ بارش۔ دراصل یہ رَجَعَ يَرْجِعُ باب ضرب کا مصدر ہے جس کے معنی پلٹنے لوٹنے کے ہیں مگر یہاں اسم کے طور پر بارش کے معنی میں ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بارش ایک بار برس کر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ بار بار پلٹ پلٹ کر اپنے موسم میں اور کبھی غیر موسم میں بھی آتی ہے۔ نیز ایک وجہ یہ بھی بارش کو الرجع کہنے کی ہو سکتی ہے کہ زمین کے سمندروں سے پانی بھاپ بن کر اٹھتا ہے اور پھر پلٹ کر زمین ہی پر برستا ہے۔ اَلصَّدْعُ مصدر ہے صَدَعَ یَصْدَعُ باب فَتَحَ کا جس کے معنی پھٹنے کے ہیں۔ یہاں مراد زمین سے کھیتی کا پھوٹ نکلنا ہے۔ فَصْلٌ حق بات، سچا فیصلہ کرنے والا قول، حق و باطل کی تمیز۔ فصل مصدر بھی ہے اور اس سے فعل فَصَلَ یَفْصِلُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَلْهَزْلُ لغو، باطل۔ یہ مصدر بھی ہے اس سے فعل هَزَلَ یَهْزِلُ باب ضَرَبَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ یَكِيْدُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع مصدر کَیْدٌ۔ کَادَ یَکِیْدُ باب ضَرَبَ سے۔ وہ خفیہ تدبیریں کرتے ہیں۔ اَکِیْدُ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع۔ میں خفیہ تدبیریں کرتا ہوں۔ مَهِّلْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر معروف۔ مہلت دے۔ باب تفعیل سے۔ اس کا مجرد مَهَلَ یَمْهَلُ باب فَتَحَ و سَمِعَ سے المنجد ص۸۳۹ اور لغات القرآن ص۱۹۱ ج۱ میں باب نَصَرَ سے لکھا ہے۔ اَمْهِلْ واحد مذکر حاضر، فعل امر باب افعال سے۔ مہلت دے۔ رُوَيْدًا یہ اسم فعل ہے۔ تھوڑی سی۔ امام سیوطی نے تفسیر اتقان میں لکھا ہے کہ رویدا اسم ہے ہمیشہ مصغر استعمال ہوتا ہے۔ یہ رَوْدٌ کی تصغیر ہے۔ اس مادہ سے فعل رَادَ یَرُوْدُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ قسم ہے آسمان کی جس سے (پیاپے) بارش ہوتی ہے اور زمین کی (جو بیج نکلنے کے وقت) پھوٹ جاتی ہے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (حق و باطل میں) ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے اور وہ کوئی لغو چیز نہیں ہے۔ (بلکہ اپنے معجزہ ہونے کی وجہ سے اس کا بھی فیصلہ کر دینے والا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے اور جب یہ من جانب اللہ ہے اور اس میں دوبارہ پیدا ہو کر اس کے سامنے حاضری بھی ثابت ہے تو اب اس کا شبہ نہ رہا کہ وہ دوبارہ کیسے پیدا ہوں گے مگر باوجود اثبات حق کے ان لوگوں کا حال یہ ہے) کہ یہ لوگ (نفی حق کیلئے طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی (انکی عقوبت اور ناکامی کیلئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں۔ (اور ظاہر ہے کہ میری تدبیر غالب آئے گی اور جب میرا تدبیر کرنا سن لیا تو آپ ان کافروں کی مخالفت سے گھبرائیے نہیں اور ان کے جلدی معذب ہونے کی خواہش نہ کیجئے ان کو یونہی رہنے دیجئے) اور زیادہ دن نہیں بلکہ تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجئے (پھر میں ان پر عقوبت نازل کرونگا خواہ قبل الموت یا بعد الموت)

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اس میں ۱۹ آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ۙ(۱) الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ(۲)

آپ اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح کیجئے جس نے بنایا پھر ٹھیک بنایا

وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ(۳) وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ(۴)

اور جس نے تجویز کیا اور راہ بتائی اور جس نے چارہ نکالا

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ(۵) سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ(۶)

پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا ہم قرآن آپکو پڑھا دیا کرینگے پھر آپ نہیں بھولیں گے

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰى ؕ(۷)

مگر جس وقت اللہ کو منظور ہو وہ ہر ظاہر اور مخفی کو جانتا ہے

فائدہ :۔ اخیر کی قسم کو اخیر کے مضمون سے یہ مناسبت ہے کہ قرآن آسمان سے آتا ہے اور جس میں قابلیت ہوتی ہے اس کو مالا مال کر دیتا ہے جیسے بارش آسمان سے آتی ہے اور عمدہ زمین کو فیضیاب کرتی ہے

اللغات :۔ سَبِّحْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ تسبیح کیجئے، پاکی بیان کیجئے۔ باب تفعیل سے۔ اس کا مجرد سَبَحَ یَسْبَحُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ اِسْمٌ نام۔ جمع اَسْمَاءٌ۔ اسکا مادہ سُمُوٌّ ہے اور اس مادہ سے فعل سَمَا یَسْمُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْاَعْلٰى صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل بہت بلند، بڑی شان والا۔ عَلَا یَعْلُوْ باب نَصَرَ سے۔ اَلَّذِیْ واحد مذکر اسم موصول خَلَقَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے۔ سَوّٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی تَسْوِیَۃٌ باب تفعیل سے۔ ٹھیک بنایا۔ اس کا مجرد سَوِیَ یَسْوٰى باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ قَدَّرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی تقدیر باب تفعیل سے۔ تجویز کیا۔ اس کا مجرد قَدَرَ یَقْدِرُ باب نَصَرَ و ضَرَبَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ هَدٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے۔ راستہ بتایا۔ اَخْرَجَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اِخراج باب افعال سے۔ نکالا۔ اسکا مجرد خَرَجَ یَخْرُجُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْمَرْعٰى اسم ظرف واحد مذکر کیلئے۔ رَعٰى یَرْعٰى باب فَتَحَ سے چراگاہ۔ چارہ

جَعَلَ (دیکھو سورہ نبا) غُثَاءً جھاگ، کوڑا اسیلاب کا۔ اس کا مادہ غُثُوٌّ ہے اور فعل غَثَا یَغْثُو باب نَصَرَ سے اور غَثَا یَغْثِیْ غَثْیًا نًا باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَحْوٰی صفت مشبہ۔ سیاہ مائل بہ سبزی۔ سرخ مائل بسیاہی۔ حُوَّۃٌ سے ماخوذ ہے اس کا مونث حُوّار اور حُوٌّ آتا ہے۔ اس سے فعل حَوِیَ یَحْوٰی باب سمع سے آتا ہے۔ نُقْرِءُ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع اِقرار باب اِفعال سے۔ ہم پڑھائیں گے۔ اس کا مجرد قَرَءَ یَقْرَءُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ کَ ضمیر منصوب متصل واحد مذکر حاضر کیلئے۔ لَا تَنْسٰی صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع منفی نِسیان سے۔ نَسِیَ یَنْسٰی باب سمع سے۔ آپ نہ بھولیں گے۔ اِلَّا حرف استثناء۔ شَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب سمع سے۔ چاہا۔ یَعْلَمُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سمع سے۔ جانتا ہے۔ اَلْجَھْرُ ظاہر، علانیہ۔ فعل جَھَرَ یَجْھَرُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ یَخْفٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سمع سے۔ پوشیدہ، چھپا رہتا ہے

ترجمہ ومطلب: (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (اور جو مومن آپ کے ساتھ ہیں) اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح (وتقدیس) کیجئے جس نے (ہر شئی کو) بنایا پھر (اسکو) ٹھیک بنایا (یعنی ہر شئی کو مناسب طور پر بنایا) اور جسنے (جانداروں کیلئے انکے مناسب چیزوں کو) تجویز کیا پھر (ان جانداروں کو ان چیزوں کی طرف) راہ تبلائی (یعنی ان کی طبیعتوں کو ان چیزوں کا طالب بنا دیا) اور جس نے (سبز و خوشنما) چارہ (زمین سے) نکالا پھر اس کو سیاہ، کوڑا کردیا (مطلب یہ کہ کائنات کا بنانیوالا اور تمھاری ضروریات کا مہیا کرنے والا صرف اللہ ہے تو تم کو اسی کی عبادت اور فرمانبرداری کرنا چاہئے۔ اور اسی طاعت کا طریقہ بتانے کو ہم نے قرآن نازل کیا اور آپ کو اس کی تبلیغ پر مامور کیا سو اس قرآن کی نسبت ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) ہم (جتنا) قرآن (نازل کرتے جائیں گے) آپ کو پڑھا دیا کریں گے (یعنی یاد کرا دیا کریں گے) پھر آپ (اس میں کوئی جزو) نہیں بھولیں گے مگر جس قدر (بھلانا) اللہ کو منظور ہے (کہ نسخ کا ایک طریقہ یہی ہے) سو وہ البتہ آپ کے اور سب کے اذہان سے فراموش کردیا جائیگا اور یہ یاد رکھنا اور فراموش کردینا یہ سب قرین حکمت ہوگا کیونکہ) وہ ظاہر و مخفی کو جانتا ہے) پس اس سے کسی چیز کی مصلحت مخفی نہیں اس لئے جب محفوظ رکھنا مصلحت ہوتا ہے، محفوظ رکھتے ہیں اور جب بھلا دینا مصلحت ہوتا ہے، بھلا دیتے ہیں۔

وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی ۝ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ۝

اور ہم اس آسان شریعت کیلئے آپکو سہولت دیدینگے تو آپ نصیحت کیا کیجئے اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو

سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ۝ وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی ۝

وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو ڈرتا ہے اور جو سخت بدنصیب ہو وہ اس سے گریز کرتا ہے

الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰی ۝ ثُمَّ لَا

جو بڑی آگ میں داخل ہوگا پھر اس میں

یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی ۝

نہ مر ہی جائے گا نہ جئے گا

اللغات: نُیَسِّرُ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع مصدر تَیْسِیْر باب تفعیل سے۔ ہم آسان کردیتے ہیں، ہم سہولت دیں گے۔ اس کا مجرد یَسَرَ یَیْسِرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ یُسْرٰی بروزن فُعْلٰی اسم تفضیل اَیْسَرُ کا مونث۔ بہت آسان۔ مراد آسان شریعت۔ یُسْر مصدر باب ضَرَبَ سے۔ ذَكِّرْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ تذکیر باب تفعیل سے نصیحت کیجئے اسکا مجرد ذَكَرَ یَذْكُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ نَفَعَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی باب فَتَحَ سے نفع دے۔ اَلذِّكْرٰی نصیحت کرنا۔ یہ ذَكَرَ یَذْكُرُ (باب نَصَرَ) کا مصدر ہے۔ سَیَذَّكَّرُ سین علامت استقبال ہے۔ یَذَّكَّرُ اصل میں یتذکر تھا تا حذف کردی گئی۔ یذکر صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع۔ تذکر باب تفعّل سے۔ نصیحت مانے گا۔ اس کا مجرد ذَكَرَ یَذْكُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ مَنْ اسم شرط۔ جو کوئی۔ یَخْشٰی صیغہ مذکر غائب فعل مضارع باب سَمِعَ سے۔ ڈرتا ہے۔ یَتَجَنَّبُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع تَجَنُّبٌ باب تفعّل سے۔ دور رہتا ہے، گریز کریگا اس کا مجرد جَنَبَ یَجْنُبُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْاَشْقٰی صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل شَقِیَ یَشْقٰی باب سمع سے۔ بہت بدبخت، بہت بدنصیب۔ یَصْلٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سَمِعَ سے۔ داخل ہوگا۔ اَلنَّارُ آگ۔ جمع نیران۔ كُبْرٰی واحد مونث اسم تفضیل بہت بڑی۔ اکبر کا مونث کَبُرَ یَكْبُرُ باب کرُم سے۔ لَا یَمُوْتُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی باب نَصَرَ سے۔ نہیں مریگا۔ لَا یَحْیٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی حَیِیَ یَحْیٰی سمع سے

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝

بامراد ہوا جو شخص پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

بلکہ تم اپنی دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر اور

وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝

پائدار ہے یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝

یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

ترجمہ ومطلب:۔ اور (جیسا ہم آپ کو قرآن کا یاد ہونا آسان کردیں گے اسی طرح) ہم اس آسان شریعت (کے ہر حکم پر چلنے) کیلئے آپ کو سہولت دیدیں گے (یعنی سمجھنا بھی آسان ہوگا اور عمل بھی آسان ہوگا اور تبلیغ بھی آسان ہو جائے گی اور مزاحمتوں کو رفع کردینگے اور جب وحی کے متعلق ہر بات کے آسان کردینے کا ہم وعدہ کرتے ہیں) تو آپ (جس طرح خود تسبیح وتقدیس کرتے ہیں اسی طرح دوسروں کو بھی) نصیحت کیا کیجئے اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو (مگر جیسا کہ ظاہر اور معلوم ہے کہ وہ فی نفسہ مفید ہوتی ہے کما قال تعالیٰ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ کہ نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی ہے پس حاصل یہ ہوا کہ چونکہ نصیحت نفع کی چیز ہے اس لئے آپ نصیحت کیا کیجئے مگر باوجود نافع ہونے کے یہ نہ سمجھئے کہ سب کو مفید ہوتی ہے اور سب ہی مان لیں گے بلکہ) وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو (خدا سے) ڈرتا ہے اور جو سخت بدنصیب ہو وہ اس سے گریز کرتا ہے جو (آخرکار) بڑی آگ میں (یعنی آتش دوزخ میں کہ دنیا کی آگ سے بڑی ہے) داخل ہوگا پھر (اس سے بڑھ کر یہ کہ) نہ اس میں مرہی جائے گا اور نہ (آرام کی زندگی) جیئے گا۔ (خلاصہ اول سورت سے یہاں تک کا یہ ہوا کہ آپ اپنی بھی تکمیل کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی تبلیغ کیجئے کہ ہم آپ کے معاون و مددگار ہیں اور فی نفسہ وہ ضروری چیز بھی ہے۔ آگے سیذکر کی تفصیل ہے کہ)

اللغات:۔ اَفْلَحَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب افعال سے اس کا مصدر فَلَاحٌ آتا ہے۔

بامراد ہوا۔ لفظ فلاح بہت جامع لفظ ہے تمام بھلائیاں خواہ دنیا کی ہوں یا آخرت کی سب پر لفظ فلاح کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کا مجرد فَلَحَ يَفْلَحُ باب فتح سے آتا ہے۔ تَزَكّٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب تفعّل سے اس کا مصدر تَزَكِّي آتا ہے۔ پاک ہوا۔ اس کا مجرد زَكَا يَزْكُوْ باب نصر سے آتا ہے صَلّٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ تصلیہ مصدر باب تفعیل سے۔ نماز پڑھی اس کا مجرد صلی یصلی باب سمع سے آتا ہے۔ بَلْ حرف اضراب۔ بلکہ۔ تُؤْثِرُوْنَ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع مصدر ایثار باب افعال سے۔ ترجیح دیتے ہو۔ اس کا مجرد اَثَرَ يَاْثُرُ باب سمع سے آتا ہے حَيٰوةٌ یہ حیی یحیٰی (باب سمع) کا مصدر ہے۔ حیی میں یا کو یا میں ادغام کر دینے سے حیّ پڑھا جائے گا قرآن میں ہے ویحییٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ (پارہ ۱۰ رکوع ۱) اَلدُّنْيَا صیغہ واحد مؤنث اسم تفضیل مونث اَدْنٰی کا۔ بہت قریب، بہت ذلیل وحقیر۔ مراد یہ عالم جس میں ہم سب بستے ہیں۔ آخرت کے مقابلہ میں اس عالم کو دنیا کہتے ہیں کیونکہ حقیر بھی ہے اور ہمارے قریب بھی ہے۔ اس کا مصدر دُنُوٌّ ہے اس کا فعل دَنٰی يَدْنُوْ باب نصر سے آتا ہے۔ دنیا کی جمع دُنٰی آتی ہے۔ اَلْاٰخِرَةُ عالم آخرت اس دنیا کے فنا ہونے کے بعد کا آنیوالا گھر جسے دارالبقا بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا مادہ ا۔ خ۔ ر ہے اور اس مادہ سے فعل مجرد نظر سے نہیں گزرا۔ باب تفعّل سے تاخر اور باب تفعیل سے تاخیر مستعمل ہے خَيْرٌ بہتر۔ جمع اَخیار و خُيُوْر۔ خیر اسم تفضیل بھی ہے مخفف ہے اَخْيَرُ کا۔ اس مادہ سے فعل خَارَ يَخِيْرُ باب ضرب سے آتا ہے۔ اَبْقٰى صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔ زیادہ باقی رہنے والا۔ بَقِيَ يَبْقٰى باب سمع سے آتا ہے۔ اِنَّ حرف مشبہ بفعل۔ هٰذَا اسم اشارہ قریب کیلئے ہے۔ اَلصُّحُفُ جمع الصحیفۃ کی۔ نوشتے، کتابیں۔ اس مادہ سے فعل مجرد نظر سے نہیں گزرا۔ صحّف باب تفعیل سے، اَصحف باب افعال سے تصحّف باب تفعّل سے مستعمل ہے۔ اَلْاُوْلٰى الاول کا مؤنث اصل میں یہ صفت ہے۔ ترجمہ ہوگا، پہلی، اگلی۔ اس کا مادہ اَوْلٌ ہے جس کے معنی اصل کی طرف رجوع کرنے کے ہیں۔ اس سے فعل آلَ يَؤُوْلُ باب نصر سے آئے گا۔ اِبْرٰهِيْمُ علیہ السلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد، ہزاروں انبیاء علیہم السلام کے دادا۔ خانہ کعبہ کے بانی، تمام یہود ونصاریٰ اور مشرکین عرب کے مشترک بزرگ اور مسلم پیشوا، اللہ کی راہ میں بڑی بڑی قربانیاں دینے والے۔ قرآن میں اللہ نے انھیں حنیف فرمایا یعنی ہر باطل سے کٹ کر صرف اللہ کے

ہو رہنے والے، ہمارا اور سب مسلمانوں کا مسلم نام رکھنے والے آپ ہی ہیں۔ خواب میں دیکھا کہ اکلوتے بیٹے سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر دینے کا حکم مل رہا ہے تو اسے حقیقت بنا دیا اور بیٹے ہی سے مشورہ لیا تو بیٹے نے جواب دیا اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ تو یہ بھی تیار ہو گئے اور ذبح کرنے کے لئے لٹا دیا مگر اللہ تعالیٰ نے اب انھیں روک دیا اور فرمایا۔ اے ابراہیم! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا اور امتحان میں پورے اترے بس اب مینڈھے کو ذبح کرو اور اسمٰعیل کو ذبح مت کرو۔ انھیں کی یہ سنت تمام ذی استطاعت مسلمان بقرعید میں جانور ذبح کر کے پوری کرتے ہیں۔ ان پر مزید اللہ کا انعام یہ ہوا کہ ان کے بعد صرف ان کی ذریت ہی میں نبوت منحصر ہو گئی۔ قرآن میں ہے وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّۃَ وَالْکِتَابَ اور ہم نے ابراہیم ہی کی ذریت میں نبوت اور کتاب منحصر کر دی۔ موسیٰ ان کا ذکر پیچھے آچکا ہے۔ روح المعانی میں عبد بن حمید کی روایت سے حدیث مرفوع مذکور ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے تھے اسی طرح قبل نزول توراۃ موسیٰ علیہ السلام پر بھی دس صحیفے نازل ہوئے تھے۔

ترجمہ و مطلب:۔ بامراد ہوا وہ شخص جو (قرآن سن کر خبائث عقائد و اخلاق سے) پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا (مگر اے منکرو، تم قرآن سن کر نہیں مانتے اور آخرت کا سامان نہیں کرتے) بلکہ تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائدار ہے (یعنی کمًّا و کیفًا افضل ہے اور یہ مضمون صرف قرآن ہی کا دعویٰ نہیں بلکہ) یہ مضمون اگلے صحیفوں میں لکھا ہے۔ یعنی ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں بھی ہے پس زیادہ ترمؤکد ہوا۔

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اس میں ۲۶ آیتیں ہیں

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ ○ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ

کیا آپ کو اس محیط عام واقعہ کی کچھ خبر پہنچی ہے — بہت سے چہرے اس روز

خَاشِعَۃٌ ○ عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ ○ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً ○

ذلیل — مصیبت جھیلتے خستہ ہوں گے — آتش سوزاں میں داخل ہوں گے

تُسْقٰی مِنْ عَیْنٍ اٰنِیَۃٍ ○

کھولتے ہوئے چشمہ سے پانی پلائے جائیں گے

اللغات:۔ هَلْ استفہام کیلئے ہے۔ کیا۔ اَتٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے آتی۔ كَ ضمیر مفعول کی جو منصوب متصل کہلاتی ہے۔ حَدِیْثٌ بات، خبر۔ جمع احادیث۔ اس کا مادہ حَدَثٌ ہے اور اس مادہ سے فعل حدُث یحدُث باب کرُمَ سے آتا ہے۔ اَلْغَاشِیَۃُ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل۔ غَشِیَ یغشیٰ باب سمِعَ سے۔ ڈھانک لینے والی۔ مراد قیامت۔ وُجُوْہٌ جمع وَجْہٌ کی۔ چہرے اس مادہ سے مصدر وَجَاہَۃ آتا ہے اور فعل وجُہَ یوجُہ باب کرُمَ سے آتا ہے۔ خَاشِعَۃٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل خَشَعَ یَخْشَعُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ جھکنے والی، ذلیل۔ عَامِلَۃٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل۔ عمِل یعمَل باب سمِعَ سے۔ مصیبت جھیلنے والی۔ نَاصِبَۃٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل نصِب ینصَب باب سمِعَ سے۔ عاجز، خستہ۔ تَصْلٰی صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع صلِی یصلیٰ باب سمِعَ سے۔ وہ داخل ہو گی۔ نَارٌ آگ۔ جمع نیران۔ حَامِیَۃٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل۔ دہکنے والی۔ حمِیَ یحمیٰ باب سمِعَ سے۔ تُسْقٰی صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع مجہول پلائی جائے گی۔ سقی یسقی باب ضَرَبَ سے۔ عَیْنٌ چشمہ۔ جمع عُیُوْنٌ۔ مادہ عین سے فعل عان یعین باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اٰنِیَۃٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل اَنٰی یَاْنِیْ باب ضَرَبَ سے۔ کھولنے والی۔

ترجمہ و مطلب:۔ کیا آپ کو اس چھا جانے والے واقعہ کی کچھ خبر پہنچی ہے (مراد اس سے قیامت ہے کہ تمام عالم کو اس کا اثر گھیر لینے والا ہو گا۔ مقصود اس استفہام سے شوق دلانا ہے۔ آگے بصورت جواب اس خبر کی تفصیل ہے یعنی) بہت سے چہرے اس روز ذلیل (اور) مصیبت جھیلتے

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَا يُسْمِنُ وَلَا

ان کو بجز ایک خاردار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جونہ موٹا کرے گا اور نہ

يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝

بھوک کو دفع کرے گا۔

(اور مصیبت جھیلنے سے) خستہ (اور درماندہ) ہوں گے اور دہکتی آگ میں داخل ہوں گے (اور) کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جائیں گے (اور)

اللغات: لَيْسَ واحد مذکر غائب فعل ناقص جو اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ نہیں طَعَامٌ کھانا۔ جمع اَطْعِمَۃ۔ اس کا مادہ طَعْمٌ ہے اور اس مادہ سے فعل طَعِمَ يَطْعَمُ باب سمع سے آتا ہے۔ اِلَّا حرف استثناء۔ لیکن۔ ضَرِيْعٌ ایک جھاڑ دار کانٹے دار گھاس جو زمین پر چپٹی رہتی ہے۔ جب تر ہوتی ہے تو قریش اس کو شبرق کہتے ہیں اور جب ہی خشک ہو جاتی ہے تو اسے ضریع کہتے ہیں۔ اس کا مادہ ضَرْعٌ ہے اور اس سے فعل ضَرِعَ يَضْرَعُ باب سمع اور نصر سے آتا ہے۔ لَا يُسْمِنُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی معروف۔ اِسمان باب اِفعال سے۔ نہیں موٹا کریگا۔ اس کا مجرد سَمِنَ يَسْمَنُ باب سمع اور نصر سے آتا ہے۔ لَا يُغْنِيْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف منفی اِغناء باب اِفعال سے۔ نہیں فائدہ دیگا، نہیں رفع کرے گا۔ اس کا مجرد غنی یغنی باب سمع سے آتا ہے۔ جُوْعٌ بھوک۔ اس مادہ سے فعل جَاعَ يَجُوْعُ باب نصر سے آتا ہے۔

ترجمہ و مطلب: ان کو بجز ایک خار دار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ (تو کھانے والوں کو) فربہ کریگا اور نہ (ان کی) بھوک کو دفع کریگا۔ (یعنی نہ اس میں غذائیت ہے اور نہ بھوک روکنے کی صلاحیت اور مصیبت جھیلنے سے مراد حشر میں پریشان پھرنا اور دوزخ میں طوق اور بیڑیوں کا لادنا۔ دوزخ میں پہاڑوں پر چلنا اور اس کے اثر سے خستگی ظاہر ہے۔ اور کھولتا ہوا چشمہ وہی ہے جس کو دوسری آیت میں حَمِیم فرمایا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہاں اسکا بھی چشمہ ہوگا۔ مطلب یہ کہ لذیذ اور مزیدار غذا کوئی نہ ملیگی۔ ضریع کے علاوہ زَقُّوْم اور غِسْلِیْن کی غذا جو ملیگی وہ بھی لذیذ نہ ہوگی۔ بلکہ بہت ہی بدمزہ ہوگی۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ

بہت سے چہرے اس روز بارونق خوش خوش ہوں گے

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ فِيْهَا عَيْنٌ

بہشت بریں میں ہوں گے جس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے اس میں بہتے ہوئے

جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ

چشمے ہوں گے اس میں اونچے اونچے تخت ہیں اور رکھے ہوئے

مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝

آبخورے ہیں اور برابر لگے ہوئے گدے ہیں اور جا بجا قالین بچھے پڑے ہیں

اللغات: وُجُوْهٌ (چہرے دیکھیں) نَاعِمَةٌ واحد مؤنث اسم فاعل نَعِمَ يَنْعَمُ باب سمع سے بارونق، چکنے اور نرم، تر و تازہ۔ سَعْيٌ کوشش۔ اس مادہ سے فعل سعی یسعی باب فتح سے آتا ہے۔ رَاضِيَةٌ واحد مؤنث اسم فاعل رضی یرضٰی باب سمع سے آتا ہے۔ راضی، خوش۔ جَنَّةٌ بہشت، باغ۔ عَالِيَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل۔ علا یعلو باب نصر سے۔ علی یعلی باب سمع سے آتا ہے برتر۔ جنۃ عالیہ۔ بہشت بریں۔ لَا تَسْمَعُ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع منفی باب سمع سے۔ نہ سنے گی۔ لَاغِيَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل لغا یلغو باب نصر سے۔ لغو و بیہودہ بات۔ عَيْنٌ چشمہ۔ یہاں مراد جنس ہے یعنی بہت سے چشمے۔ جَارِيَةٌ واحد مؤنث اسم فاعل۔ بہنے والا۔ جری یجری باب ضرب سے۔ سُرُرٌ جمع سریر کی۔ تخت مصدر سُرور آتا ہے اور اس سے فعل سَرَّ يَسُرُّ باب نصر سے آتا ہے۔ مَرْفُوْعَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول۔ رَفَعَ يَرْفَعُ باب فتح سے آتا ہے بلند کئے ہوئے۔ اَكْوَابٌ جمع كُوْبٌ کی۔ کوزے، آبخورے۔ شاید اسی کوب کو انگریزی میں کپ کہنے لگے ہوں۔ مادہ كَوْبٌ سے فعل كَابَ يَكُوْبُ باب نصر سے آتا ہے۔ مَوْضُوْعَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول۔ وَضَعَ يَضَعُ باب فتح سے۔ رکھے ہوئے، چنے ہوئے۔ نَمَارِقُ جمع نمرقہ کی گدے۔ مَصْفُوْفَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول۔ صفّ یصُفّ باب نصر سے برابر برابر۔ زَرَابِيُّ جمع زِرْبِيٌّ کی۔ عمدہ فرش، قالین، غالیچے۔ مَبْثُوْثَةٌ واحد مؤنث اسم مفعول بَثَّ يَبُثُّ باب نصر و ضرب سے۔ بچھے ہوئے۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَإِلَى

تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کو

السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ

کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو کہ کس طرح

نُصِبَتْ ۝ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝

کھڑے کیے گئے ہیں اور زمین کو کس طرح بچھائی گئی ہے

ترجمہ ومطلب:۔ (پہلے اہل دوزخ کا حال بیان ہوا اب اہل جنت کا حال بیان ہو رہا ہے یعنی) بہت سے چہرے اس روز با رونق (اور) اپنے (نیک) کاموں کی بدولت خوش ہونگے (اور) بہشت بریں میں ہوں گے۔ جس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے (اور) اس بہشت میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے (اور) اس (بہشت) میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے ہیں (یعنی یہ سامان ان کے سامنے ہی موجود ہوگا تاکہ جب پینے کو جی چاہے دیر نہ لگے) اور برابر لگے ہوئے گدے (تکیے) ہیں اور سب طرف قالین (ہی قالین) پھیلے پڑے ہیں (کہ جہاں چاہیں آرام کریں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بھی نہ پڑے یہ تفصیل ہوگئی جزا کی اور ان مضامین کو سن کر جو بعضے لوگ قیامت کا انکار کرتے ہیں جس میں یہ سب واقعات ہوں گے تو ان کی غلطی ہے کیونکہ)

اللغات:۔ لَا يَنظُرُونَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منفی باب نصر و سمع سے۔ نہیں دیکھتے ہیں۔ اِبِلٌ اونٹ۔ جمع آبال۔ مادہ ابل سے فعل اَبَلَ یَأبُلُ باب سمع و نصر سے آتا ہے۔ خُلِقَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول باب نَصَرَ سے۔ پیدا کیے گئے۔ (پیدا کی گئی)۔ السَّمَاءُ آسمان۔ جمع سَماوات۔ اس کا مادہ سُمُوٌّ ہے اور اس مادہ سے فعل سَمَا یَسْمُوا باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ رُفِعَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول۔ باب فتح سے بلند کئے گئے۔ اَلْجِبَالُ جمع جبل کی۔ پہاڑ۔ اس کا مادہ جبل ہے اور اس مادہ سے فعل جَبَلَ یَجْبُلُ باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ نُصِبَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول باب نَصَرَ و ضَرَبَ سے۔ قائم کی گئی۔ اَلْاَرْضُ زمین۔ سُطِحَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَّسْتَ عَلَيْهِم

تو آپ نصیحت کر دیا کیجئے آپ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں آپ ان پر

بِمُصَيْطِرٍ ۝ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ

مسلط نہیں ہاں مگر جو روگردانی کریگا اور کفر کریگا تو خدا اس کو

الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝

بڑی سزا دے گا ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۝

پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے۔

فعل ماضی مجہول۔ سَطَحَ یَسْطَحُ باب فتح سے۔ بچھائی گئی۔

ترجمہ ومطلب:۔ کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح (عجیب طور پر) پیدا کیا گیا ہے (کہ ہیئت اور خاصیت دونوں اور جانوروں کی نسبت اس میں عجیب ہیں) اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ کس طرح بچھائی گئی ہے (یعنی ان چیزوں کو دیکھ کر قدرت الٰہیہ پر استدلال نہیں کرتے تاکہ اس کا بعث (دوبارہ جلانے) پر قادر ہونا سمجھ لیتے۔ اور تخصیص چار چیزوں کی اس لئے ہے کہ عرب کے لوگ اکثر جنگلوں میں چلتے پھرتے رہتے تھے اس وقت ان کے سامنے اونٹ ہوتے تھے اور اوپر آسمان، نیچے زمین اور اطراف میں پہاڑ۔ اس لئے ان علامات میں غور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا گیا اور جب یہ لوگ باوجود قیام دلائل کے غور نہیں کرتے)

اللغات:۔ ذَكِّرْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ تذکیر باب تفعیل سے۔ نصیحت کر۔ اس کا مجرد ذَكَرَ یَذْكُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ مُذَكِّرٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ تذکیر سے۔ نصیحت کرنیوالا لَسْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی فعل ناقص۔ مُصَيْطِرٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل مصدر مُسَيْطَرَةٌ بروزن فَيْعَلَةٌ ثلاثی مزید ملحق برباعی مجرد۔ نگراں، مسلط۔ اس کا مجرد سَطَرَ یَسْطُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ دراصل یہ لفظ سین سے ہے مُسَيْطِر مگر جس طرح صراط میں سین کو صاد سے بدل دیا گیا

سُوْرَةُ الفَجْرِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اس میں ۳۰ آیتیں ہیں

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ وَالَّيْلِ
قسم ہے فجر کی ۔ اور دس راتوں کی ۔ اور جفت اور طاق کی ۔ اور رات کی

اِذَا يَسْرِ ۚ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۭ
جب وہ چلنے لگے ۔ کیوں اس میں عقلمند کے واسطے کافی قسم بھی ہے

اسی طرح یہاں بھی سین کو صاد سے بدل دیا گیا۔ تَوَلّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ منہ موڑا، روگردانی کی۔ التولّی باب تفعّل سے۔ اس کا مجرد وَلِیَ یَلِی باب حسِب سے آتا ہے۔ اور کبھی ولی یلی باب ضرَب سے بھی آتا ہے۔ کَفَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نصَر سے۔ کفر کیا۔ یُعَذِّبُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع۔ تعذیب باب تفعیل سے۔ سزا دیگا۔ اس کا مجرد عَذُبَ یَعْذُبُ ابواب سمع، ضرَب اور کرُم سے آتا ہے۔ اَکْبَرُ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔ بہت بڑا۔ کبُرَ یکبُرُ باب کرُم سے۔ اِیَابٌ مصدر ہے آبَ یَؤُوْبُ باب نصَر سے۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ حِسَابٌ شمار، گنتی، حساب کرنا۔ حَسَبَ یَحْسُبُ باب نصَر سے آتا ہے۔ حساب اس کا مصدر ہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ تو آپ (بھی ان کی فکر میں زیادہ مت پڑیئے بلکہ صرف) نصیحت کر دیا کیجئے (کیونکہ) آپ تو بس صرف نصیحت کرنے والے ہیں اور (آپ) ان پر مسلط نہیں ہیں (جو زیادہ فکر میں پڑیں) ہاں مگر جو روگردانی اور کفر کریگا تو خدا اس کو (آخرت میں) بڑی سزا دیگا (کیونکہ) ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے (آپ زیادہ غم میں نہ پڑیئے)

اللغات :۔ اَلْفَجْرُ اسم فعل، مصدر۔ پو پھٹنا، صبح کی روشنی نمودار ہونا، وقت فجر۔ فعل فَجَرَ یَفْجُرُ باب نصَر سے آتا ہے۔ لَیَالٍ جمع لیلۃ کی، راتیں۔ عَشْرٍ۔ دس۔ مونث کیلئے اور جب مذکر کیلئے بولیں گے تو "ۃ" لگا دیں گے عشرۃ کہیں گے۔ اس مادہ سے فعل عَشَرَ یَعْشُرُ باب ضرَب و نصَر سے آتا ہے۔ اَلشَّفْعُ جفت، طاق کی ضد۔ جوڑا۔ جمع اَشفاع و شِفَاعٌ۔ اس مادہ سے فعل شَفَعَ یَشْفَعُ باب فتح سے آتا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ
کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے قوم عاد یعنی قوم ارم کیسا معاملہ کیا جنکے قد و قامت ستون جیسے تھے

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ
جنکے برابر شہروں میں کوئی شخص پیدا نہیں کیا گیا ۔ اور قوم ثمود کے ساتھ جو وادی القریٰ

جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ
میں پتھروں کو تراشا کرتے تھے

اَلْوَتْرُ طاق۔ جمع اَوْتَار۔ اس مادہ سے فعل وَتَرَ یَتِرُ باب ضرَب سے آتا ہے۔ (جفت وطاق کے بارے میں اس سے کیا مراد ہے۔ تفسیر کبیر کے تکملہ میں بیس قول جمع کئے ہیں۔ ابو حیان اندلسی نے البحر المحیط میں لکھا ہے کہ کتاب التحریر والتحبیر میں ۳۶ قول نقل کئے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ کہا جائے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر قسم کے جفت وطاق کی قسم کھائی ہے یعنی جب اللہ نے عام رکھا ہے تو بندہ بھی عام ہی رہنے دے اور اپنی طرف سے خاص نہ کرے)۔ یَسْرِ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع۔ اصل میں یَسْرِیْ تھا یا حذف ہو گئی۔ باب ضرَب سے۔ جب وہ چلنے لگے۔ هَلْ حرف استفہام۔ کیا۔ قَسَمٌ اسم مصدر۔ قسم کھانا، جمع اَقْسَام۔ اس سے فعل قَسَمَ یَقْسِمُ باب ضرب وکرُم سے آتا ہے۔ ذِیْ والا حِجْرٌ۔ عقل، روک۔ اس مادہ سے فعل حَجَرَ یَحْجُرُ باب نصَر سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ قسم ہے فجر (کے وقت) کی اور (ذی الحجہ کی) دس راتوں کی (یعنی دس تاریخوں کی کہ وہ نہایت فضیلت والی ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے) اور جفت کی اور طاق کی (جفت سے مراد دسویں تاریخ ذی الحجہ کی اور طاق سے نویں تاریخ عرفہ کی۔ کذا فی الحدیث اور ایک حدیث میں ہے کہ اس سے نماز مراد ہے کہ کسی کی طاق رکعتیں ہیں کسی کی جفت اور پہلی حدیث کو روایۃً بھی اصح کہا گیا ہے اور درایۃً بھی زیادہ راجح ہے) اور (قسم ہے) رات کی جب وہ چلنے لگے (یعنی گزرنے لگے۔ مراد نویں دسویں کی درمیانی رات) کیوں اس (قسم مذکور) میں عقلمند کے واسطے کافی قسم بھی ہے (اور جواب قسم مقدر ہے کہ منکروں کو ضرور سزا ہوگی جیسا کہ اگلا کلام اسکا قرینہ ہے)

اَ ہمزہ استفہام۔ کیا۔ لَمْ تَرَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع منفی بلم۔ نہیں دیکھا تو نے

كَيْفَ کس طرح، کیسے۔ فَعَلَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ کیا۔ عَادٌ ایک شخص کا نام جو نوح علیہ السلام کی اولاد میں تھا۔ نسب اس طرح ہے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام پھر یہ پوری قوم جو عاد کی نسل سے تھی قوم عاد کہلائی۔ عربی قوموں میں یہ پہلی متمدن قوم تھی جو نوح علیہ السلام کے طوفان کے بعد حکمراں ہوئی۔ یہ بڑی طاقتور اور بڑی قد آور قوم تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس قوم کی رہبری کیلئے حضرت ہود علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا انھوں نے ان کو توحید کا سبق دیا مگر انھوں نے پروانہ کی بلکہ سرکشی بڑھتی گئی۔ ان کو اپنی طاقت پر ناز تھا۔ قرآن میں ان کا یہ قول منقول ہے مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً۔ ہم سے زیادہ قوت والا کون ہے۔ نبی نے سمجھایا تم سے بڑھ کر قوت والا وہ ہے جس نے تم کو یہ قوت دی ہے مگر انھوں نے ذرا بھی مان کر نہ دیا اور جب پیمانہ لبریز ہو گیا اور اللہ نے انھیں سزا دینے کا فیصلہ ہی فرما لیا تو پہلے ان پر بارش بند کردی تو قحط و خشک سالی سے بہت گھبرا گئے تو ایک بار ابر نمودار ہوا۔ یہ خوش ہوئے اور کہنے لگے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔ مگر یہ بادل نہ تھا مگر ان پر عذاب ہونے والا تھا۔ یہ ابر قریب ہوا تو اس نے تیز ہوا کی شکل اختیار کرلی اور سات رات اور آٹھ دن مسلسل تیز آندھی چلتی رہی جس نے پوری قوم کو بیخ بیخ کر ختم کر دیا صرف حضرت ہود علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے ہی بچے باقی تمام کفار نیست و نابود ہو گئے۔ اللہ اپنے عذاب سے پناہ میں رکھے اور بد عملی سے بچائے۔ آمین

اِرَمَ عاد کے دادا کا نام ہے۔ کبھی قوم کو عاد کی طرف اور کبھی ارم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ عاد منصرف ہے اور ارم غیر منصرف۔ ذَاتَ یہ مؤنث ہے ذُو کا۔ والی۔ جمع ذوات۔ عِمَادِ ستون جمع عُمُدٌ ستون والے کہہ کر یہ بتلایا کہ وہ بڑی بڑی اور اچھی اچھی عمارتیں بناتے تھے۔ اس مادہ عَمْدٌ سے فعل عَمَدَ يَعْمِدُ باب ضَرَبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے۔ لَمْ يُخْلَقْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول منفی بلم۔ نہیں پیدا کیا گیا باب نَصَرَ سے۔ مِثْلُهَا میں ہا کی ضمیر قوم ارم کی طرف راجع ہے یعنی قوم ارم کی طرح۔ اَلْبِلَادُ جمع بَلَدٌ کی، شہر۔ ثَمُوْدُ (دیکھو سورۃ البروج) جَابُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی جَابَ يَجُوْبُ باب نَصَرَ سے۔ تراشا۔ اَلصَّخْرَ پتھر، چٹانیں۔ جمع صَخْرَةٌ کی۔ اس مادہ سے ثلاثی مجرد سے فعل نہیں آتا۔ افعال سے اَصْخَرَ اور تفعیل سے صَخَّرَ آتا ہے۔ اَلْوَادُ۔ مراد اس سے وادی القریٰ ہے۔ جو قوم ثمود کی ایک بڑی آبادی تھی جس میں ان کے کمالات کے نمونے دیکھے جاتے تھے

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝ الَّذِيْنَ طَغَوْا	
اور میخوں والے فرعون کے ساتھ	جنھوں نے شہروں میں
فِي الْبِلَادِ ۝	
سر اٹھا رکھا تھا	

اَلْقُرٰى جمع قریۃ کی بستی، گاؤں۔ اس کا مادہ قَرْیٌ ہے اور اس مادہ سے فعل قَرٰى يَقْرِيْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اس قوم کی ایک دوسری بڑی بستی حجر تھی اور یہ دونوں بستیاں حجاز اور شام کے درمیان تھیں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام غزوہ تبوک میں ان کے علاقے سے گزرے تھے۔

ترجمہ ومطلب :۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے قوم عاد یعنی قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا جن کے قد و قامت ستون جیسے (دراز) تھے (اور) جن کے برابر (زور و قوت میں دنیا بھر کے شہروں میں) کوئی نہیں پیدا کیا گیا۔ (آگے عاد کے بعد دوسرے مہلکین کا بیان فرماتے ہیں کہ آپ کو معلوم ہے کہ) قوم ثمود کے ساتھ (کیا معاملہ کیا) جو وادی القریٰ میں (پہاڑ کے) پتھروں کو تراشا کرتے تھے (اور مکانات بنایا کرتے تھے)

اللغات :۔ فِرْعَوْنُ یہ شاہ مصر کا لقب ہوتا تھا زمانہ قدیم میں (دیکھو سورۃ والنازعات) ذِي والا۔ اَلْاَوْتَادُ جمع وَتَدٌ کی۔ میخ، میخوں والا۔ اس مادہ سے فعل وَتَدَ يَتِدُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ طَغَوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی باب فَتَحَ سے۔ سرکشی کی۔

ترجمہ ومطلب

اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (تفسیر درمنثور میں ابن مسعود و سعید ابن جبیر وغیرہ سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ فرعون جس کو سزا دیتا اس کے ہاتھ پاؤں چار میخوں سے باندھ کر سزا دیتا) جنھوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا۔

فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ

تو ان میں بہت فساد مچار کھا تھا　　سو آپ کے رب نے

رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝

ان پر عذاب کا کوڑا برسایا　　بیشک آپ کا رب گھات میں ہے

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ

سو آدمی کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے　　یعنی اس کو

وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝ وَأَمَّا

انعام و اکرام دیتا ہے　تو وہ کہتا ہے　میرے رب نے میری قدر بڑھادی　　اور جب

إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ

اس کو آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے

فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝

تو وہ کہتا ہے میرے رب نے میری قدر گھٹادی

اللغات :- اَکْثَرُوا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی۔ اِکثار باب افعال سے۔ انھوں نے زیادہ کیا۔ اس کا مجرد کَثُرَ یَکْثُرُ باب کرُم سے آتا ہے۔ اَلْفَسَادُ بگاڑ، خرابی۔ فَسَدَ یَفْسُدُ ابواب ضَرَبَ، نَصَرَ و کرُم سے آتا ہے۔ صَبَّ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ بہایا، ڈالا۔ باب نَصَرَ سے صَبَّ یَصُبُّ آتا ہے۔ سَوْطٌ چمڑے کا کوڑا۔ جمع اَسْیاط۔ سَوْط مصدر بھی ہے اس سے فعل سَاطَ یَسُوْطُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ کوڑے مارنا۔ عَذَابٌ سزا دینا۔ اس سے فعل عَذُبَ یَعْذُبُ ابواب سمع، ضرب، کرُم سے آتا ہے۔ اَلْمِرْصَادُ گھات لگانے کی جگہ۔ یہ ظرف مکان ہے خلاف قیاس۔ رصد سے فعل رَصَدَ یَرْصُدُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَمَّا یہ حرف شرط ہے تفسیر کیلئے اس کے جواب میں فاء کا لانا ضروری ہے جیسا کہ یہاں ہے۔ اَلْاِنْسَانُ لوگ۔ جمع اَناسی۔ اس کا مادہ اُنس ہے اور اس مادہ سے فعل اَنِسَ یا اَنُسَ ابواب سمع، ضرب، کرُم سے آتا ہے۔ اِذا جب ظرف زمان کیلئے ہے۔ اِبْتَلٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی ابتلاء باب افتعال سے۔ آزمایا۔ اس کا مجرد بَلَا یَبْلُوْ بلاءً آزمانے کے معنی میں باب نَصَرَ سے اور

بَلِیَ یَبْلٰی باب سمع سے پرانا ہونے کے معنی میں آتا ہے۔ اَکْرَمَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اکرام باب اِفعال سے۔ عزت کی۔ نَعَّمَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ تنعیم باب تفعیل سے انعام دیا۔ آسودہ حال بنایا۔ اس کا مجرد نَعِمَ یَنْعَمُ ابواب نَصَرَ، سمع اور فَتَحَ سے آتا ہے۔ یَقُوْلُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ سے۔ کہتا ہے۔ اَکْرَمَنِ یہ دراصل اَکْرَمَنِیْ تھا یاء متکلم گرگئی۔ اَکْرَمَنِ رہ گیا۔ میری قدر بڑھائی، میری عزت کی۔ اکرمن میں جو نون ہے اسے نون وقایہ کہا جاتا ہے۔ قَدَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ و ضَرَبَ سے تنگ کر دیا۔ رِزْقٌ روزی، حصہ۔ خدا کی طرف سے ہر ہر مخلوق کیلئے جو چیز ہے وہ اسکا رزق ہے۔ رَزَقَ یَرْزُقُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَهَانَنِ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اِہانۃ مصدر باب اِفعال سے۔ یہاں بھی دوسرا نون، نون وقایہ ہے اور یاء متکلم محذوف ہے اصل میں اَہَانَنِیْ تھا۔ اس نے میری اِہانت کی، بے قدری کی، قدر گھٹادی۔

ترجمہ و مطلب :- اور انھوں نے ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا سو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا (یعنی عذاب نازل کیا۔ پس عذاب کو کوڑے سے اور اس کے نازل کرنے کو برسانے سے تعبیر کیا۔ آگے اس عذاب کی علت اور موجودین کی عبرت کے لئے ارشاد ہے کہ) بیشک آپ کا رب (نافرمانوں کی) گھات میں ہے (جن میں سے مذکورین کو تو ہلاک کر دیا اور موجودین کو عذاب کرنے والا ہے) سو (اس کا مقتضا یہ تھا کہ کفار موجودین عبرت پکڑتے اور عذاب میں مبتلا کرنے والے اعمال سے بچتے۔ لیکن کافر) آدمی (کا یہ حال ہے کہ عذاب والے اعمال اختیار کرتا ہے جن سب کی اصل دنیا کی محبت ہے چنانچہ اس) کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اس کو (ظاہراً) انعام و اکرام دیتا ہے (مثل مال و جاہ وغیرہ کے جس سے مقصود اس کی شکرگزاری کا دیکھنا ہوتا ہے اور اس وجہ سے اس کو آزمانے سے تعبیر فرمایا) تو وہ (فخریہ اپنے کو مستحق سمجھ کر) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھادی (یعنی میں اس کا مقبول ہوں کہ مجھ کو ایسی ایسی نعمتیں دیں) اور جب اس کو (دوسری طرح) آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے (جس سے مقصود اس کے صبر و رضا کا دیکھنا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اسے آزمانے سے تعبیر فرمایا) تو وہ (شکایۃً) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹادی

كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحَاضُّونَ

ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ تم لوگ یتیم کی قدر نہیں کرتے ہو اور دوسروں کو بھی مسکین کو

عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ

کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے ہو اور میراث کا مال سارا سمیٹ کر

أَكْلًا لَّمًّا ۝ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝

کھا جاتے ہو اور مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو

(یعنی مجھ کو باوجود استحقاق اکرام کے اپنی نظر سے آجکل گرا رکھا ہے کہ دنیوی نعمتیں کم ہو گئیں مطلب یہ کہ کافر دنیا ہی کو اصل مقصود سمجھتا ہے اس کی فراخی کو مقبولیت کی اور تنگی کو مردودیت کی دلیل سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جواب دیتے ہیں)

كَلَّا حرف ردع۔ ہرگز نہیں۔ بَلْ بلکہ۔ لَا تُكْرِمُونَ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع منفی۔ تم نہیں عزت کرتے ہو۔ مصدر اِکرام باب اِفعال سے۔ اَلْيَتِيمُ بے باپ کا لڑکا یا لڑکی جو نابالغ ہوں۔ جانوروں میں یتیم اس کو کہتے ہیں جس کی ماں نہ ہو۔ يُتْمٌ اس کا مادہ ہے اور اس مادہ سے فعل يَتَمَ يَيْتِمُ باب ضَرَبَ اور سمع سے آتا ہے۔ لَا تَحَاضُّونَ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع منفی۔ نہیں رغبت دلاتے ہو۔ نہیں تاکید کرتے ہو۔ تحاضٌّ باب تفاعل سے۔ اس کا مجرد حَضَّ يَحُضُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ طَعَامٌ کھانا۔ جمع اَطْعِمَة۔ اس کا مادہ طُعْمٌ ہے اور اس مادہ سے فعل طَعِمَ يَطْعَمُ باب فَتَحَ اور سمع سے آتا ہے۔ اَلْمِسْكِينُ نادار، مفلس۔ جمع مساکین۔ اس کا مادہ سُكُونٌ ہے اور اس سے فعل سَكَنَ يَسْكُنُ باب نَصَرَ اور کَرُمَ سے آتا ہے۔ تَاْكُلُونَ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع اَكَلَ يَاْكُلُ باب نَصَرَ سے۔ کھاتے ہو۔ اَلتُّرَاثُ یہ مصدر ہے وَرِثَ يَرِثُ باب حَسِبَ يَحْسِبُ کا میراث کے معنی میں۔ اصل میں یہ وُرَاثٌ تھا۔ واؤ کو تا سے بدل دیا گیا تراث ہو گیا جیسے اَوْقیٰ سے اَتقیٰ اور وقوا سے تقوا۔ لَمًّا یہ مصدر ہے لَمَّ يَلُمُّ باب نَصَرَ سے جس کے معنی جمع کرنے اور ملا لینے کے ہیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ تم حرام و حلال میں تمیز کے بغیر بس جمع کر لیتے ہو یعنی اپنا حصہ دوسرے کے حصے سے ملا کر اور

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَاءَ

ہرگز ایسا نہیں جب زمین کو توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ اور آپ کا

رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝

پروردگار اور جوق جوق فرشتے آئیں گے

جمع کر کے کھا جاتے ہو۔ اہل عرب عورتوں اور بچوں کا حصہ جو سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے زمانے سے ملتا چلا آتا تھا نہیں دیتے تھے اور اپنے مال کے ساتھ سمیٹ کر کھا جاتے تھے یہاں اللہ تعالیٰ نے اسی کی مذمت فرمائی۔ تُحِبُّونَ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع اِحباب باب اِفعال سے، تم محبت کرتے ہو۔ اس کا مجرد حَبَّ يَحِبُّ باب ضرب سے آتا ہے۔ جَمًّا یہ مصدر ہے جَمَّ يَجِمُّ باب ضَرَبَ سے۔ اچھی طرح، جی بھر کر۔ تم مال سے جی بھر کر محبت کرتے ہو۔

ترجمہ و مطلب:۔ ہرگز ایسا نہیں (نہ تو دنیا مقصود بالذات ہے اور نہ اس کا ہونا نہ ہونا دلیل مقبولیت و مخذولیت کی ہے اور نہ کوئی کسی اکرام کا مستحق ہے اور نہ کوئی صبر و شکر کے وجوب سے مستثنیٰ ہے۔ آگے بصیغہ خطاب فرماتے ہیں کہ تم لوگوں میں صرف یہی اعمال ایسے نہیں جو سبب عذاب ہوں) بلکہ (تم میں اور اعمال بھی بُرے اور اللہ کو ناپسند لائق عذاب ہیں چنانچہ) تم لوگ یتیم کی (کچھ) قدر (اور خاطر) نہیں کرتے (مطلب یہ کہ یتیم کی اہانت اور اس پر ظلم کرتے ہو کہ اس کا مال کھا جاتے ہو) اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے (یعنی دوسروں کے واجب حقوق نہ خود ادا کرتے ہو نہ اوروں کو حقوق واجبہ ادا کرنے کو کہتے ہو اور عملاً اس کے تارک اور اعتقاداً اس کے منکر ہو) اور (تم) میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھا جاتے ہو (یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو (حالانکہ شرع ابراہیمی و اسمٰعیلی میں میراث کے احکام تھے جو برابر تمہارے یہاں چلے آ رہے تھے مگر تم نے اس کی خلاف ورزی کی اور اب بھی کر رہے ہو) اور (تم لوگ) مال سے بہت ہی محبت رکھتے ہو (اور اعمال مذکورہ سب اسی کی شاخیں ہیں کیونکہ دنیا کی محبت ہی تمام خطاؤں کی جڑ ہے۔ غرض یہ سب اعمال چاہے قولی ہوں یا عملی سبب عذاب خداوندی ہیں پس اللہ انہیں عذاب دینے والا ہے چونکہ یہ لوگ ان اعمال کو سبب عذاب نہیں سمجھتے تھے اسلئے آگے ان پر انہیں جھٹکا رہے ہیں

اللغات:۔ دُكَّتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی مجہول۔ ریزہ ریزہ کر دی گئی۔

وَجَآئَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ

اور اس روز جہنم کو لایا جائے گا اس روز انسان کو

الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ؕ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ

سمجھ آئے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا کہے گا کاش میں

قَدَّمْتُ لِحَيَاتِىْ ۚ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ

اس زندگی کیلئے کوئی عمل آگے بھیج لیتا پس اس روز خدا کے عذاب کے برابر

عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۙ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ؕ

کوئی عذاب دینے والا نہ نکلے گا اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلے گا

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۙ ارْجِعِىْۤ اِلٰى

اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کی

رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ۙ

طرف چل اس طرح کہ تو اس سے خوش وہ تجھ سے خوش پھر تو میرے بندوں میں شامل ہوجا

وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ۠

اور میری جنت میں داخل ہوجا

دَکَّ یَدُکُّ باب نَصَرَ سے دَکٌّ مصدر ہے۔ چُور چُور کرنا، ریزہ ریزہ کرنا۔ جَآءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے۔ آیا۔ اَلْمَلَکُ فرشتہ۔ جمع ملائکہ۔ صَفٌّ مصدر ہے۔ صَفَّ یَصُفُّ باب نَصَرَ سے۔ قطار در قطار، جوق در جوق۔ صف کا استعمال جب بطور اسم ہو تو معنی قطار کے ہوں گے اور اس کی جمع صفوف ہوگی۔

ترجمہ ومطلب :۔ ہرگز ایسا نہیں (جیسا کہ تم سمجھتے ہو کہ ان اعمال پر عذاب نہ ہوگا۔ ضرور ہوگا آگے عذاب لانے کا وقت بتلاتے ہیں جس میں ان کو عذاب اور اہل طاعت کو اجر و ثواب ہوگا پس ارشاد ہے کہ) جس وقت زمین (کے بلند اجزا رجبال وغیرہ) کو توڑ توڑ کر (اور) ریزہ ریزہ (کرکے برابر) کر دیا جائے گا اور آپ کا پروردگار اور جوق جوق فرشتے (میدان حشر میں) آویں گے (یہ حساب کے وقت ہوگا اور اللہ کے آنے کی کیفیت کسی کو معلوم نہیں) ________

اللغات :۔ جِآئَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول۔ آگے حرف بَاءَ لفظ جہنم میں لا کر متعدی بنا دیا گیا ہے تو اب ترجمہ ہوگا جہنم لائی جائے گی۔ یَوْمَئِذٍ مخفف ہے یومَ اِذْ کان کذا کا جس دن ایسا ہوگا۔ محاورہ میں صرف اس دن کا ترجمہ ہوتا ہے۔ یَتَذَکَّرُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مصدر تذکُّر باب تفعّل سے۔ یاد کرے گا۔ اس کا مجرد ذکر یذکر باب نَصَرَ سے آتا ہے (اَنّٰی کہاں، جہاں، کیسے، جیسے۔ یہ اسم ظرف ہے۔ جب ظرف زمان ہو تو متٰی کے معنی میں جب اور جب ظرف مکان ہو تو اَیْنَ کے معنی میں۔ جہاں، کہاں۔ اور جب استفہامیہ ہو تو کیفَ کے معنی میں ہوں گے۔ کیسے، جیسے۔ کیونکر۔ ترجمہ ہوگا۔ اَلذِّکْرٰی ذکر یذکر کا مصدر ہے باب نَصَرَ سے۔ یاد کرنا۔ نصیحت۔ یَقُوْلُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ سے۔ کہتا ہے۔ یٰلَیْتَنِیْ اس کے چار اجزاء ہیں (۱) یَا حرف تنبیہ (۲) لَیْتَ کاش۔ حرف مشبہ بفعل (۳) نونَ یہ نون وقایہ کہلاتا ہے (۴) یاءَ ضمیر واحد متکلم۔ ایسے موقع پر بولتے ہیں جہاں اس کا وقوع ہونا ممکن نہ ہو ترجمہ، اے کاش میں۔ قَدَّمْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی۔ تقدیم باب تفعیل سے۔ آگے بھیجا میں نے۔ اس کا مجرد قَدَمَ یَقْدُمُ ابواب نَصَرَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ حَیٰوۃٌ زندگی۔ فعل حَیِیَ یَحْیٰی باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ لَا یُعَذِّبُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی۔ نہیں عذاب دیگا۔ مصدر تعذیب باب تفعیل سے (دیکھو الغاشیہ) اَحَدٌ کوئی۔ یہ اصل میں وَحَدٌ تھا خلاف قیاس واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا۔ اس مادہ وَحدٌ سے فعل وَحَدَ یَحِدُ باب ضرب سے آتا ہے۔ لَا یُوْثِقُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی۔ مصدر اِیثاق باب افعال سے۔ نہیں جکڑے گا اس کا مجرد وَثِقَ یَثِقُ باب حَسِبَ سے آتا ہے۔ وثاق۔ بندش، جکڑ۔ اَیَّتُهَا اے۔ اَیَّۃٌ بحالت ہذا مؤنث منادیٰ معرف باللام کو حرف ندا سے ملاتا ہے۔ اور ہَا حرف تنبیہ ہے جو اَیَّۃ اور منادیٰ معرف باللام کے درمیان فصل کیلئے آتا ہے۔ یہاں النفس منادیٰ معرف باللام ہے۔ اَلنَّفْسُ روح، جان۔ جمع نفوس۔ اس مادہ نفسٌ سے فعل ابواب سَمِعَ اور کَرُمَ سے آتا ہے۔ یہاں نفس کی صفت المطمئنہ بیان کی گئی ہے۔ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل مصدر الاطمینان باب افعیلال سے۔ سکون پانے والا۔ اس کا مادہ طمن ہے اور اس مادہ سے فعل مجرد کا استعمال نہیں دیکھا اِرْجِعِیْ صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل امر۔ رجع یرجع باب ضَرَبَ سے۔ تو لوٹ۔ رَاضِیَۃً

صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل رضی یرضیٰ باب سمع سے۔ راضی ہونے والی۔ مَرْضِیَّۃً صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول پسندیدہ۔ مطلب یہ کہ اللہ تجھ سے خوش اور تو اللہ سے خوش۔ عِبَادٌ جمع عَبْدٌ کی۔ بندے
اُدْخُلِیْ صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل امر حاضر معروف۔ دَخَلَ یَدْخُلُ باب نَصَرَ سے۔ تو داخل ہو جا۔
جَنَّۃٌ بہشت۔ جمع جَنّات۔ درختوں کا ہر وہ باغ جس کے درخت زمین کو چھپالیں جنت کہلاتا ہے جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں کی نعمتیں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ اس کا مادہ جنّ ہے اور اس مادہ سے فعل جنّ یجُنّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ و مطلب:۔ اور اس روز جہنم کو لایا جائے گا اس روز انسان کو سمجھ آجائیگی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا (یعنی اب کیا فائدہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ دار الجزا ہے دار العمل نہیں۔ آگے سمجھ آنے کے بعد جو اس کا قول ہوگا اس کا بیان ہے کہ وہ) کہیگا کاش میں اس زندگی (اخروی) کیلئے کوئی عمل (نیک) آگے بھیج لیتا۔ پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلیگا اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلیگا۔ (یعنی ایسی سخت سزا اور قید کریگا کہ دنیا میں کبھی کسی نے کسی کو نہ اتنی سخت سزا دی ہوگی نہ ایسی سخت قید کی ہوگی۔ یہ سزا انکو ملیگی جو ایسے اعمال کر گئے ہوں گے جو اسی سزا کے مستحق بناتے ہیں اور جو اللہ کے فرمانبردار تھے ان کو ارشاد ہوگا کہ) اے اطمینان والی روح (یعنی جس کو امر حق کا یقین تھا اور کسی طرح کا شک و انکار نہیں تھا اور روح کا لفظ جزو اشرف ہونے کے باعث بولا گیا۔) تو اپنے پروردگار (کے جوار رحمت) کی طرف چل اس طرح کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش۔ پھر (ادھر چل کر) تو میرے بندوں میں شامل ہو جا (کہ یہ بھی نعمت روحانی ہے کہ انس کیلئے احباب سے بڑھکر کوئی چیز نہیں) اور میری جنت میں داخل ہو جا (لفظ مطمئنہ میں ان لوگوں کے اعمال کی طرف اشارہ ہو گیا جیسا کہ ظاہر ہے اور یہ داخلہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہوگا۔ نہ وہاں موت آئیگی نہ بڑھاپا اور نہ وہاں کی نعمتوں میں کبھی زوال ہوگا۔ بس یہ زندگی دائمی ابدی راحت ہی راحت ہوگی۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رحمت سے جنت نصیب فرمائے۔ آمین

اس میں ۲۰ آیتیں ہیں	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سُوْرَۃُ الْبَلَدِ مَکِّیَّۃٌ

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۝
میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی — اور آپ کو اس شہر میں لڑائی حلال ہونیوالی ہے

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی — ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں

فِیْ کَبَدٍ ۝ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْہِ اَحَدٌ ۝
پیدا کیا ہے — کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا۔

یَقُوْلُ اَھْلَکْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗۤ اَحَدٌ ۝
کہتا ہے میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا — کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں

اللغات:۔ لَآ اُقْسِمُ لا زائدہ ہے تاکید کیلئے۔ اُقسم صیغہ واحد متکلم فعل مضارع اِقسام باب افعال سے۔ میں قسم کھاتا ہوں۔ اس کا مجرد قَسَمَ یَقْسِمُ ابواب ضَرَبَ وکَرُمَ سے آتا ہے۔ ھٰذَا اسم اشارہ قریب کیلئے۔ یہ، اس۔ اَلْبَلَدُ شہر۔ جمع بلاد۔ یہاں ہذا البلد سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ اس مادہ سے فعل بَلَدَ یَبْلُدُ ابواب سمع، نَصَرَ، کَرُمَ سے آتا ہے۔ اَنْتَ ضمیر واحد مذکر حاضر۔ تو، آپ۔ حِلٌّ مصدر ہے حَلَّ یَحِلُّ باب ضَرَبَ سے۔ حلال ہونا۔ وَالِدٌ۔ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ وَلَدَ یَلِدُ باب ضَرَبَ سے۔ باپ۔ وَلَدَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، پیدا کیا۔ لَقَدْ خَلَقْنَا لام تاکید کیلئے۔ قد خلقنا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی قریب باب نَصَرَ سے۔ یقیناً ہم نے پیدا کیا۔ اَلْاِنْسَانُ آدمی، جمع اَنَاسی۔ اس کا مادہ اُنس ہے اور اس مادہ سے فعل اَنِسَ یَاْنَسُ باب سمع، ضَرَبَ، کَرُمَ سے آتا ہے۔ کَبَدٌ مشقت، سختی۔ مصدر کَبَدٌ ہے اور اس سے فعل کَبَدَ یَکْبُدُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ یَحْسَبُ صیغہ واحد مذکر فعل مضارع۔ باب سمع سے۔ گمان کرتا ہے۔ اَنْ یہ مخفف ہے اَنَّ کا۔ معنی یہ کہ لَنْ یَّقْدِرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی بلن باب ضَرَبَ سے۔ ہرگز قدرت نہ رکھے گا۔ ہرگز قابو نہ پائے گا۔ اَحَدٌ کوئی۔ اَھْلَکْتُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اِہلاک

باب اِنفعال سے۔ میں نے برباد کیا۔ خرچ کیا۔ اس کا مجرد ہَلَکَ یَہلِکُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے
لُبَدًا مال کثیر۔ لبود اور لبد مصدر ہے اور فعل لَبَدَ یَلبُدُ ابواب ضَرَبَ ونَصَرَ سے آتا ہے
لَمْ یَرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع نفی جحد بلم۔ نہیں دیکھا۔ باب فَتَحَ سے۔

ترجمہ ومطلب :۔ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور (بطور جملہ معترضہ کے تسلی کے لئے پیشین گوئی فرماتے ہیں کہ) آپ کو اس شہر میں لڑائی حلال ہونیوالی ہے (چنانچہ فتح مکہ کے روز آپ کے لئے احکام حرم باقی نہیں رہے تھے) اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی (ساری اولاد کے باپ آدم علیہ السلام ہیں پس آدم اور بنی آدم سب کی قسم ہوئی۔ آگے جواب قسم ہے کہ) ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے (چنانچہ عمر بھر کہیں مرض میں کہیں رنج میں، کہیں فکر میں اکثر اوقات مبتلا رہتا ہے اور اس کا مقتضٰی یہ تھا کہ اس میں عجز ودرماندگی پیدا ہوتی اور اپنے کو بستۂ حکم قضا سمجھ کر مطیع امر وتابع رضا ہوتا لیکن انسان کافر کی یہ حالت ہے کہ بالکل بھول میں پڑا ہے تو) کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اپر کسی کا بس نہ چلے گا (یعنی کیا اللہ کی قدرت سے اپنے کو خارج سمجھتا ہے جو اس قدر بھول میں پڑا ہے۔ اور) کہتا ہے کہ میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا (یعنی ایک تو شیخی بگھارتا ہے پھر عداوت رسول ومخالفت اسلام ومعاصی میں خرچ کرنے کو بہتر سمجھتا ہے پھر جھوٹ بھی بولتا ہے کہ اس کو مال کثیر بتلاتا ہے) کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں (یعنی اللہ تعالٰی نے تو دیکھا ہے اور وہ جانتا ہے کہ معصیت میں خرچ کیا ہے پس اس پر سزا دیگا۔ نیز مقدار بھی دیکھی ہے کہ اس قدر نہیں ہے جس قدر وہ لوگوں کو یقین دلانا چاہتا ہے۔ یہ حال مطلق کافر کا ہے کہ اس وقت آپ کے مخالفین کے یہی اقوال واحوال تھے۔ غرض یہ شخص نہ تو مصیبتوں سے متاثر ہوا کہ خدا کی پناہ چاہتا اور نہ انعامات سے کہ شکر کرتا جس کا آگے بیان ہے یعنی)

أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝
کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں — اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے

وَهَدَيْنَهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝
اور ہم نے اس کو دونوں راستے بتلا دیئے — سو وہ شخص گھاٹی میں سے ہوکر نہ نکلا

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝
اور آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی کیا ہے — وہ کسی گردن کا چھڑا دینا ہے

اللغات :۔ اَ ہمزہ استفہام۔ کیا۔ لَمْ نَجْعَلْ (دیکھو عم یتساءلون) عَيْنَيْنِ تثنیہ عَین کا۔ دو آنکھیں۔ عَین مصدر بھی ہے اس سے فعل عَانَ یَعِینُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے
لِسَانٌ زبان۔ جمع اَلْسِنَۃٌ۔ اَلْسُنٌ۔ اس مادہ سے فعل لَسَنَ یَلْسُنُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔
شَفَتَيْنِ تثنیہ شفۃ کا۔ دو ہونٹ۔ شِفَاہٌ اور شَفَوَاتٌ جمع۔ شَفْوٌ مصدر ہے اور اس سے فعل شَفَوَ یَشْفُوُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ هَدَيْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی باب ضَرَبَ سے۔ ہم نے راستہ دکھایا۔ ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول۔ اس کو۔ اَلنَّجْدَيْنِ تثنیہ نَجْدٌ کا۔ دو روشن راستے۔ یعنی نیکی اور بدی کے دو راستے۔ جمع اَنْجَاد۔ نجد مصدر بھی ہے اور اس سے فعل نَجَدَ یَنْجُدُ ابواب نَصَرَ، سَمِعَ، کَرُمَ سے آتا ہے۔ اَلْعَقَبَۃُ گھاٹی، پہاڑ میں چڑھائی کا دشوار گزار راستہ۔ جمع عُقَبٌ وعِقَابٌ۔ عقب مادہ سے فعل عَقَبَ یَعْقُبُ ابواب ضَرَبَ نَصَرَ سے آتا ہے۔ فَکٌّ مصدر ہے۔ فَکَّ یَفُکُّ باب نَصَرَ سے۔ آزاد کرنا۔ رَقَبَۃٌ گردن جمع رِقاب۔ مصدر رُقوب ہے۔ اس سے فعل رَقَبَ یَرْقُبُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ گردن کا آزاد کرنا مراد غلامی سے آزاد کرنا ہے۔

ترجمہ ومطلب :۔ (یعنی) کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے اور (پھر) ہم نے اس کو دونوں راستے (خیر وشر کے) بتلا دیئے (تاکہ نقصان دہ راستے سے بچے اور نفع مند راستے پر چلے) سو (اس کا بھی تقاضا یہ تھا کہ احکام خدا کا تابع ہوتا مگر) وہ شخص (دین کی) گھاٹی سے ہوکر نہ نکلا (دین کے کاموں کو گھاٹی اس لئے کہا کہ نفس پر شاق ہے) اور آپکو معلوم ہے کہ گھاٹی (سے) کیا (مراد) ہے وہ کسی (کی) گردن کا (غلامی سے) چھڑا دینا ہے۔

أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ○ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ○
یا کھانا کھلانا فاقہ کے دن کسی رشتہ دار یتیم کو

أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ○ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ
یا کسی خاک نشین محتاج کو پھر ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو

آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ○
ایمان لائے اور ایک دوسرے کو پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو ترحم کی فہمائش کی

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ○ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
یہی لوگ داہنے والے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں کے

بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ○ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ○ ع
منکر ہیں وہ بائیں والے ہیں انپر آگ محیط ہوگی جسکو بند کردیا جائیگا

اللغات :- إِطْعَامٌ مصدر باب افعال کا۔ کھلانا۔ ذِي اصل لفظ ذُوْ ہے۔ والا۔ یہاں یَوْمٍ مجرور کی صفت ہونے کی وجہ سے ذِي ہوگیا۔ یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور مضاف کبھی اسم ظاہر کی طرف۔ ضمیر کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔ یہ اسماء ستہ مکبرہ میں سے ہے۔ مَسْغَبَةٌ اسم مصدر بھوک۔ سَغَبَ يَسْغَبُ ابواب سمع و نصر سے آتا ہے۔ مَقْرَبَةٌ مصدر میمی ہے۔ قرابت، رشتہ داری قَرُبَ يَقْرُبُ ابواب سمع، نصر، کرم سے آتا ہے۔ آمَنُوا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی۔ وہ لوگ ایمان لائے تَوَاصَوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مصدر التَّوَاصِي باب تفاعل سے۔ فہمائش کی۔ اسکا مجرد وصی یصی باب ضرب سے آتا ہے۔ اَلصَّبْرُ ثابت قدمی۔ صَبَرَ يَصْبِرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَلْمَرْحَمَةُ مصدر میمی بمعنی رحمت رَحِمَ يَرْحَمُ باب سمع سے آتا ہے۔ مَتْرَبَةٌ ایسی مفلسی جو آدمی کو زمین سے چمٹا دے اور اٹھنے کی سکت نہ چھوڑے۔ یہ اسم ہے۔ اسکا مادہ ترب ہے اور اس مادہ سے فعل تَرِبَ يَتْرَبُ باب سمع سے آتا ہے۔ أَصْحَابٌ جمع صاحب کی۔ والے۔ اَلْمَيْمَنَةُ داہنا۔ یمین کا مرادف ہے اس کا مادہ يُمْنٌ ہے اور اس مادہ سے فعل يَمَنَ يَيْمُنُ ابواب فتح، سمع، نصر سے آتا ہے۔ اصحاب المیمنۃ۔ داہنے والے، بڑے نصیبے والے۔ وہ خوش نصیب جنھیں آدم علیہ السلام کے داہنے پہلو سے نکالا گیا تھا جبکہ اللہ نے عہد اَلَسْتُ لیا تھا جو روز محشر عرش الٰہی کے

داہنی جانب ہوں گے اور ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ فرشتے انھیں داہنی جانب سے لیں گے یعنی یہ اہل سعادت اور اہل نجات ہوں گے۔ كَفَرُوا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی۔ انھوں نے کفر کیا۔ باب نصر سے۔ آيَات جمع آیۃ کی۔ آیت کے معنی نشانی، حکم خداوندی، معجزہ، دلیل، کے ہیں۔ یہاں مراد آیات قرآنی ہیں۔ یعنی جن لوگوں نے قرآن کا انکار کیا۔ اَلْمَشْأَمَةُ اسم ہے، بائیں جانب۔ شُؤْمٌ۔ بدشگونی۔ اس مادہ سے فعل شَأَمَ يَشْأَمُ باب فتح سے آتا ہے۔ اصحابُ المشئمۃ بائیں والے۔ اصحاب المیمنۃ کے بالمقابل۔ مراد اہل شقاوۃ، اہل جہنم نَارٌ آگ، جہنم۔ مُؤْصَدَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول۔ اِیْصَاد مصدر باب افعال سے۔ بند کی ہوئی۔ اس کا مجرد وَصَدَ يَصِدُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔

ترجمہ و مطلب :- یا کھانا کھلا دینا ہے فاقہ کے دن میں کسی رشتہ دار یتیم کو یا کسی خاک نشین محتاج کو (یعنی ان احکام الٰہیہ کو بجا لانا چاہیے تھا) پھر (سب سے بڑھ کر یہ کہ) ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو (ایمان کی) پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو ترحم (علی الخلق) کی (یعنی ترک ظلم کی) فہمائش کی۔ یہی لوگ داہنے والے ہیں (یعنی یہی سعادت مند نجات پانے والے اور اللہ کے قرب میں پہنچنے والے ہیں) اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہیں وہ لوگ بائیں والے ہیں ان پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جائے گا (یعنی دوزخیوں کو دوزخ میں بھر کر آگے سے دروازہ بند کر دیں گے کیونکہ ان کو وہیں ہمیشہ ہمیش رہنا ہے۔ نکلنا ممکن نہ ہوگا۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اس میں ۱۵ آیتیں ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝
قسم ہے سورج کی اور اسکی روشنی کی — اور چاند کی جب سورج کے پیچھے آئے

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝
اور دن کی جب وہ اسکو خوب روشن کردے — اور رات کی جب وہ اسکو چھپالے

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝
اور آسمان کی اور اس کی جسنے اسکو بنایا — اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے بچھایا

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝
اور جان کی اور اس کی جس نے اسے درست بنایا — پھر اسکی بدکرداری اور پرہیزگاری کا اسکو القاء کیا

اللغات :- اَلشمس (دیکھو سورہ تکویر) ضُحٰی روشنی۔ ھَا کی ضمیر شمس کی طرف لوٹتی ہے۔ (القمر (دیکھو سورہ انشقاق) تَلَا صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ پیچھے آیا۔ نَہار دن (دیکھو سورہ نبا) جَلّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب تفعیل سے مصدر تجلیہ روشن کردے اس کا مجرد جَلَا یَجْلُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ یَغْشٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع غَشِیَ یَغْشٰی باب سمع سے۔ ڈھانپ لے۔ چھپالے۔ اَلسَّمَآء آسمان (دیکھو سورہ نبا) بَنٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اس نے بنایا اور اس کا مضارع یَبْنِی باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَلْاَرْض زمین (دیکھو سورہ نبا) طَحٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ بچھایا۔ باب ضَرَبَ سے نَفس جان (دیکھو سورہ انفطار) سَوّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی تسویۃ باب تفعیل سے برابر کیا۔ اس کا مجرد سوی یسوی باب سمع سے آتا ہے۔ اَلْھَمَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اِلہام باب اِفعال سے۔ دل میں ڈالا، اِلقا کیا۔ اس کا مجرد لَہِمَ یَلْہَمُ باب سمع سے آتا ہے فُجُوْرٌ بدکرداری۔ فَجَرَ یَفْجُرُ باب نَصَرَ سے۔ تَقْوٰی پرہیزگاری۔ یہ اسم ہے اصل میں وقوٰی تھا واؤ کو تا سے بدل دیا تقوٰی ہوگیا

ترجمہ ومطلب :- قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب سورج

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝
یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے اس کو پاک کرلیا — اور نامراد ہوا جس نے اسے دبا دیا

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝
قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب تکذیب کی جبکہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بدبخت تھا اٹھ کھڑا ہوا

(کے غروب) سے پیچھے آئے (یعنی طلوع ہو۔ مراد اس سے وسط ماہ کی بعض راتوں کا چاند ہے کہ سورج کے چھپنے کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ اور یہ قید شاید اس لئے ہو کہ وقت کمال نور کا ہوتا ہے جیسا کہ ضحٰہا کا اشارہ ہے کمال نور آفتاب کی طرف) اور (قسم ہے) دن کی جب وہ اس (سورج) کو خوب روشن کردے اور (قسم ہے) رات کی جبکہ وہ اس (سورج) کو (اور اس کے آثار وانوار کو بالکلیہ) چھپالے۔ یعنی خوب رات ہو جائے کہ ان کی روشنی کا کچھ اثر نہ رہے اور (قسم ہے) آسمان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بنایا (مراد اللہ تعالٰی ہے) اور قسم ہے زمین کی اور اس (ذات کی) جس نے اس کو بچھایا (مراد اللہ تعالٰی ہے)

اللغات :- اَفْلَحَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب اِفعال سے۔ فلاح پائی۔ اس کا مصدر فلاح آتا ہے اِفلاح نہیں آتا۔ اس کا مجرد فَلَحَ یَفْلَحُ باب فتح سے آتا ہے۔ زَکّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی تزکیہ باب تفعیل سے۔ سنوار لیا، پاک کرلیا۔ اس کا مجرد زَکِیَ یَزْکٰی باب سمع سے آتا ہے۔ خَابَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ نامراد ہوا۔ اس کا مضارع یَخِیْبُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ دَسّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اصل میں دَسَّسَ تھا۔ تدسیس مصدر باب تفعیل سے۔ ایک سین کو خلاف قیاس حذف کردیا۔ بمعنی دبا دیا۔ اس کا مجرد دَسَّ یَدُسُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ کَذَّبَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی۔ جھٹلایا۔ تکذیب باب تفعیل سے۔ ثَمُوْد (دیکھو سورہ البروج) ایک شخص کا نام ہے جس کی نسل بڑھ کر پوری قوم بن گئی۔ سلسلۂ نسب یہ ہے ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام۔
طَغْوٰی سرکشی، شرارت۔ فعل طَغٰی یَطْغُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اِنْبَعَثَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اِنبعاث باب اِنفعال سے۔ اٹھ کھڑا ہوا۔ اَشْقٰی صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝

تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر نے فرمایا کہ اللہ کی اونٹنی ہے اور اسکے پانی پینے سے خبردار رہنا

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

سو انھوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اس اونٹنی کو ذبح کر دیا تو انکے پروردگار نے انکے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت

بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

نازل فرمائی پھر اس کو عام فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی کا اندیشہ نہیں ہوا

بہت بدبخت۔ تَعَاشَقِیَ یَشْقیٰ باب سمع سے آتا ہے۔ اس کا نام قیذار بن سالف تھا۔

ترجمہ ومطلب:- اور (قسم ہے) انسان کی) جان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو (ہر طرح صورت وشکل و اعضا سے) درست بنایا پھر اس کی بدکرداری اور پرہیزگاری (دونوں باتوں کا) اس کو القا رکیا (آگے اہل تقویٰ و اہل فجور کا انجام بتلاتے ہیں) یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے اس (جان) کو پاک کر لیا (یعنی نفس کو فجور سے روک کر تقویٰ پر لگا دیا) اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو (فجور میں) دبا دیا (اور فجور سے مغلوب کر دیا۔ اس کے بعد جواب قسم مقدر ہے یعنی اے کفار مکہ کہ اہل فجور ہو تم ضرور مبتلائے غضب و ہلاک ہو گے آخرت میں یقیناً اور دنیا میں احتمالاً۔ جیساکہ قوم ثمود اس فجور کی وجہ سے مبتلائے غضب و ہلاک ہوئے جنکا قصہ یہ ہے کہ) قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب (حضرت صالح علیہ السلام کی جو ثمود ہی کی اولاد میں ساتویں پشت میں تھے) تکذیب کی (اور یہ اس زمانے کا قصہ ہے) جبکہ قوم میں جو سب سے زیادہ بدبخت (اونٹنی کے قتل کرنے کے لئے) اٹھ کھڑا ہوا (یعنی آمادہ ہو گیا اور اسکے ساتھ اور لوگ بھی شریک تھے۔)

اللغات:- رَسُوْلٌ بھیجا ہوا، پیغمبر۔ رسالۃ سے رسول بروزن فعول مُرْسَلٌ اسم مفعول کے معنی میں ہے مُرْسَلٌ کے معنی بھیجا ہوا۔ اس کا مادہ رَسْلٌ ہے اور اس مادہ سے فعل رَسِلَ یَرْسَلُ باب سمع سے آتا ہے۔ نَاقَةٌ اونٹنی۔ جمع نُوْقٌ۔ اس مادہ سے فعل نَاقَ یَنُوْقُ باب نصر سے آتا ہے۔ سُقْيٰ اسم ہے بروزن حُبْلیٰ سَقْيٌ سے۔ پانی پلانا۔ اسکی جمع سُقْیَات آتی ہے

جیسے حُبْلیٰ کی جمع حُبلیات آتی ہے۔ فعل سَقیٰ یَسقِی باب ضرب سے آتا ہے۔ عَقَرُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی باب ضرب سے آتا ہے۔ انھوں نے ذبح کر دیا۔ دَمْدَمَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب بعثر سے رباعی۔ تباہی نازل کی، ہلاکت ڈالی۔ ذَنْبٌ گناہ۔ جمع ذنوب اس مادہ سے فعل ذَنَبَ یَذْنُبُ باب نصر وضرب سے آتا ہے۔ سَوّٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مصدر التسویۃ باب تفعیل سے۔ عام کیا۔ برابر بنایا۔ پہلے معنی یہاں زیادہ چسپاں ہیں۔ لَا یَخَافُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی۔ نہیں اندیشہ رکھتا۔ نہیں ڈرتا باب سمع سے اَلْخَوْفُ مصدر ہے۔ عُقْبٰی انجام یہ اسم بھی ہو سکتا ہے اور مصدر بھی۔ فعل اس سے عَقَبَ یَعْقِبُ باب نصر وضرب سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:- تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالح علیہ السلام) نے جب ان کو اس عزم کی اطلاع ہوئی) فرمایا کہ اللہ کی (اس) اونٹنی سے اور اس کے پانی پینے سے خبردار رہنا (یعنی اس کو قتل مت کرنا اور نہ اس کا پانی بند کرنا (چونکہ ارادہ قتل کا اصل سبب یہی پانی کی باری تھی اس لئے اس کی تصریح فرما دی اور اللہ کی اونٹنی اس لئے کہا کہ اللہ نے اس کو دلیل نبوت بنا دیا اور اس کے احترام کو واجب فرمایا) سو انھوں نے پیغمبر کو جھٹلایا (کیونکہ وہ ان کو نبی نہیں سمجھتے تھے) پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو (تمام قوم کیلئے) عام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت کے اخیر میں کسی (خرابی نکلنے) کا (کسی سے) اندیشہ نہیں ہوا (جیسے ملوک دنیا کو بعض اوقات کسی قوم کو سزا دینے کے بعد احتمال ہوتا ہے کہ اس پر کوئی شورش و خلل ملکی مرتب نہ ہو۔)

اس میں ۲۱ آیتیں ہیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّة

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝

قسم ہے رات کی جب وہ چھپالے اور دن کی جب وہ روشن ہو جائے

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝

اور اس کی جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا کہ بیشک تمھاری کوشش مختلف ہیں

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝

سو جس نے دیا اور اللہ تعالےٰ سے ڈرا اور اچھی بات کو سچا سمجھا

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝

تو ہم اسکو راحت کی چیز کیلئے سامان دیدیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝

اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم اسکو تکلیف کیلئے سامان دیں گے

اللغات:۔ واؤ قسم کا ہے۔ لَيْلٌ رات۔ جمع لَيَالِی۔ اس مادہ سے فعل مجرد مستعمل نہیں باب اِفعال سے آتا ہے۔ بولتے ہیں اَلَالَ الْقَوْمُ قوم رات میں داخل ہوئی۔ لَايَلَ يُلَايِلُ باب مفاعلہ سے آتا ہے۔ لَايَلَهٗ اس کو ایک رات کی اجرت پر لیا۔ يَغْشٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سمع سے۔ ڈھانپ لیتا ہے، چھپا لیتا ہے۔ اَلنَّهَارُ دن۔ جمع اَنْهُرٌ۔ نَهْرٌ مصدر ہے اس سے فعل نَهَرَ يَنْهَرُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ تَجَلّٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مصدر تجلّی باب تفعّل سے روشن ہوا۔ اس کا مجرد جَلَا يَجْلُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلذَّكَرُ نر۔ جمع ذکور اس کا مادہ ذِكْرٌ ہے اور اس مادہ سے فعل ذَكَرَ يَذْكُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْاُنْثٰى مادہ۔ جمع اناث اس کا مادہ اُنْثٌ ہے اس مادہ سے فعل اَنُثَ يَاْنُثُ باب کَرُمَ سے آتا ہے۔ اِنَّ حرف مشبہ بفعل۔ سَعْيٌ کوشش۔ اس مادہ سے فعل سعیٰ یسعیٰ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ شَتّٰى جمع شتیت کی، متفرق۔ مختلف۔ شَتٌّ مادہ سے فعل شَتَّ يَشِتُّ باب ضَرَبَ سے آتا ہے اَمَّا لیکن۔ یہ حرف شرط ہے اکثر تفصیل کیلئے آتا ہے جیسے یہاں۔ مَنْ اسم موصول۔ وہ جو۔

وہ جس نے۔ اَعْطٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب افعال سے۔ دیا۔ اس کا مجرد عَطَا يَعْطُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اِتَّقٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اِتّقاء باب افتعال سے۔ ڈرا۔ اس کا مجرد وَقٰى يَقِيْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ صَدَّقَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی تصدیق مصدر باب تفعیل سے۔ سچا سمجھا۔ اس کا مجرد صَدَقَ يَصْدُقُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْحُسْنٰى اچھی بات۔ صیغہ واحد مونث اسم تفضیل۔ اس کا فعل حَسُنَ يَحْسُنُ باب نَصَرَ و کَرُمَ سے آتا ہے۔ یہاں الحسنیٰ سے مراد اسلام ہے۔ نُيَسِّرُ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع۔ مصدر تیسیر باب تفعیل سے ہم آسان کر دیتے ہیں، ہم سامان راحت دے دیتے ہیں۔ اس کا مجرد يُسْرٌ مصدر سے يَسَرَ يَيْسِرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ يُسْرٰى کے معنی سہل کے ہیں۔ بَخِلَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب سمع سے۔ بخل کیا، کنجوسی کی۔ اِسْتَغْنٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ مصدر استغناء، باب استفعال سے۔ بے پروائی کی۔ عُسْرٰى صیغہ واحد مونث اسم تفضیل۔ سختی، تکلیف کی چیز۔ اس کا مجرد فعل عَسَرَ يَعْسِرُ باب نَصَرَ و ضَرَبَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:۔ قسم ہے رات کی جب کہ وہ (آفتاب اور دن کو) چھپالے اور (قسم ہے) دن کی جب کہ وہ روشن ہو جائے اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا (مراد اللہ تعالےٰ ہے۔ آگے جواب قسم ہے) کہ بے شک تمھاری کوششیں (یعنی اعمال) مختلف ہیں (اور اسی طرح انکے ثمرات بھی مختلف ہیں) سو جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات (یعنی ملت اسلام) کو سچا سمجھا (یعنی اسلام کو اختیار کیا) تو ہم اس کو راحت کی چیز کیلئے سامان دیدیں گے (راحت کی چیز سے نیک عمل اور بواسطہ نیک عمل کے جنت مراد ہے۔) اور جس نے (حقوق واجبہ سے) بخل کیا اور (بجائے خدا سے ڈرنے کے خدا سے) بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات (یعنی ملت اسلام) کو جھٹلایا (یعنی اسلام قبول نہ کیا) تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کیلئے سامان دیدیں گے (تکلیف کی چیز سے بدعمل اور بواسطہ بدعمل کے دوزخ مراد ہے کہ عُسر کا سبب اور محل ہے۔ اور سامان

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا

اور اس کا مال اسکے کچھ کام نہ آوے گا جب وہ برباد ہونے لگے گا۔ واقعی ہمارے ذمہ

لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ

راہ کا بتلا دینا ہے اور ہمارے ہی قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا تو میں تم کو ایک

نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ

بھڑکتی آگ سے ڈرا چکا ہوں اس میں وہی بدبخت داخل ہوگا جس نے

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

جھٹلایا اور روگردانی کی

دینے سے مراد دونوں جگہ یہ ہے کہ اچھے یا بُرے کام اس سے بے تکلف سرزد ہوں گے اور ویسے ہی اسباب جمع ہو جائیں گے پھر نیک عمل کا سامانِ جنت ہونا اور بدعمل کا سامانِ دوزخ ہونا ظاہر ہی ہے۔

اللغات :۔ مَا يُغْنِيْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی منفی۔ نہیں نفع دے گا، نہ کام آیگا تَرَدّٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب تفعل سے۔ اس کا مجرد رَدِيَ يَرْدٰى باب سمع سے آتا ہے۔ ہلاک ہوا۔ اَلْهُدٰى راستہ دکھانا۔ ہدیٰ یہدی باب ضرب سے آتا ہے۔ اَلْاٰخِرَةَ عقبیٰ۔ اَلْاُوْلٰى دنیا (دیکھو والنازعات) اَنْذَرْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی اِنذار باب افعال سے۔ ڈرایا میں نے۔ اس کا مجرد نَذَرَ يَنْذِرُ ابواب نَصَرَ، ضَرَبَ، سمع سے آتا ہے۔ نَارٌ آگ۔ جمع نیران۔ اس کا مادہ نَوْرٌ ہے اور اس سے فعل نَارَ يَنُوْرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے تَلَظّٰى صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع اصل میں تَتَلَظّٰى تھا ایک تاء حذف کر دی گئی۔ تلظی مصدر باب تفعل سے۔ بھڑکتی ہے، شعلہ مارتی ہے۔ اس کا مجرد لَظِيَ يَلْظٰى باب سمع سے آتا ہے۔ لَا يَصْلٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی۔ نہیں داخل ہوگا۔ باب سمع سے صَلِيَ يَصْلٰى۔ اَلْاَشْقٰى صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔ بہت بدبخت۔ باب سمع سے شَقِيَ يَشْقٰى تَوَلّٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب تفعل سے۔ منہ موڑا۔ اسکا مجرد وَلِيَ يَلِيْ باب ضَرَبَ و حَسِبَ سے آتا ہے۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ

اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائیگا جو بڑا پرہیزگار ہے جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ

يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝

پاک ہو جائے اور بجز اپنے عالیشان پروردگار کی رضا جوئی کے اس کے ذمہ

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

کسی کا احسان نہ تھا کہ اس کا بدلا اتارنا ہو اور یہ شخص عنقریب خوش ہو جائے گا

ترجمہ و مطلب :۔ (آگے صاحب عُسریٰ کا حال مذکور ہے کہ) اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئیگا جب وہ برباد ہونے لگیگا۔ (بربادی سے مراد جہنم میں جانا ہے) واقعی ہمارے ذمہ (حسب التزام تفضل و احسان) راہ کا بتلا دینا ہے (سو وہ ہم نے پورے طور سے بتلا دیا) اور (جیسی راہ کوئی اختیار کرے گا ویسے ہی ثمرہ اس کو دیں گے کیونکہ) ہمارے ہی قبضہ میں ہے جنت اور دنیا (یعنی ہماری ہی حکومت ہے دونوں میں اس لئے ہم نے دنیا میں احکام مقرر کئے اور آخرت میں جزا یا سزا دیں گے) سو میں تم کو بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں (تاکہ ایمان و اطاعت کرکے اس سے بچو، اور کفر و معصیت کرکے اس میں نہ جاؤ آگے تصریح ہے کہ) اس میں (ہمیشہ کیلئے) وہی بدبخت داخل ہوگا جس نے (دینِ حق کو) جھٹلایا ہوگا اور (اس سے) روگردانی کی ہوگی۔

اللغات :۔ وَسَيُجَنَّبُهَا سین علامت مستقبل کی ہے۔ یجنب صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول تجنیب باب تفعیل سے۔ دور رکھا جائے گا۔ اس کا مجرد جَنَبَ يَجْنُبُ باب نَصَرَ سے آتا ہے اَلْاَتْقٰى صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔ بڑا پرہیزگار۔ اصل میں اَوْقٰى تھا وَقٰى يَقِيْ (باب ضَرَبَ) سے واؤ کو تاء سے بدل دیا۔ اَلَّذِيْ واحد مذکر اسم موصول۔ يُؤْتِيْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع۔ دیتا ہے۔ مصدر اَلْاِيْتَاء۔ يَتَزَكّٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع تزکی مصدر باب تفعل سے۔ پاک ہو جائے۔ اس کا مجرد زَكٰى يَزْكٰى باب سمع سے آتا ہے۔ نِعْمَةٌ احسان۔ تُجْزٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول۔ بدلہ دیا جائے۔ باب ضَرَبَ سے۔ اِلَّا حرف استثناء اِبْتِغَاء رضا جوئی کرنا، چاہنا، تلاش کرنا۔ یہ مصدر ہے۔ باب افتعال کا۔ اس کا مجرد

سُورَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اس میں ۱۱ آیتیں ہیں

وَالضُّحٰى ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ
قسم ہے دن کی روشنی کی   اور رات کی جب وہ قرار پکڑلے   کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا

وَمَا قَلٰى ۝
اور نہ دشمنی کی۔

بغی یبغی باب ضرب سے آتا ہے۔ وَجْهُ چہرہ۔ مراد ذات باری تعالیٰ۔ اس مادہ سے فعل وَجُہَ یوجہ وجاہۃً باب ضرب سے آتا ہے۔ اَعْلٰى صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔ عَلَا یَعْلُوْ باب نصر سے برتر، عالیشان۔ یَرْضٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سمع سے۔

ترجمہ ومطلب:۔ اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہے جو اپنا مال (محض) اس غرض سے دیتا ہے کہ (گناہوں سے) پاک ہو جائے (یعنی محض رضائے حق اس کا مطلوب ہے) اور بجز اپنے عالیشان پروردگار کی رضاجوئی کے (کہ یہی اس کا مقصود ہے) اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ (اس کا) بدلہ اتارنا (مقصود) ہو (اس میں نہایت ہی مبالغہ ہے اخلاص میں کیونکہ کسی کا بدلہ اتارنا بھی فی نفسہٖ انفاق مندوب ہے مگر فضیلت میں احسان ابتدائی کے برابر نہیں پس جب اس شخص کا انفاق اس سے بھی پاک ہے تو ریا وغیرہ کی آمیزش سے تو بطریق اولیٰ پاک ہوگا اور یہ کمالِ اخلاص ہے) اور (ایسے شخص کیلئے اوپر صرف جہنم سے بچنا مذکور تھا آگے حصول نعمائے آخرت کو فرماتے ہیں کہ) یہ شخص عنقریب خوش ہو جائیگا (جبکہ آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں ملیں گی) **ف:۔** ہرچند کہ الفاظ آیت کے عام ہیں مگر اس کا سبب قصہ ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انھوں نے بھاری بھاری رقمیں خرچ کرکے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ وغیرہ کو کافروں سے خرید کر آزاد کردیا تھا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اللہ نے صدیق اکبر کو اَتقٰی کہا رضی اللہ عنہ

اللغات:۔ شان نزول ان آیات کا یہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی عذر کی وجہ سے آپؐ دو تین شب تہجد کے وقت نہیں اٹھ سکے اور کسی طرح اس کی اطلاع دو سروں تک پہنچ گئی تو ایک کافرنے گستاخی سے کہا

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ
اور آخرت آپ کیلئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے   اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو

رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝
دیگا سو آپ خوش ہوجا دیں گے   کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر ٹھکانا دیا

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝
اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے خبر پایا پھر راستہ تبلایا   اور آپ کو نادار پایا سو مالدار بنا دیا

اِنَّ شَيْطَانَكَ قَدْ تَرَكَكَ تمھارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا۔ اور اتفاق سے وحی کے آنے میں بھی کچھ دیر ہوگئی تو دوسرے مشرکین نے بھی کہا کہ ان کے رب نے ان کو چھوڑ دیا۔ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔ وَالضُّحٰى واؤ قسم کا ہے الضحی روشنی، وقت چاشت، دن چڑھے۔ الضحو مصدر ہے ضَحَا یَضْحُوْ باب نصر سے آتا ہے۔ اَللَّيْلُ رات۔ جمع لیالی۔ سجٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نصر سے۔ ساکن ہوا، ٹھہرا۔ وَدَّعَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی التودیع مصدر باب تفعیل سے۔ رخصت کیا، چھوڑ دیا۔ اس کا مجرد وَدَعَ یَدَعُ باب فتح سے آتا ہے قَلٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اس کا مصدر قَلًى اور قلاءً دونوں آتے ہیں۔ قلٰی یقلو باب نصر سے اور قلٰی یقلی باب ضرب سے آتا ہے۔ دشمنی کی، بغض رکھا۔

ترجمہ ومطلب:۔ قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب کہ وہ قرار پکڑلے (قرار پکڑنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک حقیقی یعنی اس کی ظلمت کا کامل ہوجانا دوسرے مجازی یعنی جانداروں کا اس میں سوجانا اور چلنے پھرنے اور بولنے چالنے کی آوازوں کا ساکن ہوجانا آگے جواب قسم ہے) کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ (آپ سے) دشمنی کی۔

اللغات:۔ اَلْاٰخِرَةُ اللہ تعالیٰ نے دو مستقل گھر بنائے ہیں ایک کا نام دنیا ہے جس کو الاولیٰ بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ گھر جس میں ہم لوگ رہ رہے ہیں اور جس کی عمر جس قدر مقرر کی گئی ہے وہ اسی گھر میں رہے گا اور اسی میں اپنی زندگی اچھی یا بری بنائے گا پھر جب وقت مقررہ پورا ہوجائیگا تو اس گھر سے تعلق منقطع ہوجائے گا اور موت کے ذریعہ اس گھر سے دوسرے گھر میں منتقل

ہو جائے گا اور اب دوسری زندگی شروع ہوگی اور قبر کی منزل پر پہنچ کر اس دوسرے گھر میں پہنچے گا اور اِس دنیا کی زندگی میں اچھا یا برا جو کچھ کیا ہے اُس گھر میں اس کا بدلہ ملے گا یہ اسی زندگی کا پھل ہوگا جسے گزار کر آیا ہے اس دوسرے گھر کا نام آخرت ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری سنائی ہے کہ آپ کا ہر بعد و الاحال پہلے حال سے بہتر ہے یہاں تک کہ آپ کی آخرت آپ کی دنیا سے بہتر ہے۔ یُعْطِیْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع۔ اعطاء مصدر باب افعال سے دیگا۔ اس کا مجرد عطی یَعْطُوْا باب نَصَرَ سے آتا ہے مصدر عُطُوٌّ ہے۔ تَرْضٰی صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع باب سمع سے۔ تو راضی ہو جائے گا۔ أ ہمزہ استفہام۔ کیا۔ لَمْ یَجِدْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی بلم باب ضَرَبَ سے وَجَدَ یجد۔ نہیں پایا۔ یَتِیْمٌ وہ نابالغ لڑکا یا لڑکی جس کا باپ انتقال کر گیا ہو۔ اس کا مادہ یُتم ہے یَتَمَ یَیْتَمُ ابواب ضَرَبَ اور سمع سے آتا ہے۔ اٰوٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ ایواء باب افعال سے۔ اس نے پناہ دی۔ اس کا مجرد اَوٰی یَاوِیْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اُوِیًّا اور اَوَاءٌ مصدر ہے۔ وَجَدَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اس نے پایا۔ ضَآلٌّ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ ضَلَّ یَضِلُّ باب ضَرَبَ سے۔ ناواقف، بے خبر۔ مزید تشریح اس لفظ کی بعد میں آئے گی۔ ھَدٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے۔ راستہ دکھلایا، رہبری کی۔ عَآئِلٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ عَالَ یَعِیْلُ باب ضَرَبَ سے۔ نادار اَغْنٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اغناء باب افعال سے۔ اس نے غنی کر دیا۔ اس کا مجرد غِنی یغنٰی باب سمع سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:- (کیونکہ اول تو آپ سے کوئی بات ایسی نہیں ہوئی۔ ثانیاً حضرات انبیاء علیہم السلام کے واسطے یہ امر عادۃ اللہ میں محال ہے پس آپ کفار کی ان خرافات سے رنجیدہ نہ ہوں آپ برابر نعمت وحی سے مشرف رہیں گے اور یہ شرف اور کرامت آپ کیلئے دنیا میں ہے) اور آخرت آپ کیلئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے (پس وہاں آپ کو اس سے زیادہ نعمتیں ملیں گی) اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (آخرت میں بکثرت نعمتیں) دے گا سو آپ (ان کے عطا ہونے سے) خوش ہو جائیں گے (آگے بعض نعمتوں کا ذکر ہے) کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم نہیں پایا (پھر) آپ کو ٹھکانا دیا (چنانچہ بیہقی کی روایت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝

تو آپ یتیم پر سختی نہ کیجئے — اور سائل کو مت جھڑکئے

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

اور اپنے رب کے انعامات کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے

شکم مادر میں تھے کہ آپ کے والد ماجد کی وفات ہو گئی اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا خواجہ عبدالمطلب سے آپ کی پرورش کرائی اور جب آٹھ برس کے ہوئے اور دادا کی بھی وفات ہو گئی۔ تو آپ کے چچا خواجہ ابوطالب سے پرورش کرائی۔ ٹھکانا دینے کا مطلب یہی ہے۔) اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو (آپ کو شریعت کا) رستہ بتلایا۔ (دوسرے مقام پر قرآن میں فرمایا مَاكُنْتَ تَدْرِیْ مَاالْكِتٰبُ وَلَاالْاِيْمَانُ آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا اور ایمان کیا ہے۔ یعنی آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب کیا ہے نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کیا ہے پس اللہ نے خبردار کر دیا تو آپ کو سب کچھ معلوم ہو گیا۔ اور وحی آنے سے پہلے شریعت کی تفصیل نہ معلوم ہونا کوئی منقصت نہیں ہے) اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو نادار پایا سو مالدار بنایا (اس طرح کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال سے تجارت کی۔ نفع میں شرکت سے اور اس سے نفع ہوا پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے نکاح کر لیا اور اپنا تمام مال حاضر کر دیا مطلب یہ کہ آپ ابتدا ہی سے مورد انعامات رہے ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔ ان انعامات پر شکر کا حکم ہے کہ جب ہم نے یہ یہ نعمتیں دی ہیں)

اللغات:- لَا تَقْهَرْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل نہی باب فَتَحَ سے۔ تو سختی نہ کر۔ لَا تَنْهَرْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل نہی باب فَتَحَ سے۔ تو مت جھڑک۔ نِعْمَةٌ احسان، انعام جمع نِعَمٌ۔ یہ اسم ہے اس کا مادہ نَعْمٌ ہے اور اس مادہ سے فعل نَعِمَ یَنْعَمُ ابواب فَتَحَ، نَصَرَ، سمع سے آتا ہے۔ حَدِّثْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر۔ تحدیث باب تفعیل۔ بیان کر، تذکرہ کر اسکا مجرد حَدَثَ یَحْدُثُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:- تو آپ (اس کے شکریہ میں) یتیم پر سختی نہ کیجئے اور سائل کو

سُورَةُ الۡاِنۡشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | اس میں ۸ آیتیں ہیں

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۝ وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۝

کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا — اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا

الَّذِيۡٓ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۝ وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝

جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی — اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا

فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۝ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۝

سو بیشک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہے — بیشک موجودہ مشکلات کیساتھ آسانی ہے

مت جھڑکیے (یہ تو شکر فعلی ہے) اور اپنے رب کے انعامات (مذکورہ) کا تذکرہ کرتے رہا کیجیے (یعنی زبان سے بھی تولی شکر کیا کیجیے کہ اللہ نے مجھ پر یہ احسان کیا ہے اور عملی اس طرح کہ اللہ نے آپ پر احسانات کئے ہیں تو آپ بھی اس کی مخلوق پر احسان کیجیے اور مخلوق پر احسان کی دو قسمیں ایک روحانی جو آپ کا منصب تھا اس کا ذکر یہاں نہیں کیا دوسری جسمانی احسان اسکا یہاں ذکر کر دیا۔

ف ۱ :۔ سائل کو جھڑکنے کی ممانعت اس صورت میں ہے جب کہ وہ نرمی سے مان جائے ورنہ اگر اڑ کر کھڑا ہو جائے تو زجر جائز ہے۔

ف ۲ :۔ جن لوگوں نے گداگری کا پیشہ اختیار کر لیا ہے ان کے سوال پر انھیں دینا درست نہیں۔ ایسے لوگ اگر اڑ جائیں تو انھیں ڈانٹنا درست ہے۔

اللغات :۔ اَ ہمزہ استفہام۔ کیا۔ لَمۡ نَشۡرَحۡ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع منفی بلم باب فَتَحَ سے۔ نہیں کھولا ہم نے۔ صَدۡرٌ سینہ۔ جمع صدور۔ اس مادہ سے فعل صَدَرَ يَصۡدُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ وَضَعۡنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی باب فَتَحَ سے۔ اتار دیا ہم نے۔ وِزۡرٌ بوجھ۔ جمع اَوۡزَارٌ اس مادہ سے فعل وَزَرَ يَزِرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَنۡقَضَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب اِفعال سے اِنقاض مصدر۔ توڑ دیا۔ اس کا فعل نَقَضَ يَنۡقُضُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ ظَهۡرٌ پیٹھ۔ جمع ظهور۔ ظہر مادہ سے فعل ظَهَرَ يَظۡهَرُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔

فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ۝

تو جب آپ فارغ ہو جایا کریں تو محنت کیا کیجیے — اور اپنے رب کی طرف متوجہ رہا کیجیے

رَفَعۡنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی باب فَتَحَ سے۔ بلند کیا ہم نے۔ ذِكۡرٌ چرچا، آوازہ اس مادہ سے فعل ذکر یذکر باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ عُسۡرٌ دشواری، تنگی، سختی، مشکل۔ اس مادہ سے فعل عَسُرَ يَعۡسُرُ باب سَمِعَ اور کَرُمَ سے آتا ہے۔ يُسۡرٌ آسانی، سہولت۔ اس مادہ سے فعل يَسَرَ يَيۡسِرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ فَرَغۡتَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی۔ تو فارغ ہو جائے۔ ابواب فَتَحَ، نَصَرَ، سَمِعَ سے آتا ہے

ترجمہ و مطلب :۔ کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (علم و حلم سے) کشادہ نہیں کر دیا (یعنی علم بھی وسیع عطا فرمایا اور تبلیغ میں جو مخالفین کی مزاحمت سے ایذا پیش آتی ہے اس میں تحمل اور حلم بھی دیا) اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی ہے (وزر سے وہ مباح امور مراد ہیں جو کسی مصلحت سے آپ سے صادر ہو جاتے تھے اور بعد میں خلاف حکمت ثابت ہوتے تھے اور آپ بوجہ علو شان اور غایت قرب کے باعث ان سے اسی طرح مغموم ہوتے تھے جس طرح کوئی گناہ سے مغموم ہوتا ہے۔ آیت میں بشارت ہے ان امور پر مواخذہ نہ ہونے کی۔ یہ بشارت آپ کو دو مرتبہ دی گئی۔ ایک مکہ میں اس سورت میں دوسری مدینہ منورہ میں سورہ فَتَحَ میں اس کی تاکید و تفصیل کے لئے) اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا۔ یعنی اکثر جگہ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر ملا دیا گیا۔ مثلاً خطبہ میں، تشہد میں، اذان میں، اقامت میں نماز میں۔ اور اللہ کے نام کی رفعت اور شہرت ظاہر ہی ہے پس جو اس کے قرین ہوگا رفعت و شہرت میں وہ تابع رہے گا اگر ذرا غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جب سے آپ نبی ہوئے اس وقت سے آج تک اور آج سے قیامت تک کوئی وقت دن رات میں ایسا نہیں جس میں دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں آپ کا ذکر نہ ہو رہا ہے۔ یہ رفعت ذکر کسی مخلوق کو کبھی نصیب نہیں صرف آپ ہی کا حصہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور چونکہ مکہ میں آپ اور مومنین طرح طرح کی تکالیف و شدائد میں گرفتار تھے اس لئے آگے اس کے ازالہ کا وعدہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے

آپ کو روحانی راحت دی اور روحانی کلفت دور کردی سو اس سے دنیاوی راحت و محنت میں بھی ہمارے فضل وکرم کا امیدوار رہنا چاہئے چنانچہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی ہونے والی ہے (اور چونکہ ان مشکلات کے انواع و اعداد کثیر تھے مکرر وعدہ فرماتے ہیں کہ) بیشک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی (ہونے والی) ہے (چنانچہ وہ مشکلات ایک ایک کرکے سب رفع ہوگئیں جیساکہ روایات اس پر متفق ہیں آگے ان نعمتوں پر امر بالشکر کو متفرع فرماتے ہیں یعنی جب ہم نے یہ یہ نعمتیں آپ کو دی ہیں تو)

اللغات :۔ اِنْصَبْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر باب سمع سے۔ تو محنت کر۔ اِرْغَبْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف باب سمع سے ۔ تو رغبت کر

ترجمہ و مطلب :۔ تو آپ جب (تبلیغ احکام سے کہ عبادت متعدیۃ النفع ہے) فارغ ہوجایا کریں تو دوسری عبادات متعلقہ بذات خاص) محنت کیا کیجئے (مراد کثرت عبادت وریاضت ہے کہ آپ کی شان کے یہی مناسب ہے) اور جو کچھ مانگنا ہو اس میں) اپنے رب کی طرف توجہ دیجئے (یعنی اس سے مانگئے۔ اس میں بھی بشارت ہے تنگی دور کرنے کی۔ کیونکہ مالک کا یہ کہنا ہے کہ ہم سے مانگو یہ وعدہ قبولیت ہے۔

ف روایات میں ہے کہ دو مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چاک کیا گیا اور اسے علم و عرفان سے بھر دیا گیا۔ پہلی بار جب آپ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر بچپنے میں رہتے تھے۔ دوسری مرتبہ معراج کے سفر سے پہلے تاکہ آسمانوں اور عرش اعظم و جنت و دوزخ کی سیر کے قابل ہوسکیں اور جو علوم و کمالات قرب خداوندی سے حاصل ہوں ان کی برداشت ہو سکے اسی کا اثر تھا کہ آپ اتنا بڑا کام تمام اہل عالم کی فلاح کا قیامت تک کیلئے کرسکے جس کی کوئی مثال نہ آپ کے آنے سے پہلے ملتی ہے نہ آج تک مل سکی نہ قیامت تک مل سکیگی۔ آجکل آپریشن کے کمالات انسانی ہاتھونسے کس طرح ظاہر ہو رہے ہیں تو اگر قدرت نے آپریشن فرماکر انوار سے قلب مبارک کو بھر دیا تو کیا شبہ کی گنجائش ہے۔

صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا

اس میں ۸ آیتیں ہیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سُوْرَةُ التِّیْنِ مَکِّیَّة

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝ وَهٰذَا

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور امن والے

الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ

اس شہر کی کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت

اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝

سانچہ میں ڈھالا ہے پھر ہم نے اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیا

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کے لئے

اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝

اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا پھر کون چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝

کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے۔

اللغات :۔ اَلتِّیْنُ تین انجیر کو کہتے ہیں جو ایک بہت عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں ہوتا درخت کو بھی تین کہتے ہیں اور پھل کو بھی۔ اس مادہ سے فعل مستعمل نہیں۔ اَلزَّیْتُوْن ایک درخت کا نام ہے اس کا تیل بہت لطیف اور کثیر المنافع ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ تین اور زیتون ارض مقدس کے دو پہاڑ ہیں۔ اس کا مادہ زَیْتٌ ہے اور اس سے فعل زَاتَ یَزِیْتُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ طُوْرٌ اس پہاڑ کا نام جس پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو پیغمبری ملی تھی۔ یہ اسم ہے اس کا مادہ طُوْرٌ ہے جو مصدر بھی ہے اور اس سے فعل طَارَ یَطُوْرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ سِیْنِیْن ایک مقام کا نام ہے جس کی طرف طور کی نسبت کی جاتی ہے۔ اسکو سینار بھی کہتے ہیں۔ اَلْبَلَدُ شہر۔ (دیکھو سورۃ الفجر) اَلْاَمِیْن امن والا شہر۔ مراد مکہ مکرمہ۔ اس کا مادہ امن ہے اور اس مادہ سے فعل اَمِنَ یَاْمَنُ باب سمع سے آتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی تھی

رَبِّ اجْعَلْ ہٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا اے رب اس شہر کو امن والا بنادے۔ اللہ نے یہ دعا قبول فرمالی اور ہزاروں سال گزرنے پر بھی وہ ایسا ہی پُرامن ہے جیسا اس وقت تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں اس کے پُرامن ہونے کا یہ حال تھا کہ باپ کا قاتل سامنے کھڑا ہوتا اور بیٹا انتقام کی پوری قدرت رکھنے کے باوجود بلد امین کی حرمت میں باپ کے قاتل سے کچھ نہیں بولتا تھا۔ خَلَقْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی باب نَصَرَ سے۔ ہم نے پیدا کیا۔ اَحْسَن صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل باب کَرُمَ و نَصَرَ سے۔ بہت عمدہ۔ تَقْوِیْم باب تفعیل سے مصدر۔ درست کرنا، ٹھیک کرنا۔ ہمارے محاورہ میں لفظ سانچہ جس مفہوم کیلئے بولتے ہیں اس مقام پر اسی مفہوم کو لفظ تقویم ادا کر رہا ہے۔ اس کا مجرد قَامَ یَقُوْمُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ رَدَدْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی۔ ہم نے لوٹا دیا۔ رَدَّ یَرُدُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَسْفَل صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔ بہت نیچے۔ سَفَلَ یَسْفُلُ باب نَصَرَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ مَمْنُوْنٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول بمعنی مقطوع و منقطع مَنَّ یَمُنُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ یُکَذِّبُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مصدر تکذیب باب تفعیل سے۔ تکذیب کے ایک معنی جھٹلانے کے ہیں۔ دوسرے معنی جَعَلَ الرَّجُلَ کَاذِبًا مرد کو جھوٹا بنانا کے ہیں۔ یہی دوسرے معنی یہاں مراد ہیں۔ دِیْن جزا، مراد قیامت۔ لَیْسَ نہیں۔ یہ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ اس کی پوری گردان یہ ہے لَیْسَ لَیْسَا لَیْسُوْا لَیْسَتْ لَیْسَتَا لَسْنَ لَسْتَ لَسْتُمَا لَسْتُمْ لَسْتِ لَسْتُمَا لَسْتُنَّ لَسْتُ لَسْنَا۔ اَحْکَمُ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔ سب سے بڑا حاکم۔ حَکَمَ یَحْکُمُ باب نَصَرَ سے۔ حَاکِمِیْنَ جمع حاکم کی۔ اسم فاعل۔

ترجمہ و مطلب:- قسم ہے انجیر (کے درخت) کی اور زیتون (کے درخت) کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر (یعنی مکہ معظمہ) کی کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچہ میں ڈھالا ہے پھر (ان میں جو بوڑھا ہو جاتا ہے) ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں (یعنی وہ خوبصورتی اور قوت مبدل بہ قبح و ضعف ہو جاتا ہے اور وہ برے سے برا ہو جاتا ہے۔ مقصود کمال قبح کا بیان کرنا ہے اور بتانا بھی کہ ہم کو دوبارہ بنا دینے کی بھی قدرت ہے تو پھر قیامت کا انکار کیوں ہے۔ ثُمَّ رَدَدْنَا سے شبہ ہوتا تھا کہ سب ہی ضعفاء و شیوخ ردی ہو جائیں گے اس لئے آگے اہل ایمان کو اس سے مستثنیٰ کر لیا فرمایا)

اس میں ۱۹ آیتیں ہیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝

اے پیغمبر آپ قرآن اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے جس نے پیدا کیا جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا آپ قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم سے تعلیم دی انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کے لئے اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا۔ (آگے خَلَقْنَا اور رَدَدْنَا پر نتیجہ مرتب فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ پیدا کرنے اور حالات کے الٹ پلٹ پر قادر ہیں تو اے انسان) پھر کون سی چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے (یعنی وہ کونسی دلیل ہے جس کی بنا پر تو ان دلائل کے ہوتے ہوئے قیامت کا منکر ہو رہا ہے) کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے (تصرفات دنیویہ میں بھی جن میں سے خلق اور رد بھی ہے اور تصرفات اخرویہ میں بھی جن میں بعث و مجازاۃ بھی ہے)

ف:- اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں دو کثیر المنافع درختوں کی قسم کھائی اور دو متبرک مقامات کی ایک وہ مقام جہاں موسیٰ علیہ السلام کو کلام کا شرف بخشا گیا دوسرا وہ جہاں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہوا۔ اور درختوں کی قسم کو مقصود سے مناسبت ہے کہ جس طرح درخت کو نشو و نما ہوتا پھر سوکھ کر کٹنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کا نشو و نما ہوتا ہے پھر بڑھاپا آتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ یہاں اشرف المخلوقات کا ذکر تھا اس لئے قسم بھی اشرف اشجار کی مناسب ہوئی اور طور اور بلد امین دونوں محل وحی ہیں تو جزا ر آخرت سے ان کو مناسبت ہوئی کہ وحی ہی کے ذریعہ مجازاۃ کا علم ہوا۔ واللہ اعلم

اللغات:- اِقْرَأْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ قَرَأَ یَقْرَأُ باب فَتَحَ سے

آپ پڑھیے۔ عَلَقٌ خون کا لوتھڑا۔ اس مادہ سے فعل عَلِقَ یَعْلَقُ باب نَصَرَ و سمع سے آتا ہے۔
اِسْمٌ نام۔ جمع اسماء۔ خَلَقَ (پیچھے آچکا) اَلْاَکْرَمُ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔ بڑا کرم والا۔ باب کرُمَ یکرُمُ سے۔ اَلْقَلَمُ لکھنے کا آلہ۔ جمع اَقلام۔ اس مادہ سے فعل قَلَمَ یَقْلِمُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔

اس سورت کی یہ شروع کی آیتیں لَمْ یَعْلَمْ تک قرآن پاک کی سب سے پہلی آیات ہیں۔ واقعہ یوں پیش آیا کہ وحی نبوت کے کچھ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تنہائی پسند ہو گئے تھے جس کی شکل آپ پر یہ القاء ہوئی کہ آپ کئی کئی دن کی خوراک لے کر ایک غار میں جو مکی آبادی سے باہر تھا اور اس کا نام حرا تھا تشریف لے جاتے اور وہیں رہتے تھے۔ جب خوراک ختم ہو جاتی تو واپس آکر مزید خوراک لے کر پھر وہیں تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ اسی دورانِ قیام میں اللہ تعالیٰ نے جبریل امین کو یہ آیتیں دیکر بھیجا۔ جبریل امین دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کیا پڑھیے۔ آپ نے جواب دیا مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس پر جبریل امین نے آپ کو خوب زور سے دبایا اور پھر کہا۔ پڑھیے آپ نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ جبریل امین نے پھر زور سے دبایا پھر چھوڑ کر کہا، پڑھیے۔ آپ نے وہی جواب دیا۔ تین مرتبہ اسی طرح پیش آیا۔ پھر جبریل امین نے یہ آیتیں سنائیں اور آپ نے دوہرائیں۔ یہ سب سے پہلی وحی تھی۔ نبی علیہ السلام پر اس کا اثر ہوا اور آپ دولتکدہ تشریف لائے بالکل نئی بات ہونے کی وجہ سے آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی پھر آپ نے اپنی رفیقۂ حیات امُّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے واقعہ بیان فرمایا اور قلب پر جو اثر تھا اسے بھی بیان فرمایا۔ انھوں نے بہت ہی عمدہ انداز میں آپ کے اوصاف ذکر کئے اور تسلی دی پھر مزید تسلی کے لئے آپ کو ایک بڑے عالم اور بڑے تجربہ کار شخص ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ یہ حضرت خدیجہؓ کے رشتہ دار اور انجیل کے بڑے عالم اور صحیح عیسائیت کے پیرو تھے۔ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان سن کر کہا مبارک ہو یہ وہ فرشتہ ہے جو انبیاء علیہم السلام کے پاس اللہ کا پیغام لاتا تھا۔ ورقہ نے یہ بھی تمنا ظاہر کی کہ کاش میں اس وقت زندہ رہتا جب کہ تمہاری قوم تم کو نکالے گی تو میں تمھاری بھرپور مدد کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی تعجب سے یہ تاریخی جملہ فرمایا اَوَ مُخْرِجِیَّ هُمْ کیا یہ میری قوم مجھ کو نکالے گی۔ تعجب کی وجہ ظاہر ہے کہ آپ نے سوچا کہ یہ میری قوم جو مجھ کو

الصَّادق الامین کے القاب سے یاد کرتی ہے وہی قوم میری ایسی دشمن ہو جائے گی کہ مجھے مکہ سے نکال دیگی۔ مگر ورقہ تاریخ انبیاء سے واقف تھے اور انھوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا قول جو متیٰ، مرقس وغیرہ اناجیل میں منقول ہے کہ نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا، ضرور پڑھا ہوگا اس بنا پر یہ پیشینگوئی کی۔ ورقہ نے کہا ہاں اللہ کا پیغام سنانے والوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے پھر اس واقعہ کے کچھ ہی دن بعد ورقہ کا انتقال ہوگیا۔ سورت کی باقی آیات اسکے بعد نازل ہوئیں۔

ترجمہ و مطلب:۔ (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (پر جو قرآن نازل ہوا کریگا جس میں اس وقت نازل ہونے والی آیتیں بھی داخل ہیں) اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجیے (یعنی جب پڑھیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر پڑھا کیجیے جیسا آیت وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ میں قرآن کے ساتھ اعوذ باللہ پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ ان دونوں امروں سے جو اصل مقصود ہے یعنی توکل اور استعانت وہ تو واجب ہے اور زبان سے کہنا مسنون و مندوب ہے۔ آگے رب کی صفت ہے یعنی وہ ایسا رب ہے) جس نے مخلوقات کو پیدا کیا (جس نے سب مخلوقات میں سے بالخصوص) انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا (اس میں اشارہ ہے کہ نعمتِ خلق میں بھی عام مخلوقات سے زیادہ انعام انسان پر ہے۔ کہ علقہ سے کہ جمادِ محض تھا اس کو کس درجہ ترقی دی کہ صورت کیسی بنائی عقل و علم سے مشرف فرمایا۔ پس انسان کو زیادہ شکر اور ذکر کرنا چاہیے۔ آگے اِقْرَاْ مذکور کی تاکید کے لئے ارشاد ہے) آپ قرآن پڑھا کیجیے (اس سے معلوم ہوا کہ قراءۃ بھی فی نفسہا مقصود ہے کیونکہ تبلیغ کا ذریعہ یہی قرارت ہی ہے اور تبلیغ ہی اصل خدمت صاحب وحی کی ہے آگے مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ کے عذر کو آئندہ کے لئے رفع فرمانے کا وعدہ فرمایا گیا کہ) آپ کا رب بڑا کریم ہے (جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے وہ ایسا ہے) جس نے (لکھے پڑھوں کو نوشتہ) قلم سے تعلیم دی اور (عموماً و مطلقاً) انسان کو (دوسرے ذرائع سے) ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا (مطلب یہ کہ اولاً تعلیم کچھ کتابت میں منحصر نہیں دوسرے ذرائع سے بھی تعلیم کا وقوع ہو رہا ہے۔ ثانیاً اسباب موثر بالذات نہیں سببِ حقیقی اور علم دینے والے ہم ہیں پس گو آپ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے مگر جب ہم نے آپ کو قرارت کا حکم دیا ہے تو ہم دوسرے

كَلَّآ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ ۝ أَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝

سچ مچ بیشک آدمی حد سے نکل جاتا ہے   اس وجہ سے کہ اپنے کو مستغنی دیکھتا ہے

إِنَّ إِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝ أَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى ۝

اے مخاطب تیرے رب ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہوگا   اے مخاطب بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو ایک بندہ کو

عَبْدًا إِذَا صَلّٰى ۝ أَرَءَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰىٓ ۝

منع کرتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے   اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا کہ وہ بندہ ہدایت پر ہو

أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ أَرَءَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

یا وہ تقویٰ کی تعلیم دیتا ہو   اے مخاطب ذرا یہ تو بتلا کہ اگر وہ شخص جھٹلاتا ہو یا روگردانی کرتا ہے

ذرائع سے آپ کو قرات وحفظ علوم وحی پر قدرت دیدیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا فرمایا سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ہم عنقریب آپ کو پڑھائیں گے تو پھر آپ نہ بھولیں گے۔ پس ان آیات میں آپ کی نبوت اور اس کے مقدمات و متممات کا پورا تقرر ہو گیا اور چونکہ صاحب نبوت کی مخالفت حد درجہ شنیع امر ہے اس لئے اگلی آیتوں میں آپ کے بدتر مخالف ابوجہل کی عام الفاظ میں نام لئے بغیر مذمت ہے جس کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک بار ابوجہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو کہا میں نے آپ کو اس سے بارہا منع کیا ہے۔ آپ نے اس کو جھڑک دیا تو بدبخت کہنے لگا کہ مکہ میں سب سے بڑا مجمع میرے ساتھ ہے ابکی بار دیکھوں گا تو (نعوذ باللہ) گردن پر پاؤں رکھ دوں گا۔ چنانچہ ایک بار اس ارادے سے چلا بھی مگر قریب جاکر ہٹنے لگا اور پیچھے ہٹنے لگا۔ لوگوں نے وجہ پوچھی کہنے لگا مجھ کو ایک خندق آگ کی حائل معلوم ہونے لگی اور اس میں کچھ پردار چیزیں نظر آئیں۔ آپ نے فرمایا وہ فرشتے تھے اگر وہ اور آگے آتا تو فرشتے اس کو بوٹی بوٹی کر کے نوچ ڈالتے۔ اس پر یہ اگلی آیتیں نازل ہوئیں جو پہلی آیتوں کے مدت بعد نازل ہوئیں۔ نبی علیہ السلام نے ان آیات کو انھیں پہلی آیات کے ساتھ لکھوایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیات کی ترتیب بھی آپ ہی کی تعلیم کردہ ہے۔

اللغات :- كَلَّا ہرگز نہیں۔ إِنَّ حرف مشبہ بفعل۔ يَطْغٰى صیغہ واحد مذکر غائب

فعل مضارع باب فَتَحَ سے۔ مصدر طغیان ہے (مزید دیکھو سورہ والشمس) أَنْ ناصبہ ہے۔ رَاٰی صیغہ واحد مذکر غائب ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب۔ یہاں اسی انسان کی طرف لوٹ رہی ہے جس کا ذکر پیچھے آیا ہے۔ اِسْتَغْنٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی استغناء مصدر باب استفعال سے غنی پایا، غنی سمجھا۔ اس کا مجرد غَنِيَ يَغْنٰى باب سمع سے آتا ہے۔ اَلرُّجْعٰى یہ مصدر ہے رَجَعَ يَرْجِعُ باب ضَرَبَ کا۔ لوٹنا، پھر جانا۔ أَرَءَيْتَ أ ہمزہ استفہام رَأَيْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی۔ دیکھا تو نے۔ یہاں محاورہ کا ترجمہ ہو گا، بھلا یہ تو بتلا، بھلا دیکھو تو۔ اَلَّذِىْ واحد مذکر اسم موصول۔ يَنْهٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب فَتَحَ سے۔ روکتا ہے۔ عَبْدٌ بندہ۔ جمع عِباد۔ مراد عبد سے یہاں رسول علیہ السلام ہیں۔ اس مادہ سے فعل عَبَدَ يَعْبُدُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ إِذَا جب۔ صَلّٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ مصدر تصلیہ باب تفعیل سے۔ إِنْ حرف شرط۔ اگر۔ كَذَّبَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ تکذیب باب تفعیل سے۔ اس کا مجرد كَذَبَ يَكْذِبُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ تَوَلّٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ مصدر اَلتَّوَلِّىْ باب تفعُّل سے۔ منہ موڑا۔ اس کا مجرد وَلِىَ يَلِىْ باب حَسِبَ سے آتا ہے کبھی کبھی باب ضَرَبَ سے آجاتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :- (پس ارشاد ہے کہ) سچ مچ بیشک (کافر) آدمی حد (آدمیت) سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو (ابناء جنس سے) مستغنی دیکھتا ہے (کقولہ تعالٰی وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا حالانکہ اس استغناء پر طغیان حماقت محضہ ہے کیونکہ کسی کو مخلوق سے اگر استغناء ہو بھی جائے تو حق تعالٰی سے تو کسی حال میں بھی استغناء نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ آخر میں) اے مخاطب (عام) تیرے رب ہی کی طرف سب کا لوٹنا ہوگا اور اس وقت بھی اس حیات دنیا کی طرح اس کا قدرت کے احاطہ میں گھرا ہوگا اور اس حالت جو اس کو طغیان کی سزا ہوگی اس سے بھی کہیں بھاگ نہ سکیگا۔ پس ایسا عاجز ایسے قادر سے کب مستغنی ہو سکتا ہے۔ تو استغناء کا گھمنڈ اور اس کی وجہ سے سرکشی اور طغیان حماقت ہی حماقت ہے۔ آگے بشکل استفہام اس کے بعض طغیان کا بیان ہے یعنی) اے مخاطب (عام) بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ بندہ (جس کو عبادت رب سے روکا جاتا ہے) ہدایت پر ہو

أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ ۵

کیا اس شخص کو خبر نہیں کہ اللہ تعالےٰ دیکھ رہا ہے ہرگز نہیں اگر یہ شخص باز نہ آئے گا

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝

تو ہم بیٹھے پکڑ کر جو کہ دروغ اور خطا میں آلودہ بیٹھے ہیں گھسیٹیں گے

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۝ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ كَلَّا لَا

سو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو بلا لے ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے ہرگز نہیں آپ

تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝

اس کا کہنا نہ مانئے اور آپ نماز پڑھتے رہئے اور قرب حاصل کرتے رہئے

(یعنی خدا کی طرف سے اس کو حق راہ بتادی گئی ہو اور وہ شرح صدر کے ساتھ ہدایت پر قائم ہو جو کہ کمال لازمی ہے) یا وہ (دوسروں کو بھی) تقویٰ کی (یعنی خدا ترسی کی) تعلیم دیتا ہو (جو کمال متعدی ہے تو اس کو روکنا کس قدر بدبختی ہو گی) اور اے مخاطب (عام) بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ شخص (منع کرنے والا) دین حق کو جھٹلاتا ہو اور (حق سے) روگردانی کرتا ہو (یعنی نہ عقیدہ رکھتا ہو نہ عمل۔ یعنی اول تو یہ دیکھو کہ نماز سے روکنا کتنا برا ہے پھر بالخصوص یہ دیکھو کہ جس کو روکا گیا وہ ہدایت کا ملہ پر اور روکنے والا گمراہی میں کامل اور پھر منع کیا جائے تو کتنی عجیب بات ہو گی۔ وجہ یہ کہ نماز فعل حسن ہے قابل ممانعت نہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز زیادہ حسن ہو گی اور ضال کامل کی نہی زیادہ قبیح ہو گی۔ آگے اس نہی پر اس کو وعید ہے یعنی)

اللغات:۔ لَمْ يَنْتَهِ صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم باب اِفتعال سے مصدر اَلْاِنْتِهَاء نہ باز آیا، نہ رکا۔ اس کا مجرد نہیٰ ینہیٰ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ لَنَسْفَعًا صیغہ جمع متکلم لام تاکید بانون تاکید خفیفہ۔ یہ لفظ قرآن کریم کے رسم الخط میں یونہی لکھا جاتا ہے ورنہ عموماً اس کا رسم الخط لَنَسْفَعَنْ ہونا چاہئے تھا۔ صیغہ جمع متکلم باب فَتَحَ سے سَفَعَ يَسْفَعُ سے آتا ہے۔ اَلنَّاصِيَة پیشانی کو بھی کہتے ہیں اور پیشانی کے بالوں کو بھی۔ اسی لئے ترجمہ پٹھے سے کیا گیا ہے۔ اس کا مادہ نَصْوٌ ہے اور اس مادہ سے فعل نَصَا يَنْصُو باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ كَاذِبَة صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل۔ جھوٹی

خَاطِئَة صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل باب سمع سے خَطِئَ يَخْطَأُ ماضی مضارع آتا ہے۔ گنہگار اَلزَّبَانِيَة بعضوں نے اسے زِبْنِيٌّ کی جمع کہا ہے اور بعضوں نے زبنیۃ کی۔ دوزخ کے فرشتے، پولیس کے سپاہی۔ اس کا مادہ زَبْنٌ ہے اور اس مادہ سے فعل زَبَنَ يَزْبِنُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ لَا تُطِعْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل نہی۔ اِطاعۃ باب افعال سے۔ اطاعت نہ کر، کہنا نہ مان اس کا مجرد طَاعَ يَطُوْعُ باب نَصَرَ سے اور طَاعَ يَطَاعُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ اُسْجُدْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ سجدہ کر۔ باب نَصَرَ سے۔ اِقْتَرِبْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ اقتراب باب افتعال سے۔ قریب ہو جا۔ قرب حاصل کر۔ اس کا مجرد قَرُبَ يَقْرُبُ باب سمع اور کرم سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:۔ کیا اس کو خبر نہیں کہ اللہ تعالےٰ (اس کے طغیان اور طغیان سے پیدا ہونے والے افعال کو) دیکھ رہا ہے (اور اس پر سزا دے گا۔ آگے اسکے روکنے پر ڈانٹ ہے یعنی اس کو) ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا) چاہئے (اور) اگر یہ شخص (اپنی اس حرکت سے) باز نہ آوے گا تو ہم (اس کو) پٹھے پکڑ کر جو کہ دروغ اور خطا میں آلودہ پٹھے ہیں (جہنم کی طرف) گھسیٹیں گے (اور اس کو جو اپنے مجمع پر گھمنڈ ہے اور ہمارے پیغمبر کو دھمکی دیتا ہے) سو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو بلا لے (اگر اس نے ایسا کیا تو) ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے (چونکہ یہ بلانا اس شرط پر تھا کہ ابو جہل اپنے آدمی بلا لے مگر اس نے نہیں بلایا تو اللہ نے بھی نہیں بلایا۔ آگے مزید جھڑکی ہے) ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہئے مگر) آپ (اس نالائق کی ان حرکتوں کی کچھ پرواہ نہ کیجئے اور) اس کا کہنا نہ مانئے (جیسا کہ اب تک نہیں مانا) اور (بدستور) نماز پڑھتے رہئے اور (خدا کا) قرب حاصل کرتے رہئے (اس میں ایک وعدہ ہے کہ حق تعالےٰ آپ کو ان کے ضرر سے محفوظ رکھے گا کیونکہ نماز سے قرب ہوتا ہے اور قرب موجب عصمت ہے)۔

Scanned by CamScanner

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اس میں ۵ آیتیں ہیں

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ

بیشک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ کو کچھ خبر ہے

مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ

کہ شب قدر کیسی چیز ہے شب قدر ہزار مہینوں سے

اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا

بہتر ہے اس رات فرشتے اور روح القدس اپنے رب کے حکم سے

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِىَ

ہر امر خیر لے کر اترتے ہیں سراپا سلام ہے وہ شب

حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

طلوع فجر تک رہتی ہے

اللغات :۔ اِنَّ حرف مشبہ بفعل نَا ضمیر جمع متکلم۔ اَنْزَلْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی۔ اتارا ہم نے۔ اِنزال باب اِفعال سے اور اس کا مجرد نَزَلَ یَنْزِلُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ہُ ضمیر جو قرآن کی طرف لوٹتی ہے۔ لَیْلَۃٌ رات۔ جمع لَیَالِی۔ اَلْقَدْرُ عظمت و شرف کے معنی میں نیز برکت کے معنی میں آتا ہے۔ اور اندازہ یعنی پلان بنانے کے مفہوم میں بھی آتا ہے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ اس رات میں سال آئندہ کے احکام کا نفاذ ہوتا ہے یعنی فرشتوں کو اگلے سال کا پروگرام دیدیا جاتا ہے کہ یہ یہ کام اس اس طرح اس اس وقت میں فلاں فلاں جگہ ہونے ہیں فرشتے اسی پروگرام کے مطابق سال بھر کام کرتے رہتے ہیں۔ خَیْرٌ بہتر۔ اَلْفٌ ہزار۔ جمع آلاف و اُلوف۔ اس مادہ سے فعل اَلَفَ یَاْلُفُ باب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے شَھْرٌ مہینہ۔ جمع اَشْھُرٌ و شُھُوْرٌ۔ اس مادہ سے فعل اَلَفَ یاب باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ تَنَزَّلُ صیغہ واحد مؤنث غائب تنزّل مصدر باب تفعّل سے (اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا ایک تاء حذف ہوگئی) اس کا مجرد نَزَلَ یَنْزِلُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَلْمَلٰٓئِکَۃُ جمع مَلَکٌ کی۔ فرشتے۔ اس کا مادہ

ملک ہے اور اس مادہ سے فعل مَلَکَ یَمْلِکُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَلرُّوْحُ جان۔ وحی اور فرشتے کے معنی آتے ہیں یہاں جبریل امین مراد ہیں۔ اس مادہ سے فعل رَوِحَ یَرْوَحُ باب سمع سے آتا ہے۔ اِذْن اجازت، حکم۔ یہ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل اَذِنَ یَاْذَنُ باب سمع سے آتا ہے۔ اَمْرٌ کام۔ جمع اُمور۔ فعل اَمَرَ یَاْمُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ سَلٰمٌ سلامتی، امان۔ یہ مصدر ہے۔ فعل سَلِمَ یَسْلَمُ باب سمع سے آتا ہے۔ مَطْلَعٌ یہ مصدر میمی ہے طلوع کے معنی میں۔ طلع یطلع باب نَصَرَ سے۔ اَلْفَجْرُ صبح صادق۔ اسم فعل بھی اور مصدر بھی۔ پو پھٹنا فعل فَجَرَ یَفْجُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے

ترجمہ ومطلب :۔ بیشک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے (پس حق یہی ہے کہ ہمارا اتارا ہوا ہے اور اسباب خارجیہ سے بھی اس میں عظمت ہے کہ زمانہ معظم میں اترا ہے۔ اور زیادہ شوق دلانے کو فرماتے ہیں کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے (آگے جواب ہے کہ) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (یعنی ہزار مہینے تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ اس ایک رات میں ثواب ملتا ہے) اور وہ رات ایسی ہے کہ) اس میں فرشتے اور روح القدس (یعنی جبریل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر لے کر (زمین کی طرف) اترتے ہیں (اور وہ شب سراپا) سلام ہے (جیساکہ حدیث پاک میں ہے کہ اس شب قدر میں جبریل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ میں آتے ہیں اور جس شخص کو قیام و قعود کی حالت میں اور ذکر و شغل کی حالت میں دیکھتے ہیں اس پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں یعنی اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور) وہ شب (اسی صفت و برکت کے ساتھ) طلوع فجر تک رہتی ہے (یہ نہیں کہ اسی شب کے کسی خاص حصہ میں یہ برکت ہو اور کسی میں نہ ہو۔ **ف :۔** قدر کے معنی تعظیم کے ہیں چونکہ اس شب میں عظمت اور شرف ہے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں اور تخصیص ہزار مہینے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے بعض عبادت گزاروں کا ذکر فرمایا تھا جنھوں نے ہزار مہینے یا دوسری روایت کے مطابق اسّی سال عبادت کی تھی۔ صحابہؓ کو تعجب ہوا (شاید وہ یہ سمجھے ہوں کہ اب ہر ایک اس قدر عبادت کیسے کر سکیگا جبکہ ہر ایک کی عمر بھی اتنی نہیں ہوتی پھر یہ حسرت ہوئی ہو کہ ہم عبادت میں ان سے کم رہیں گے) اس پر یہ سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس امت پر بہت ہی بڑا کرم فرمایا کہ ایک رات کی عبادت کا ثواب ہزار مہینے کی عبادت سے بڑھا دیا۔ اللہ تعالیٰ اس نعمت کی قدر کی توفیق مرحمت فرمائے

اس میں ۸ آیتیں ہیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مدنیہ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے کافر تھے وہ باز آنے والے نہ تھے

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی۔ ایک اللہ کا رسول جو

يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝

پاک صحیفے پڑھ کر سنا دے جس میں درست مضامین ہوں

ہزار ماہ کے ۸۳ سال چار ماہ ہوتے ہیں۔ اس امت پر اللہ کی بیشمار نعمتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ ایک شب کی عبادت ۸۳ سال کی عبادت سے بڑھ کر ہو۔ یہ شب کون سی ہے۔ حدیثوں میں اس طرح آتا ہے یہ رمضان کے آخری عشرہ کی پانچ راتوں میں سے کوئی ایک ہے۔ ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹۔ ان میں ۲۷ر تاریخ کے بارے میں زیادہ رجحان ہے۔ واللہ اعلم۔

اللغات :- لَمْ يَكُنْ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی بلَم۔ نہیں ہے۔ کان یکون باب نصر سے۔ اَلَّذِیْ اسم موصول جمع مذکر کے لئے۔ کَفَرُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی۔ کفر کیا انھوں نے۔ باب نصر سے۔ اَهْلٌ والا۔ اس مادہ اہل سے فعل اَہِلَ یاہَل باب سمع سے آتا ہے۔ یہاں اہل الکتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں جنھیں اللہ تعالےٰ نے توراۃ و انجیل عطا فرمائی تھیں۔ قرآن کریم کے بہت سے مقامات میں انھیں اہل کتاب کہہ کے پکارا گیا ہے۔ اَلْمُشْرِکِیْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ مصدر اَلْاِشْرَاک باب افعال ہے۔ شرک کرنے والے، اللہ کی ذات یا اسکی صفات کمالیہ میں کسی غیر خدا کو شریک جاننا یا ماننا شرک کہلاتا ہے اور ایسے شخص کو مشرک کہتے ہیں قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا مشرک کی بخشائش نہ ہوگی۔ نبی علیہ السلام اور ایمان والوں کو مشرک کے لئے دعائے مغفرت سے روک دیا گیا ہے۔ اس کا مجرد شَرِکَ یَشْرَکُ باب سمع سے آتا ہے۔ اَلْمُنْفَکِّیْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ مصدر اَلْاِنْفِکَاک باب انفعال ہے۔ جدا ہونے والے

اس کا مجرد فَکَّ یَفُکُّ باب نصر سے آتا ہے۔ حَتّٰی حرف جر۔ تَاْتِیْ صیغہ واحد مونث غائب فعل مضارع باب ضرب سے۔ یہاں تک کہ آجائے۔ اَلْبَیِّنَۃ واضح دلیل، کھلی دلیل۔ مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جمع بَیِّنَات۔ اس کا مادہ بَیْنٌ ہے اور اس مادہ سے فعل بَانَ یَبِیْنُ باب ضرب سے آتا ہے رَسُوْلٌ بھیجا ہوا، پیغمبر۔ فَعُوْلٌ کا وزن مبالغہ کے لئے آتا ہے۔ ارسال باب افعال سے۔ اس کا مجرد رَسِلَ یَرْسَلُ باب سمع سے آتا ہے۔ یَتْلُوْا صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب نصر سے۔ تلاوت کرتا ہے۔ صُحُفًا صحف جمع صحیفۃ کی۔ کتابیں، نوشتے۔ صَحْفٌ مادہ سے فعل مجرد کا استعمال نہیں ملا۔ باب تفعل سے تَصَحَّفَ باب تفعیل سے صَحَّفَ باب افعال سے اَصْحَفَ مستعمل ہے۔ مُطَهَّرَۃٌ صیغہ واحد مونث اسم مفعول، پاکیزہ۔ مصدر تطہیر باب تفعیل سے۔ اس کا مجرد طَہَرَ یَطْہُرُ باب نصر کرم سے آتا ہے۔ طُہُوْرٌ، وطہارۃ و طُہر مصادر آتے ہیں۔ کُتُبٌ جمع کتاب کی۔ مضامین، احکام۔ اس کا مادہ کتب ہے اس مادہ سے فعل کَتَبَ یَکْتُبُ باب نصر سے آتا ہے۔ قَیِّمَۃٌ صیغہ صفت۔ ٹھیک، سچے، درست۔ آگے آیا۔ دین القیمۃ وہاں امت مستقیمہ صالحہ کے معنی میں ہے اس کا مادہ قَوْمٌ ہے اور اس مادہ سے فعل قَامَ یَقُوْمُ باب نصر سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب :- جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے (قبل بعثت نبویہ) کافر تھے وہ (اپنے کفر سے ہرگز) باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی (یعنی) ایک اللہ کا رسول جو (ان کو) پاک صحیفے پڑھ کر سنادے جنمیں درست مضامین لکھے ہوں (مراد قرآن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا کفر ایسا شدید تھا اور ایسے جہل میں مبتلا تھے کہ بدون رسول عظیم کے ان کے راہ راست پر آنے کی کوئی توقع نہ تھی اس لئے اللہ تعالےٰ نے، حجت پوری کرنے کے لئے آپ کو قرآن کریم دے کر مبعوث فرمایا۔ چاہئے یہ تھا کہ اس نعمت کی پوری پوری قدر کرتے اور آپ پر ایمان لاکر آپ کے لائے ہوئے دین کو دل و جان سے قبول کرتے اور کسی قسم کی تفریق پیدا نہ کرتے۔ مگر)

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

اور جو اہل کتاب تھے وہ اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد

مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا

مختلف ہو گئے۔ حالانکہ ان لوگوں کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ

عبادت کریں کہ عبادت کو اسی کے لئے خالص رکھیں یکسو ہو کر اور

يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ

نماز کی پابندی رکھیں اور زکوۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے ان

الْقَيِّمَةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

درست مضامین کا اور جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے

وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ

وہ آتش دوزخ میں جائیں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝

یہ لوگ بدترین خلائق ہیں

اللغات :- تَفَرَّقَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ متفرق ہوا۔ باب تفعّل سے مصدر تفرّق۔ اس کا مجرد فَرَقَ یَفْرُقُ ابواب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ اُوْتُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول ایتاء باب افعال سے۔ دیئے گئے۔ اس کا مجرد اَتٰی یَاْتِیْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ جَآءَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے۔ آئی۔ اُمِرُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مجہول حکم دیے گئے۔ باب نَصَرَ سے۔ لِيَعْبُدُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل امر غائب باب نَصَرَ سے۔ چاہئے کہ وہ عبادت کریں۔ مُخْلِصِيْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ اِخلاص باب اِفعال سے۔ خالص کرنے والے۔ اس کا مجرد خَلَصَ یَخْلُصُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ حُنَفَآءَ جمع حنیف کی۔ ہر باطل و ناحق کو چھوڑ کر حق کی طرف جھکنے والا، یکسو۔ اس کا مادہ حَنَفٌ ہے اور اس مادہ سے فعل حَنَفَ یَحْنِفُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ يُقِيْمُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منصوب لام کے کی وجہ سے

ٹھیک ٹھیک ادا کریں۔ اِقامۃ باب اِفعال سے۔ اس کا مجرد باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ يُؤْتُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع منصوب بلام کہ اصل میں یؤتوا تھا۔ ایتاء باب اِفعال سے۔ دیں، ادا کریں۔ اَلزَّكٰوةَ زکوۃ کے لغوی معنی پاکیزگی اور ستھرائی کے ہیں۔ شریعت میں نصاب کی وہ مقدار جو مال والا اپنے مال سے نکال کر ان مصارف میں خرچ کرتا ہے جو شریعت نے مقرر فرمائے ہیں۔ اس مادہ سے فعل زَكَا يَزْكُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ دِيْنٌ ملت، شریعت، زندگی کا انتظام شرعی۔ قَيِّمَةٌ مستقیم، دین قیم، سچا دین، شریعت حقہ۔ كَفَرُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے اس نے کفر کیا۔ اہل کتاب یہود و نصاریٰ جن کو اللہ تعالیٰ نے توراۃ اور انجیل دی تھی مگر انھوں نے ان میں کمی بیشی کر کے انھیں ناقابلِ اعتبار بنا دیا۔ نَارٌ آگ، جمع نیران۔ اس کا مادہ نَوْرٌ ہے اور اس مادہ سے فعل نَارَ يَنُوْرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ جَهَنَّمُ دوزخ۔ لغات القرآن ص ۲۶۲ میں لکھا ہے کہ جہنم دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے بعضوں کا خیال ہے کہ اصل میں یہ فارسی لفظ جہنام تھا اس سے معرب کر لیا گیا۔ واللہ اعلم۔ لفظ غیر منصرف ہے۔ خٰلِدِيْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ خلود مصدر۔ ہمیشہ رہنے والے۔ خَلَدَ يَخْلُدُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اُولٰۗىِٕكَ جمع کا لفظ اسم اشارہ بعید کے لئے۔ شَرٌّ یہ لفظ دراصل اَشَرُّ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ ہمزہ کثرت استعمال سے گر گیا شَرٌّ رہ گیا۔ بدترین۔ شَرٌّ مادہ سے فعل شَرَّ يَشُرُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْبَرِيَّةِ مخلوق۔ جمع بَرَايَا۔ اس کا مادہ بُرْءٌ ہے اور اس مادہ سے فعل بَرِئَ يَبْرَاُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔

ترجمہ و مطلب :- جو لوگ اہل کتاب تھے (اور غیر اہل کتاب تو بدرجہ اولیٰ) وہ اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد (دین میں) مختلف ہو گئے (یعنی دین حق سے اختلاف کیا اور باہمی اختلافات جو پہلے تھے ان کو بھی دین حق کا اتباع کر کے دور نہ کیا حاصل یہ کہ ایسے رسول اور ایسی عظیم الشان کتاب کا آنا چاہتا تھا کہ یہ سب دین حق کو مان لیتے اور مخالفت نہ کرتے مگر انھوں نے اسکو ذریعۂ اختلاف بنا لیا حالانکہ ان لوگوں کو (کتب سابقہ میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح یکسو ہو کر عبادت کریں کہ عبادت کو اسی کیلئے خالص رکھیں (ادیان باطلہ شرکیہ سے) یکسو ہو کر اور نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے ان درست مضامین (مذکورہ) کا (بتلایا ہوا)۔ حاصل تقریر یہ ہے کہ ان اہل کتاب کو ان کی کتابوں میں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے وہ لوگ

هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

بہترین خلائق ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک

جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ

فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ

رہیں گے اللہ تعالےٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے

ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝ ع

یہ اس شخص کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے

نبی علیہ السلام اور قرآن پر ایمان لانے کا حکم تھا اور یہی قرآن نے سکھایا مگر انھوں نے قرآن کی بات نہیں مانی تو اس سے خود اپنی کتاب کی مخالفت بھی لازم آئی۔ یہ تو اہل کتاب پر الزام ہے رہے مشرکین وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور وہ حنیف تھے اور شرک سے بری تھے تو ان مشرکین کو بہ تقلید ابراہیم علیہ السلام نبی آخر الزماں کی بات ماننی چاہئے تھی مگر انھوں نے کبھی نہ مانا تو آگے ان کے اعمال کے بدلے کا تذکرہ فرمایا جا رہا ہے) بیشک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے وہ آتش دوزخ میں جا دیں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔

اللغات:۔ اٰمَنُوْا اور عَمِلُوْا کا حل پیچھے آچکا۔ خَیْرٌ بہترین، بھلا، نیک یہ دراصل اَخْیَرُ اسم تفضیل ہے کثرت استعمال سے ہمزہ حذف ہو گیا۔ اس مادہ سے فعل خَارَ یَخِیْرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ جَزَاءٌ بدلہ۔ خیر کے بدلے خیر شر کے بدلے شر جزا کہلاتا ہے یہ مصدر بھی ہے۔ جزیٰ یجزی باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ عِنْدَ پاس۔ رَبّ پالنہار جَنّٰت جمع جنّۃ کی۔ باغات۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جنتیں سات ہیں۔

(۱) جنت الفردوس (۲) جنت عدن (۳) جنت النعیم (۴) دار الخلد (۵) جنت الماوی (۶) دار السلام (۷) عِلّیّین (مفردات راغب)۔ اس کا مادہ جنّ ہے اور اس مادہ سے فعل جَنَّ یَجُنُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ عَدْنٌ مصدر ہے۔ رہنا، بسنا، مقیم ہونا۔ فعل عَدَنَ یَعْدُنُ ابواب ضَرَبَ نَصَرَ سے آتا ہے۔ ایسے باغات جو رہنے بسنے کے ہیں جہاں سے کبھی نکلنا نہ ہوگا۔ تَحْتَ نیچے۔ اَلْاَنْهَارُ جمع نہر کی۔ نہریں۔ نہر کے معنی مار جاری کے ہیں پس اس جگہ کو بھی نہر کہنے لگے جہاں یہ پانی بہتا ہے۔ تَجْرِیْ صیغہ واحد مونث غائب فعل مضارع۔ مصدر جری اور جریان باب ضَرَبَ سے۔ بہتی ہے۔ (بہتی ہیں) اس مادہ سے فعل نَهَرَ یَنْهَرُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ اَبَدًا ہمیشہ۔ زمانہ مستقبل غیر محدود۔ اس کا مادہ اُبُوْدٌ ہے اور اس سے فعل اَبَدَ یَاْبِدُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ رَضِیَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب سمع سے۔ راضی ہوا رَضُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی۔ وہ راضی ہوئے۔ خَشِیَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب سمع سے۔ وہ ڈرا۔

ترجمہ ومطلب:۔ (اور) جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) اللہ تعالےٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ تعالےٰ سے خوش رہیں گے (یعنی نہ ان سے کوئی معصیت ہو گی نہ ان کو کوئی امر مکروہ پیش آوے گا جس سے احتمال عدم رضا کا جانبین سے ہو اور) یہ (جنت اور رضا) اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔ (جس پر ایمان وعمل صالح مرتب ہوتا ہے جس کو مدار دخول جنت وحصول رضا فرمایا ہے۔

Scanned by CamScanner

سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ مَدَنِیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اس میں ۸ آیتیں ہیں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ
جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جائے گی اور زمین

الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝
اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی اور آدمی کہیگا اس کو کیا ہوا

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝
اس روز زمین اپنی سب خبریں بیان کرنے لگے گی اس سبب سے کہ آپکے رب کا اسکو یہی حکم ہوگا

اللغات:۔ اِذَا جب۔ ظرف ہے۔ زُلْزِلَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی مجہول زَلْزَلَ یُزَلْزِلُ بعثر یبعثر کے وزن پر رباعی مجرد۔ ہلائی گئی۔ اَلْاَرْضُ زمین (دیکھو سورہ نبا) اَخْرَجَتْ صیغہ واحد مونث غائب فعل ماضی۔ نکالا۔ اِخراج باب اِفعال سے۔ اس کا مجرد خَرَجَ یَخْرُجُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَثْقَالَ جمع ثِقْل کی۔ بوجھ، مراد خزانے، دفینے، مردے جو زمین کے اندر ہیں۔ اس کا مادہ ثِقَلٌ ہے۔ اس مادہ سے فعل ثَقُلَ یَثْقُلُ باب کرُمَ سے آتا ہے۔ تُحَدِّثُ صیغہ واحد مونث غائب فعل مضارع۔ مصدر تحدیث باب تفعیل سے۔ بیان کریگی اس کا مجرد حَدَثَ یَحْدُثُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَخْبَارَ جمع خبر کی۔ اس مادہ سے فعل خَبُرَ یَخْبُرُ ابواب نَصَرَ اور کرُمَ سے آتا ہے۔ اَوْحٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اِیحاء باب اِفعال سے۔ حکم دیا، اشارہ کیا۔ اس کا مجرد وَحٰی یَحِیُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:۔ جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی (مراد بوجھ سے مردے اور دفینے ہیں اور زلزلہ سے دوسری بار صور پھونکنے کے وقت کا زلزلہ مراد ہے اور اس زلزلہ سے پہاڑ وغیرہ سب گر کر زمین کے برابر ہو جائیں گے تاکہ میدان حشر بالکل ہموار اور برابر ہو جائے دفینوں کے نکالنے کی حکمت شاید یہ ہو کہ مال سے محبت کرنے والے اس کا بیکار ہونا دیکھ لیں) اور (اس حالت کو دیکھ کر کافر) آدمی کہے گا (یہ خلاف عادت اور خلاف گمان زلزلہ اور دفینوں کا نکلنا کیسے ہونے لگا۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝
اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر واپس ہوں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھ لیں

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ
پس جو شخص ذرہ برابر نیکی کریگا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ ع
ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا

چونکہ یہ قیامت کا منکر تھا اب یہ کچھ دیکھ کر حیرت کرنے لگے گا) اس روز زمین اپنی سب (اچھی بری) خبریں بیان کرنے لگے گی اس سبب سے کہ آپ کے رب کا اس کو یہی حکم ہوگا (ترمذی وغیرہ میں اس کی تفسیر میں حدیث مرفوع آئی ہے کہ جس شخص نے روئے زمین پر جیسا عمل کیا ہوگا بھلا یا برا، زمین سب کہہ دیگی بطور شہادت عنداللہ کے)

اللغات:۔ یَصْدُرُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب نَصَرَ۔ لوٹے گا، واپس ہوگا۔ اَشْتَاتٌ جمع شَتٌّ کی اور شَتَاتٌ کی۔ پراگندہ، متفرق۔ اس کا مادہ شَتٌّ ہے اور اس سے فعل شَتَّ یَشِتُّ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ لِ تاکہ۔ یُرَوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع مجہول۔ مصدر رؤیۃ سے باب فَتَحَ سے۔ وہ دکھائے جائیں۔ اَعْمَالٌ جمع عمل کی کام۔ اس مادہ سے فعل عَمِلَ یَعْمَلُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ یَعْمَلُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سمع سے عمل کرے گا۔ مِثْقَالَ ہم وزن، برابر، جمع مثاقیل۔ مثقال ایک باٹ بھی ہے جسکا وزن ۱ ۳/۷ درہم ہوتا ہے مگر آیت میں پہلے معنی مراد ہیں اس کا مادہ ثِقَلٌ ہے اور اس سے فعل ثَقُلَ یَثْقُلُ، کرُمَ، نَصَرَ، سَمِعَ سے آتا ہے۔ ذَرَّۃٌ چھوٹی چیونٹی جمع ذرّات۔ وہ چھوٹے چھوٹے ریزے جو ہوا میں اڑتے رہتے ہیں۔ اس کا مادہ ذَرٌّ ہے اور اس مادہ سے فعل ذَرَّ یَذُرُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے (خیر اور شر کے لئے سورہ لم یکن دیکھو)

ترجمہ ومطلب:۔ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (موقف حساب سے) واپس ہوں گے (یعنی وہاں کے حساب سے جو فارغ ہو کر لوٹیں گے تو کچھ جماعتیں جنتی

سُوْرَۃُ وَالْعَادِیَاتِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اس میں ۱۱ آیتیں ہیں

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۙ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۙ

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں　پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں

فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۙ فَاَثَرْنَ بِہٖ نَقْعًا ۙ

پھر صبح کے وقت تاخت تاراج کرتے ہیں　پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں

فَوَسَطْنَ بِہٖ جَمْعًا ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ ۚ

پھر اس وقت جماعت میں جا گھستے ہیں　بیشک آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے

وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیْدٌ ۚ وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ

اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے　اور وہ مال کی محبت میں بڑا

لَشَدِیْدٌ ۙ

مضبوط ہے

اور کچھ دوزخی قرار پاکر جنت اور دوزخ کی طرف چلے جاویں گے تاکہ اپنے اعمال (کے ثمرات) کو دیکھ لیں سو جو شخص (دنیا میں) ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ (وہاں) اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص (دنیا میں) ذرہ برابر بدی کرے گا وہ (وہاں) اس کو دیکھ لے گا (بشرطیکہ اس وقت تک وہ خیر و شر باقی رہی ہو ورنہ اگر کفر سے وہ خیر فنا ہوچکی ہو یا توبہ و ایمان سے وہ شر زائل ہوچکا ہو تو وہ اس میں داخل نہیں۔)

اللغات:۔ اَلْعَادِیَاتُ صیغہ جمع مونث اسم فاعل مصدر اَلْعَدْوُ عَدٰی یَعْدُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ دوڑنے والیاں۔ مراد جہاد میں دوڑنے والے گھوڑے۔ اَلضَّبْحُ مصدر۔ گھوڑے کی وہ آواز جو دوڑنے کے وقت منہ سے نکلتی ہے جسے ہانپنا کہتے ہیں۔ فعل ضَبَحَ یَضْبَحُ باب فَتَحَ سے آتا ہے اَلْمُوْرِیَاتُ صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل، اِیْرَاء مصدر باب اِفعال سے اَوْرٰی یُوْرِیْ ایراء اس کا مجرد وَرٰی یَرِیْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے اور سَمِعَ سے بھی، وَرِیَ یَوْرٰی آتا ہے۔ آگ روشن کرنے والیاں۔ مراد وہ گھوڑے جو پتھریلی زمین پر چلتے ہیں تو انکی ٹاپوں کی رگڑ سے آگ کی

چنگاریاں نکلتی ہیں۔ قَدْحٌ مصدر ہے قَدَحَ یَقْدَحُ باب فَتَحَ سے۔ پتھر کو پتھر یا لوہے پر مار کر آگ نکالنا یہاں مراد ہے۔ گھوڑوں کا نعلدار ٹاپوں کو پتھریلی زمین پر مارنا۔ اَلْمُغِیْرَاتُ صیغہ جمع مونث اسم فاعل۔ لوٹ مار کرنے والیاں، مراد لوٹ مار کرنے والے گھوڑے۔ اِغَارَۃ مصدر باب اِفعال سے۔ اس کا مجرد غَارَ یَغُوْرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ صُبْحًا صبح یعنی فجر۔ جمع اَصباح۔ صبح مصدر بھی ہے اس سے فعل صَبَحَ یَصْبَحُ باب فَتَحَ سے آتا ہے نیز ابواب سَمِعَ اور کَرُمَ سے بھی آتا ہے۔ اَثَرْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی۔ اِثَارَۃ مصدر باب اِفعال سے۔ اَثَرْنَ اصل میں اَثْوَرْنَ تھا واؤ کا فتحہ نقل کرکے ثا۔ کو دیا۔ دو ساکن جمع ہوئے واؤ اور رآ۔ واؤ کو گرادیا اَثَرْنَ ہوگیا انھوں نے اڑایا۔ اس کا مجرد ثَارَ یَثُوْرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ نَقْعٌ غبار، خاک۔ اس کا مصدر نُقُوْعٌ ہے اور اس سے فعل نَقَعَ یَنْقُعُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ وَسَطْنَ صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی۔ وَسَطَ یَسِطُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ بیچ میں گھس گئے۔ جَمْعًا جمع مصدر ہے۔ جَمَعَ یَجْمَعُ باب فَتَحَ سے۔ جمع ہونا، جماعت، فوج۔ کَنُوْدٌ صیغہ مبالغہ کَنَدَ یَکْنُدُ باب نَصَرَ کا۔ بڑا ناشکرا۔ شَہِیْدٌ نگراں، گواہ شَہِدَ یَشْہَدُ باب سَمِعَ سے۔ حُبٌّ محبت۔ حَبَّ یَحِبُّ باب ضَرَبَ سے پسند چیز کے چاہنے کا نام محبت ہے۔ اَلْخَیْرُ بھلائی۔ بہتر چیز۔ یہاں مراد مال ہے۔ اس مادہ سے فعل خَارَ یَخِیْرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ شَدِیْدٌ سخت، مضبوط۔ اس کا مادہ شدٌّ ہے اور اس سے فعل شَدَّ یَشِدُّ ابواب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ و مطلب:۔ قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں پھر (پتھر پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں پھر صبح کے وقت تاخت و تاراج کرتے ہیں پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر اس وقت دشمن کی جماعت میں جا گھستے ہیں (مراد اس سے لڑائی کے گھوڑے ہیں جہاد ہو یا غیر جہاد۔ اور عرب کو اس بنا پر کہ اہل رزم تھے ان قسموں سے خاص مناسبت ہے۔ دوڑتے وقت ہانپنا ظاہر ہے۔ ٹاپ پتھر پر پڑے تو چنگاری کا نکلنا بھی ظاہر ہے۔ عرب کے لوگ اکثر صبح ہی کے وقت حملہ کرتے تھے۔ شب خون مارنا بزدلی سمجھا جاتا تھا۔ گھوڑوں کے دوڑنے میں دھول کا اڑنا ظاہر مگر صبح کے وقت گرد و غبار دبا رہتا ہے

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝

کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں جب زندہ کئے جائینگے جتنے مردے قبروں میں ہیں

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝ إِنَّ رَبَّهُم

اور آشکارا ہو جاوے گا جو کچھ دلوں میں ہے — بے شک ان کا پروردگار

بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝ ع

ان کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے

اس لئے اس وقت غبار کا اڑنا شدت سے دوڑنے کی وجہ سے ہوگا۔ آگے جواب قسم ہے کہ) بیشک (کافر) آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے (کبھی اول وہلہ میں کبھی بعد التامل) اور وہ مال کی محبت میں بہت مضبوط ہے۔

اللغات:۔ أَفَلَا يَعْلَمُ ہمزہ استفہام۔ فَا فاصلہ کے لئے ہے۔ لا یعلم صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی۔ نہیں جانتا ہے۔ باب سمع سے۔ إِذَا جب۔ بُعْثِرَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول۔ رباعی مجرد۔ اٹھایا گیا۔ یہاں إِذَا کے آجانے سے معنی مستقبل کے بن گئے۔ مَا اسم موصول۔ وہ جو۔ اَلْقُبُوْرُ قبر کی جمع۔ وہ گڑھا جس میں مردے دفن کئے جاتے ہیں اور عالم برزخ میں پہنچتے ہیں۔ مادہ قبر سے فعل قَبَرَ یَقْبُرُ ابواب ضَرَبَ اور سمع سے آتا ہے۔ حُصِّلَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول۔ مصدر تحصیل باب تفعیل سے۔ حاصل کیا جائے گا، نکالا جائے گا۔ اَلصُّدُوْرُ جمع اَلصَّدْرُ کی۔ سینہ۔ صدر مادہ سے فعل صَدَرَ یَصْدُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب:۔ (آگے حُبّ مال اور ناشکری پر وعید ہے یعنی) کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں جب زندہ کئے جاویں گے جتنے مردے قبروں میں ہیں اور آشکارا ہوجائے گا جو کچھ دلوں میں ہے۔ بیشک انکا پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے۔ (اور مناسب جزا دیگا۔ حاصل یہ کہ اگر اسکی ناشکری اور حُبِّ مال کی سزا کی اس کو خبر ہوتی تو اپنے قبائح سے باز آجاتا۔

سورۃ القارعۃ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اسمیں ۱۱ آیتیں ہیں

الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝

وہ کھڑکھڑانے والی چیز کیسی ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز اور آپ کو کچھ معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ وَتَكُونُ

جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہوجاویں گے — اور پہاڑ

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ۝

دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہوجاویں گے۔

اللغات: القَارِعَۃ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل۔ کھڑکھڑانے والی۔ قَرَعَ یَقْرَعُ باب فَتَحَ سے۔ مراد قیامت کا وقت۔ یَکُوْنُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع، باب نَصَرَ سے ہو جائے گا۔ الفَرَاش۔ پتنگے، پروانے۔ جمع ہے اس کا واحد فراشۃ آتا ہے۔ اس کا مادہ فرش ہے اور اس سے فعل فَرَشَ یَفْرِشُ ابواب نَصَرَ وضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَلْمَبْثُوْث صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ بَثَّ یَبُثُّ باب نَصَرَ سے۔ بکھرے ہوئے، پھیلے ہوئے۔ اَلْجِبَال پہاڑ (دیکھو سورۃ نبا) اَلْعِھْنُ رنگی ہوئی اون۔ جمع عُھُوْنٌ۔ اس کا مادہ عَھْنٌ ہے اس سے فعل عَھَنَ یَعْھُنُ ابواب نَصَرَ، ضَرَبَ، سمع سے آتا ہے۔ المنفوش صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ نَفَشَ یَنْفُشُ ابواب نَصَرَ، ضرب، سمع سے آتا ہے۔ دھنی ہوئی۔

ترجمہ ومطلب:۔ وہ کھڑکھڑانے والی چیز کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز۔ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑکھڑانے والی چیز (مراد قیامت ہے کہ دلوں کو گھبراہٹ سے اور کانوں کو سخت تیز آواز سے کھڑکھڑادیگی اور اس کا کھڑکھڑانا اس روز ہوگا) جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہوجاویں گے (وجہ تشبیہ ضعف وکثرت اور بے تابی ہے گو بعض کو بے تابی نہ ہوگی مگر ضعف اور کثرت سب کے لئے عام ہے) اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہوجاویں گے (وجہ تشبیہ عھن کے ساتھ یہ ہے کہ پہاڑ کے رنگ مختلف ہیں اور منفوش کی قید اس لئے لگائی کہ پہاڑ اڑتے پھریں گے کما قال تعالےٰ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَهُوَ فِیْ عِيْشَةٍ
پس جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا وہ تو خاطر خواہ

رَّاضِيَةٍ ۙ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَاُمُّهٗ
آرام میں ہوگا اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا اس کا ٹھکانا

هَاوِيَةٌ ۙ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۙ نَارٌ حَامِيَةٌ ع
ہاویہ ہوگا اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ کیا چیز ہے ایک دہکتی آگ ہے

فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْۢبَثًّا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاویں گے اور وہ پراگندہ غبار ہو جاوینگے۔ (سورۃ الواقعۃ)

اللغات : اَمَّا یہ حرف شرط ہے کبھی تاکید کیلئے بھی آتا ہے لیکن اَمَّا کا ترجمہ "سو" سے ہے اور لیکن بھی۔ اس کا مادہ اُمٌّ ہے اس سے فعل اَمَّ یَاُمُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ مَنْ اسم موصول۔ کون۔ جو، ثَقُلَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی باب کَرُمَ سے۔ بھاری ہوئی، وزنی ہوئی۔ موازین جمع میزان کی اور موزون کی۔ تلنے کی چیزیں۔ تولیں۔ اس کا مادہ وزن ہے اور اس مادے سے فعل وَزَنَ یَزِنُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب۔ عِيْشَةٌ مصدر ہے۔ عَاشَ يَعِيْشُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ زندگانی۔ رَاضِيَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل۔ رَضِیَ یَرْضٰی باب سَمِعَ سے۔ من بھاتی، پسندیدہ۔ خَفَّتْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے۔ اُمٌّ ماں، ٹھکانا۔ هَاوِيَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل دوزخ کے ایک درجہ کا نام ہے۔ اس کا مادہ هَوِیٌّ ہے اور اس سے فعل هَوٰی يَهْوِیْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے اور هَوِیَ يَهْوٰی باب سَمِعَ سے بھی آتا ہے۔ حَامِيَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل دہکتی ہوئی، بھڑکتی ہے۔ حَمِیَ يَحْمٰی باب سَمِعَ سے۔

ترجمہ ومطلب : پھر (وزن اعمال کے بعد) جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا (یعنی وہ مومن ہوگا) وہ خاطر خواہ آرام میں ہوگا (یعنی ناجی ہوگا) اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ (ہاویہ کیا چیز ہے) (وہ) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے (یعنی وہ جہنم میں جائیگا)۔

سورۃ التکاثر مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اس میں ۸ آیتیں ہیں

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۙ كَلَّا
فخر کرنا تم کو غافل کئے رکھتا یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہرگز نہیں

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
تم کو جلد معلوم ہو جائے گا پھر ہرگز نہیں تم کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۙ لَتَرَوُنَّ
ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لیتے واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو

الْجَحِيْمَ ۙ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ
دیکھو گے پھر واللہ تم لوگ ضرور اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو کہ خود یقین ہے۔

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ع
پھر اس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہو گی۔

اللغات : اَلْهٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اِلْهَاءٌ مصدر باب افعال سے غافل رکھنا۔ اس کا مجرد لَهِیَ يَلْهٰی باب سَمِعَ سے آتا ہے اور لَهَا يَلْهُوْ باب نَصَرَ سے بھی آتا ہے۔ اَلتَّكَاثُرُ مصدر باب تفاعل کا۔ کثرت پر فخر کرنا۔ اس کا مجرد كَثُرَ يَكْثُرُ باب کَرُمَ سے آتا ہے۔ حَتّٰى حرف جر۔ تک، یہاں تک۔ زُرْتُمْ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل ماضی۔ زیارت کی تم نے۔ باب نَصَرَ سے۔ اَلْمَقَابِرُ جمع مقبرۃ کی۔ قبرستان۔ اس کا مادہ قبر ہے اور اس سے فعل قَبَرَ يَقْبُرُ ابواب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ كَلَّا حرف ردع جھڑکنے اور ڈانٹنے کے لئے آتا ہے۔ سَوْفَ یہ فعل مستقبل کی علامت ہے۔ عنقریب، اسے حرف استقبال بھی کہتے ہیں۔ یہ ہمیشہ مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اس مادہ سے فعل سَافَ يَسُوْفُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ ثُمَّ حرف عطف ترتیب اور تراخی کے لئے آتا ہے۔ اَلثَّمُّ مصدر ہے اس سے فعل ثَمَّ يَثُمُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلثَّمُّ کے معنی درست کرنا۔ یہ مضاعف ہے۔ لَوْ حرف شرط ہے۔ اَلْيَقِيْنُ کسی بات کو قطعی طور پر جان لینا یقین کہلاتا ہے۔

جس میں کسی قسم کا تردد اور شبہ باقی نہیں رہتا۔ اس کا مادہ یَقْنٌ ہے اور اس سے فعل یَقِنَ یَیْقَنُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ لَتَرَوُنَّ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ رویۃ سے رَأیٰ یَریٰ باب فَتَحَ سے۔ تم ضرور دیکھو گے۔ اَلْجَحِیْمُ جہنم، دوزخ۔ بروزن فعیل بمعنی فاعل۔ بھڑکنے والی۔ اس کا مجرد جحم ہے اور اس سے فعل جَحَمَ یَجْحَمُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ عَیْنٌ آنکھ۔ جمع اَعْیُنٌ وعیون۔ عَیْنٌ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل عَانَ یَعِیْنُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب: (دنیوی سامان پر) فخر کرنا (جوکہ علامت ہے محبت اور طلب کی) تم کو (آخرت سے) غافل کئے رکھتا ہے (کیونکہ تم کو اس سے انکار ہے) یہاں تک تم قبرستان میں پہنچ جاتے ہو (یعنی مرجاتے ہو۔ کمافی ابن کثیر مرفوعًا۔ آگے اس پر ردع ہے کہ) ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر اور توجہ کے اور آخرت قابل غفلت اور انکار کے) نہیں۔ تم کو بہت جلد (قبر میں جاتے ہی یعنی مرتے ہی) معلوم ہو جاوے گا پھر (دوبارہ تم کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر اور توجہ کے اور آخرت قابل غفلت اور انکار کے) نہیں۔ تم کو بہت جلد (یعنی قبر سے نکلتے ہی یعنی حشر میں) معلوم ہوجائے گا (اور سہ بارہ تم کو پھر متنبہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر اور آخرت قابل غفلت وانکار نہیں (اور) اگر تم یقینی طور پر (دلائل صحیحہ واجب الاتباع سے اس بات کو جان لیتے (جیسا کہ یہی یقین تم کو بعد مرگ اور بعد حشر حاصل ہوگا تو کبھی اس فخر وغفلت میں نہ پڑتے۔ آگے اس وعید کی تاکید اور تہدید کی تشدید ہے کہ) واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے جوکہ خود یقین ہے (یعنی وہ دیکھنا استدلالی نہیں جس پر یقین کبھی دیر میں ہوتا ہے بلکہ یہ رویت مشاہدہ ہے جس پر یقین فوری ہوتا ہے۔ چونکہ مشاہدہ میں انکشاف بھی زیادہ ہوتا ہے اس لئے اسے نفس یقین فرمایا جوکہ مراد ہے عین یقین سے باوجودیکہ وہ سب یقین ہے۔

اللغات: لَتُسْئَلُنَّ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع مجہول لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ۔ سَاَلَ یَسْاَلُ باب فَتَحَ سے۔ ضرور ضرور تم پوچھے جاؤ گے۔ یَوْمَئِذٍ یہ مرکب ہے یوم اور اِذْ سے۔ یوم مضاف اِذْ مضاف الیہ۔ اذ حرف ہے اور مبنی ہے اس پر تنوین

عوض میں ایک جملہ کان کذا کے ہے۔ پوری عبارت یوں تھی، یوم اذ کان کذا۔ یہ یومئذ اسم ظرف ہے۔ اس روز۔ یوم اسم ہے۔ فعل ثلاثی اس مادہ سے نہیں ملا باب مفاعلۃ سے یاوم یُیاوم مستعمل ہے یعنی دنوں کے ساتھ معاملہ کرنا۔ اَلنَّعِیْمُ اسم معرفہ۔ نعمت، فراخی، راحت کا سامان۔ نعومۃ مصدر ہے ابواب سَمِعَ، نَصَرَ، ضَرَبَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب: پھر (اور بات سنو کہ) اس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی (کہ نعمتوں کا حق یعنی ایمان اور طاعت بجالائے یا نہیں۔ اللہ کی بیشمار نعمتیں تم کو ملیں ان کا تم نے کیا حق ادا کیا۔ (فائدہ) ان چار سورتوں میں (اذا زلزلت سے الہاکم التکاثر تک) خصوصی مضامین آخرت کے متعلق ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ اس دنیاوی زندگی کے ختم پر آدمی فنا نہیں ہو جاتا بلکہ ایک دوسری زندگی شروع ہو جاتی ہے جس کی پہلی منزل قبر ہے۔ قبر سے مراد صرف وہ جگہ نہیں ہے جہاں مردے کو دفن کردیتے ہیں بلکہ اس سے مراد عالم برزخ ہے جو مرنے کے بعد ہی شروع ہوجاتا ہے اور اس وقت تک دراز ہو گا جب تک اس عالم دنیا کو بالکل ختم کرکے دوسرا عالم یعنی عالم آخرت شروع نہ ہو۔ اہل عرب جو نبی علیہ السلام کے پہلے مخاطب تھے اور جن کو قرآنی دعوت دی جارہی تھی وہ آخرت کے منکر تھے انھیں بہت ہی عمدہ طریقوں سے سمجھایا گیا ہے کہ اس خدا کے لئے جس نے اس عالم دنیا کو وجود اور تم کو بھی اور تمہارے اعضاء وقوی کو بھی نشوونما دیکر عقل وذہن سے نوازا۔ کوئی مشکل نہیں ہے کہ دوبارہ تم کو پیدا کردے۔ وہ قادر مطلق ضرور ایسا ہی کریگا۔ پھر تم نے اس زندگی میں اچھا یا برا جو کچھ بھی کیا ہے اس کا نتیجہ اچھا یا برا وہاں ضرور ظاہر ہوگا۔ خدا نے یہ عالم بے کار نہیں بنایا نہ ہم کو یونہی پیدا کرڈالا کہ نہ کچھ ذمہ داریاں ہیں، نہ محسن کے حقوق کی ادائیگی بلکہ تم پر ہزارہا نہیں بے شمار انعامات کی بارش کی ہے اور یہ سمجھا دیا ہے کہ ہم ان میں سے ہر ایک کے بارے میں سوال کریں گے اور تمھیں جواب دیئے بغیر چارہ کار نہیں۔ ایک حدیث میں نبی علیہ السلام نے فرمایا، بندہ کے قدم اللہ کے دربار سے ہل نہیں سکتے جب تک وہ ان پانچ باتوں کا جواب نہ دے لے ۱۔ پوری زندگی اور عمر کن کاموں میں صرف کی ۲۔ کن مشاغل میں جوانی اور اس کی قوتوں کو بوسیدہ کیا ۳۔ مال کن کن طریقوں سے حاصل کیا ۴۔ یہ حاصل کردہ

سورۃ العصر مکیۃ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	اس میں ۳ آیتیں ہیں

وَالۡعَصۡرِ ۝ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیۡنَ

قسم ہے زمانہ کی کہ انسان بڑے خسارہ میں ہے مگر جو لوگ

اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۝

ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی فہمائش کرتے رہے

وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ۝

اور ایکدوسرے کو پابندی کی فہمائش کرتے رہے

مال کن کن کاموں میں خرچ کیا رد جو کچھ معلوم تھا اس پر کتنا عمل کیا۔ ہر آدمی سوچے کہ میں ان سوالات کے جواب کے لئے تیار ہوں۔ اگر نہیں تو پھر اس کی فکر ہونی چاہئے۔ یہی ان سورتوں کا سبق ہے۔ اللہ تعالےٰ نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اللغات: وَالۡعَصۡرِ واو قسم کیلئے ہے عصر کے معنی زمانہ کے ہیں۔ جمع اَعۡصَارٌ و عُصُوۡرٌ عَصۡرٌ مصدر بھی ہے اس سے فعل عَصَرَ یَعۡصِرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ بعضوں نے وقت عصر بھی مراد لیا ہے۔ خُسۡر ٹوٹا، خسارہ۔ خَسِرَ یَخۡسَرُ باب سمع سے آتا ہے۔ اِلَّا حرف استثناء۔ اس کا مادہ اِلٌّ ہے اور اس مادہ سے فعل اَلَّ یَالُّ باب ضَرَبَ اور اَلِلَ یَأۡلَلُ باب سمع سے آتا ہے۔ اَلَّذِیۡنَ اسم موصول ہے برائے جمع مذکر۔ اٰمَنُوۡا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی ایمان لائے۔ اِیۡمَانٌ مصدر باب اِفعال سے۔ اس کا مجرد اَمِنَ یَاۡمَنُ باب سمع سے آتا ہے ایمان نام ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی باتوں کو دل سے مان لینے کا۔ عَمِلُوۡا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی باب سمع سے۔ کیا انھوں نے۔ اَلصّٰلِحٰتُ صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل۔ صَلَحَ یَصۡلُحُ ابواب فتح، نصر، کرم سے۔ اچھے۔ عمل صالح قرآن کی اصطلاح میں وہ اچھا کام ہے جو محض اللہ کی رضا کے لئے کیا جائے یعنی نیت درست ہو۔ دوسرے طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہو۔ دونوں میں ایک بات بھی اگر نہ ہوئی تو عمل صالح نہ رہا

تَوَاصَوۡا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی۔ تواصی مصدر باب تفاعل سے۔ ایک دوسرے نے ایک دوسرے کو تاکید کی۔ اس کا مجرد وَصٰی یَصِی باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَلۡحَقُّ سچی بات مراد یہاں سچے عقیدے۔ اس مادہ سے فعل حَقَّ یَحُقُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ یہ مضاعف ہے۔ اَلصَّبۡرُ پابندی کرنا، جمے رہنا۔ شرعی لحاظ سے اس کے تین پہلو ہیں۔ ۱ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا ہے ان کو پورا کرنا اور اس پورا کرنے میں جم جانا کہ چاہے کچھ ہو حکم پورا ہوگا۔ اس جمنے کا نام صبر ہے۔ ۲ جن چیزوں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ان سے رک جانا اور اس طرح سے جم جانا کہ چاہے کچھ ہو جائے اس ممنوع سے بچیں گے۔ مثلاً ارشاد فرمایا محبوب نے شرک نہ کرنا چاہے تیرے ٹکڑے کر دیے جائیں یا تجھے جلا ڈالا جائے۔ اس پر جم جانا اور جان کی پروا نہ کرنا۔ یہ صبر ہے۔ ۳ مصیبت و پریشانی میں ثابت قدم رہنا، جھیل لینا اس کا نام صبر ہے۔ جو ان تینوں پہلوؤں میں جما رہے گا وہ صابر ہے۔ (مزید تفصیل انشاء اللہ بعد میں پڑھو گے)۔

ترجمہ و مطلب: قسم ہے زمانہ کی (جس میں رنج و خسران واقع ہوتا ہے) کہ انسان (بوجہ تضییع عمر کے) بڑے خسارے میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کئے (کہ یہ کمال ہے ذاتی) اور ایک دوسرے کو (اعتقاد) حق (پر قائم رہنے) کی فہمائش کرتے رہے اور ایک دوسرے کو (اعمال کی) پابندی کی فہمائش کرتے رہے (کہ یہ تکمیل ہے پس یہ لوگ البتہ نفع میں ہیں)

فائدہ: سورت میں دو کام بتائے جن سے نجات کی امید ہے ۱ اپنے عقائد درست کرے شریعت نے جو جو عقیدہ بتایا ہے اس کے مطابق بننے کا دل سے فیصلہ کرے۔ ۲ اعمال صالحہ اختیار کرے (اعمال صالحہ کی تفصیل پچھلی سورت میں آچکی ہے) پھر یہی دو کام اور وں سے کرانے کی کوشش کرے ۱ اعتقاد حق کی تلقین کرے۔ ۲ اعمال صالحہ کی ترغیب دے۔ پس جس شخص نے اپنے عقائد اور اعمال درست کر لئے تو دوسروں کے اعتقاد اعمال درست کرانے میں لگا رہے وہ خسارے اور ٹوٹے سے بچ گیا۔

سورۃ الھمزۃ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اس میں ۹ آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِىْ جَمَعَ

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کیلئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو اور رو در رو طعنہ دینے والا ہو۔ جو مال جمع کرتا ہو

مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝

اور بار بار گنتا ہو وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اسکے پاس سدا رہے گا

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ

ہرگز نہیں واللہ وہ ایسی آگ میں ڈالا جائیگا جس میں جو کچھ پڑے وہ اسکو توڑ پھوڑ دے اور آپکو کچھ معلوم ہے کہ وہ توڑنے

مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِىْ

پھوڑنے والی آگ کیسی ہے وہ اللہ کی آگ ہے جو سلگائی گئی ہے جو

تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝

دلوں تک جا پہنچے گی ۔ وہ ان پر بند کر دی جائے گی

فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

بڑے بڑے ستونوں میں

اور جس شخص نے جس قدر کوتاہی کی گرفت کا خطرہ مول لیا۔ اللّٰھم احفظنا۔ آمین۔

اللغات:- وَیْلٌ ہلاکت۔ (دیکھو سورہ تطفیف) لِ واسطے۔ کُلِّ ہر ایک یہ اسم ہے جمع کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اس مادہ سے فعل کَلَّ یَکِلُّ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ھُمَزَۃٍ صیغہ مبالغہ کا ہے۔ بڑا عیب گو، کثیر الغیبۃ۔ اس کا مادہ ہَمْزٌ ہے اور اس مادہ سے فعل ہَمَزَ یَہْمِزُ ابواب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے چغلخور، اور عیب ڈھونڈھنے والے کو بھی ہمزہ کہتے ہیں۔ لُمَزَۃٍ صیغہ صفت برائے مبالغہ۔ پس پشت برائی کرنے والا۔ لَمْزٌ سے فعل لَمَزَ یَلْمِزُ باب نَصَرَ و ضَرَبَ سے آتا ہے۔ جَمَعَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب فَتَحَ سے جمع کیا۔ عَدَّدَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ تعدید باب تفعیل سے۔ گن گن کر رکھا۔

باب تفعیل سے لانے میں اشارہ اس طرف ہے کہ بڑی مقدار میں اور کثیر تعداد میں مال جمع کیا اور پورے اہتمام سے گن گن کر اور بار بار گن گن کر رکھا۔ اس کا مجرد عَدَّ یَعُدُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ مَالٌ آدمی کی تمام مملوکات جس کی وجہ سے آدمی مالدار، دولت مند اور دھنی (دھن والا) کہلاتا ہے۔ جمع اَموال۔ اس کے معنی میں میلان اور جھکاؤ پایا جاتا ہے۔ سامان دنیا کی طرف آدمی کا میلان ہوتا ہے اور وہ اس طرف جھکتا ہے۔ مال بھی کسی کی طرف سے مڑتا ہو اور کسی کی طرف جھکتا ہے۔ اس مادہ سے فعل مَالَ یَمِیْلُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اور مَالَ یَمَالُ باب سمع سے بھی آتا ہے جو اصل میں مَیِلَ یَمْیَلُ تھا تعلیل سے مَالَ یَمَالُ بن گیا۔ یَحْسَبُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب سَمِعَ سے۔ وہ گمان کرتا ہے۔ اَنَّ حرف مشبہ بفعل۔ اَنٌّ مصدر بھی ہے اور اس سے فعل اَنَّ یَاِنُّ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَخْلَدَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ اِخلاد باب اِفعال سے۔ ہمیشہ رہا۔ اس کا مجرد خَلَدَ یَخْلُدُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ كَلَّا جھڑکنے کے لئے یہ حرف آتا ہے۔ ہرگز ایسا نہیں۔ لَیُنْبَذَنَّ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ۔ ضرور ضرور پھینکا جائے گا۔ نَبَذَ یَنْبِذُ باب ضَرَبَ سے۔ فِی میں۔ اَلْحُطَمَۃُ صفت کا صیغہ برائے مبالغہ۔ توڑنے والی، روندنے والی تیز آگ۔ جہنم کے ایک حصہ کا نام۔ حَطْمٌ اس کا مادہ ہے اور اس سے فعل حَطَمَ یَحْطِمُ ابواب ضَرَبَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ اَدْرٰی صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی اِدراء مصدر باب اِفعال سے۔ بتایا، خبردار کیا۔ اس کا مجرد دَرٰی یَدْرِیْ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ مَا استفہامیہ ہے۔ كَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر ما ادراک، آپ کو کس نے بتایا، آپ کو کیا معلوم۔ نَارٌ آگ۔ جمع نِیران اس کا مادہ نور ہے اس سے فعل نَارَ یَنُوْرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْمُوْقَدَۃُ صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول۔ اِیقاد مصدر باب اِفعال سے۔ بھڑکائی ہوئی۔ اس کا مجرد وَقَدَ یَقِدُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے تَطَّلِعُ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع۔ اِطّلاع مصدر باب اِفتعال سے۔ جھانک لیتی ہے۔ اس کا مجرد طَلَعَ یَطْلُعُ ابواب فَتَحَ، سَمِعَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَلْاَفْئِدَۃُ جمع فؤاد کی۔ دل۔ اس کا مادہ فَئِدٌ ہے اور اس سے فعل فَئِدَ یَفْئَدُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ مُؤْصَدَۃٌ صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول۔ اِیصاد مصدر باب اِفعال سے۔ بند کی ہوئی۔ اس کا مجرد وَصَدَ یَصِدُ

باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ عَمَدٌ جمع عماد اور عمود کی ستون۔ عَمَدٌ مادہ سے فعل عَمَدَ يَعْمِدُ ابواب ضَرَبَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ مُمَدَّدَةٌ صیغہ واحد مونث اسم مفعول۔ تمدید باب تفعیل سے۔ لمبے کئے گئے۔ اس کا مجرد مَدَّ يَمُدُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب : بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو (اور) رو در روطعنہ دینے والا ہو۔ جو (غایت حرص سے) مال جمع کرتا ہو اور (بہت ہی محبت اور خوشی سے) اس کو بار بار گنتا ہو (اس کے برتاؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ) خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ ہمیشہ رہے گا (یعنی اس مال کے حاصل کرنے اور مسلسل بڑھاتے رہنے اور اس سے خوشی ہونے سے اور اس میں پوری طرح مشغولی اور انہماک سے ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بھی اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔ آگے اس کے اس گمان پر کہ مال ہمیشہ رہے گا، ڈانٹ پھٹکار ہے کہ یہ مال اس کے پاس) ہرگز نہیں (رہے گا۔ پھر آگے اس ویل کی تفصیل ہے کہ) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائے گا، جس میں جو کچھ پڑے وہ اس کو توڑ پھوڑ دے۔ اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ توڑنے پھوڑنے والی آگ کیسی ہے، وہ اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے) سلگائی گئی ہے (اور وہ ایسی ہے کہ) جو (کہ بدن کو لگتے ہی) دلوں تک جا پہنچے گی (یعنی آگ فوراً ہی بدن میں سرایت کر جائے گی اور موت آئے گی نہیں اس لئے حالت یہ ہو گی کہ بدن کے ساتھ ہی دل کو بھی جلا دے گی۔ دنیا کی آگ تو بدن سے دل تک بہت دیر میں پہنچتی ہے حتی کہ دل تک پہنچنے سے پہلے ہی موت آجاتی ہے اور دل تک پہنچنے کی تکلیف کا ادراک نہیں ہو پاتا۔ لیکن وہاں موت نہ آئے گی تو آگ دل تک پہنچے گی اور اس کی تکلیف بہت سخت ہو گی۔ العیاذ باللہ اور) وہ (آگ) ان پر بند کر دی جائے گی (اس طرح سے کہ وہ لوگ آگ کے) بڑے لمبے لمبے ستونوں میں گھرے ہوئے ہوں گے (یعنی آگ کے شعلے اتنے بڑے بڑے ہوں گے اور وہ لوگ اس میں مقید ہوں گے۔)

اس میں ۵ آیتیں ہیں	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سورۃ الفیل مکیۃ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ○

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا معاملہ کیا

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ○ وَّاَرْسَلَ

کیا ان کی تدبیروں کو سرتاپا غلط نہیں کر دیا اور ان پر

عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ○ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ

غول کے غول پرندے بھیجے جو ان لوگوں پر کنکر کی

مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ○

پتھریاں پھینکتے تھے سو اللہ تعالٰی نے ان کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح کر دیا۔

اللغات : پہلے اس سورت کا شان نزول پڑھو پھر لغات۔ بیان القرآن میں جو کچھ ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے یمن میں ایک حاکم ابرہہ نامی مقرر تھا جو عیسائی تھا اس نے ایک کنیسہ بنوایا اور چاہا کہ کعبہ کا حج کرنے والے یہاں آیا کریں۔ عرب کو عموماً اور قریش کو خصوصاً بہت ناگوار ہوا اور کسی شخص نے اس میں پاخانہ کر دیا۔ عرب کے ایک قافلے نے اس کے قریب آگ جلائی وہ اس عمارت کو لگ گئی اور عمارت جل گئی۔ ابرہہ کو غصہ آیا اور ایک لشکر لے کر جس میں ہاتھی تھے خانہ کعبہ کو ڈھانے چل دیا۔ جب مقام مغمس میں پہنچا تو عبد المطلب (نبی علیہ السلام کے دادا) کے پاس کہلا بھیجا کہ میں خانہ کعبہ کو منہدم کرنے آیا ہوں لڑنا نہیں چاہتا البتہ جو مزاحمت کرے گا اس سے لڑوں گا۔ عبد المطلب نے جواب کہلا بھیجا کہ جس کا یہ گھر ہے وہ خود حفاظت کرے گا۔ پھر عبد المطلب کو اس نے بلا بھیجا انھوں نے زبانی بھی یہی گفتگو کی۔ بالآخر وہ اپنا لشکر لے کر چلا اور عبد المطلب قریش کو لے کر پہاڑوں میں جا چھپے تاکہ لشکر کے شر سے محفوظ رہیں۔ جب وہ وادی محسّر میں جو مزدلفہ کے قریب ہے پہنچا تو سمندر کی طرف سے کچھ سبز اور زرد رنگ کے پرندے کبوتر سے کچھ چھوٹے آئے اور ان کے پنجوں اور چونچوں میں مسور اور چنے کے برابر کنکریاں تھیں جن کو انھوں نے ابرہہ کے

لشکر پر چھوڑنا شروع کیا اللہ کی قدرت سے یہ کنکریاں گولیوں کی طرح ان کے لگتیں اور وہ ہلاک ہو جاتے۔ بعضے یوں ہلاک ہوئے اور بعضے بھاگے مگر دوسری بڑی بڑی تکلیفیں اٹھاکر مرگئے اور یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے صرف پچاس روز پہلے ہوا۔ آپ ربیع الاول کے اول میں پیدا ہوئے اور یہ واقعہ محرم کے آخر میں ہوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ انھوں نے ہاتھی کے فیلبان کو اندھے بھیک مانگتے دیکھا ہے اور نوفل ابن ابی معاویہ سے منقول ہے کہ انھوں نے وہ کنکریاں دیکھی ہیں۔ اور درمنثور میں منقول ہے کہ بعضوں کو ان کنکریوں کے لگنے سے خارش اور بعضوں کو چیچک نکل آئی اور اتنی بڑھی کہ وہ ہلاک ہوگئے غرض اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوئی اور بیت اللہ اسی اپنی شان محبوبیت کے ساتھ قائم رہا اور اس کی شان میں گستاخی کرنے والونکو پوری پوری سزا مل گئی۔

اَ ہمزہ استفہام۔ لَمْ تَرَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع منفی بلم۔ کیا نہیں دیکھا آپ نے۔ کَيْفَ کیسے، کس طرح۔ اَصْحَاب (دیکھو سورہ بروج) اَلْفِيْلُ ہاتھی۔ جمع اَفْيَال فُيُوْلٌ۔ مادہ سے فعل فَالَ يَفِيْلُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ لَمْ يَجْعَلْ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی بلم۔ باب فَتَحَ سے نہیں کردیا۔ كَيْد مکر، تدبیر، خفیہ چال۔ فعل كَادَ يَكِيْدُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ تَضْلِيْل باب تفعیل کا مصدر۔ غلط کردینا، باطل کردینا اس کا مجرد ضَلَّ يَضِلُّ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَرْسَلَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مصدر ارسال باب افعال سے۔ بھیجا۔ اس کا مجرد رَسِلَ يَرْسَلُ باب سمع سے آتا ہے۔ عَلٰى حرف جر۔ پر۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر۔ طَيْر پرندہ۔ جمع طُيُوْر۔ اس مادہ سے فعل طَارَ يَطِيْرُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ اَبَابِيْل بعضوں کے نزدیک یہ اِبَالَةٌ کی جمع ہے۔ غول درغول، جھنڈ کے جھنڈ۔ بعضوں نے کہا کہ ابابیل کا واحد ہی نہیں مگر پہلا قول معتبر ہے۔ اس کا مادہ اَبِلٌ ہے اس سے فعل اَبَلَ يَاْبُلُ ابواب نَصَرَ و سَمِعَ سے آتا ہے۔ تَرْمِيْ صیغہ واحد مؤنث غائب فعل مضارع باب ضَرَبَ سے پھینکتی ہے۔ حِجَارَةٌ جمع حجر کی۔ پتھر اس مادہ حجر سے فعل حَجَرَ يَحْجُرُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ سِجِّيْل کنکر۔ فارسی میں اس کو سنگ گل کہتے ہیں۔ یعنی ایسی مٹی جو کنکر پتھر بن جائے۔ اس کا مادہ سَجْلٌ ہے اور اس سے فعل

سورۃ القریش مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اس میں ۴ آیتیں ہیں

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ

چونکہ قریش خوگر ہوگئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر

وَالصَّيْفِ ۝ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ

ہو گئے ہیں تو ان کو چاہئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ

جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے

مِّنْ خَوْفٍ ۝

انکو امن دیا۔

سَجَلَ يَسْجُلُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ عَصْفٌ بھوسہ۔ امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ جمع ہے اس کا واحد عصفۃ، عصافۃ اور عصیفۃ آتا ہے۔ اس مادہ عَصْفٌ سے فعل عَصَفَ يَعْصِفُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ مَاْكُوْلٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول۔ اَكَلَ يَاْكُلُ باب نَصَرَ سے۔ کھایا ہوا۔

ترجمہ ومطلب: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کیساتھ کیا معاملہ کیا۔ (مقصود قدرت الٰہیہ کی عظمت کا اظہار ہے۔ آگے اس معاملہ کا بیان ہے) کیا ان کی تدبیر کو (جو کہ تخریب کعبہ کے بارے میں تھی) سرتاپا غلط نہیں کردیا (یہ استفہام تقریری ہے) اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسہ کی طرح (پامال) کردیا (حاصل یہ کہ احکام الٰہیہ کی بےحرمتی کرنے والوں کو ایسے عقاب سے خواہ دنیا میں ہو یا آخرت میں۔ ڈرنا چاہئے۔)

اللغات: اِيْلَاف مصدر ہے باب افعال سے۔ اٰلَفَ يُؤْلِفُ۔ الفت کرنا، مانوس ہونا، خوگر ہونا۔ اس کا مجرد اَلِفَ يَاْلَفُ ابواب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔

قریش یہ تصغیر ہے قرش کی ۔ ایک قسم کی مچھلی جو اپنے دانت سے پانی کے اندر جانوروں کو تلوار کی طرح کاٹ دیتی ہے۔ (غالباً دانت سے کانٹا مراد ہے ورنہ مچھلی کے دانت کہاں ہوتے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرھویں پشت پر ایک شخص نضر نامی تھا جو اس وقت کی تمام طاقتوں پر غالب آگیا تھا اس لئے اس کا لقب قریش پڑ گیا اور وہی لقب بعد میں اس کی اولاد میں منتقل ہوتا رہا یہ کنانہ کی شاخ تھی اور کنانہ عدنان کی شاخ ۔ عدنان عرب کا بہت مشہور قبیلہ ہے ۔

رسول آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم اسی قریش کے ایک باعظمت خاندان بنو ہاشم میں پیدا ہوئے تمام قبائل عدنان پر پہلے بھی قریش کو برتری حاصل تھی ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد تمام ملت اسلامیہ نے اس کی عظمت تسلیم کر لی ۔ بیت اللہ (کعبہ مکرمہ) کی حفاظت و نگرانی اسی قبیلے کے سپرد تھی اسی بنا پر تمام عرب ان کی عزت کرتے تھے اور یہ اپنے آپ کو آل الٰہی خدائی خاندان کہلاتے تھے ۔ چونکہ مکہ مکرمہ میں کھیتی وغیرہ نہیں ہوتی تھی اس لئے ان کا دارومدار تجارت پر تھا ۔ یہ سال میں بنیادی طور پر دو سفر کرتے تھے ایک جاڑوں میں یمن کی طرف جو گرم ملک تھا اور دوسرا گرمیوں میں شام کی طرف کہ وہ سرد ملک تھا اور انھیں سفروں میں یہ اس قدر کما لیتے تھے کہ سال بھر اسی سے ان کا گزر ہوتا ۔ کھاتے اور کھلاتے اور حاجیوں کی خوب خدمت کرتے اور اسے بڑا فخر والا کارنامہ سمجھتے ۔ مجاور کعبہ ہونے کی وجہ سے جہاں جاتے ہاتھوں ہاتھ لئے جاتے ۔ حرم میں رہنے کی وجہ سے ہر قسم کی بد امنی لوٹ مار، ڈکیتی، غارت گری سے بالکل محفوظ تھے ۔ حدود حرم میں مکمل امن تھا اور باہر کہیں امن نہ تھا ۔ قرش مادہ ہے اور اس سے فعل قَرَشَ یَقْرُشُ ابواب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے ۔ رِحْلَة کوچ کرنا، سفر کرنا ۔ رَحَلَ یَرْحَلُ باب فَتَحَ سے ۔ اَلشِّتَاء جاڑا، سردی کا موسم جمع اَشْتِیَة ۔ اس کا مادہ شَتْوٌ ہے اور اس سے فعل شَتَا یَشْتُو باب نَصَرَ سے آتا ہے ۔ اَلصَّیْفُ گرمی ۔ جمع اَصیاف ۔ صیف مصدر بھی ہے اس سے فعل صَافَ یَصِیفُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ لِیَعْبُدُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل امر غائب معروف ۔ چاہئے کہ عبادت کریں ۔ اَلْبَیْتُ گھر جمع بیوت ۔ مراد خانہ کعبہ ۔ اس کا مادہ بَیْتٌ ہے اور اس مادہ سے فعل بَاتَ یَبِیتُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے ۔ اَلَّذِیْ واحد مذکر

اسم موصول ۔ اَطْعَمَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب افعال سے ۔ کھلایا ۔ اس کا مجرد طَعِمَ یَطْعَمُ باب فَتَحَ سے آتا ہے ۔ اور سَمِعَ سے بھی آتا ہے جیسا کہ قرآن میں لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا میں بکسر عین ہے ۔ هُمْ ضمیر مفعول جمع مذکر غائب ۔ جُوْعٌ بھوک ۔ اس مادہ سے فعل جَاعَ یَجُوعُ باب نَصَرَ سے آتا ہے ۔ اٰمَنَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی ۔ ایمان مصدر باب افعال سے ۔ امن دیا ۔ اس کا مجرد اَمِنَ یَاْمَنُ باب سَمِعَ سے آتا ہے ۔ خَوْفٌ ۔ ڈر ۔ اس مادہ سے فعل خَافَ یَخَافُ باب سَمِعَ سے آتا ہے ۔

ترجمہ ومطلب : چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں (تو اس نعمت کے شکریہ میں) ان کو چاہئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے ان کو امن دیا ۔ (سورت میں قریش کو سمجھایا کہ یہ تمھاری خوشحالی اور یہ تمھاری عزت واحترام صرف اس بیت اللہ سے تعلق پر ہے اور یہ اللہ کا تم پر بے پایاں احسان وانعام ہے ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس اللہ پر قربان جاتے جس نے اس طرح تم کو عزت بخشی اور صرف اسی کی پرستش کرتے جس نے تم کو اتنی بڑی دولت بخشی مگر تم ہو کہ اسی اللہ کو چھوڑے ہوئے ہو اور اسی کے گھر میں جو خالص اسی کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا تم نے سیکڑوں بت رکھ چھوڑے ہیں اور جب تمھارا محبوب نبی تم کو سمجھاتا ہے تو الٹا تم اسے آنکھیں دکھاتے ہو اب تم اپنی روش بدلو اور ہمارے محبوب کا کہنا مانو، بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو تاکہ یہ انعامات تم پر باقی رہیں ورنہ ان کے چھن جانے کا خطرہ بالکل سامنے ہے ۔

اہل ایمان کے لئے بھی اس میں سبق ہے کہ جتنی زیادہ نعمتیں اللہ کی جس کو ملی ہیں اتنا ہی زیادہ اس کو مالک حقیقی کے سامنے جو ان نعمتوں کا دینے والا ہے جھکنا چاہئے اور اس کی بندگی اس طریق پر جو اس کے محبوب نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں کرنا چاہئے

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

سورۃ الماعون مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اس میں ۷ آیتیں ہیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ○ فَذٰلِكَ

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے سو وہ

الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ○ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى

شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاج کو کھانا دینے کی ترغیب

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ

نہیں دیتا سو ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ

جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں جو ایسے ہیں کہ

هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○ ع

ریاکاری کرتے ہیں اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے

شانِ نزول : جمہور کے نزدیک یہ سورہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ بعضوں نے کہا کہ مدینہ میں اتری اور بعضوں نے کہا کہ آدھی سورت مکہ میں عاص بن وائل کے بارے میں اور آدھی مدینہ میں عبداللہ بن اُبی رئیس المنافقین کے بارے میں اتری۔

اللغات : أ ہمزہ استفہام۔ رَأَيْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی۔ دیکھا تو نے۔ اَلَّذِيْ اسم موصول واحد مذکر کے لئے۔ يُكَذِّبُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع (دیکھو سورہ والتین) دِيْنٌ جزا، بعضوں نے یہاں قیامت مراد لی ہے۔ يَدُعُّ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع۔ دَعَّ يَدُعُّ باب نَصَرَ سے۔ وہ دھکے دیتا ہے۔ يَتِيْمٌ بن باپ کا نابالغ بچہ۔ جانوروں میں بے ماں کے بچے کو یتیم کہتے ہیں۔ (دیکھو سورہ والضحیٰ) لَا يَحُضُّ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی۔ نہیں ترغیب دیتا ہے۔ باب نَصَرَ سے۔ طَعَامٌ کھانا۔ جمع اَطْعِمَة (دیکھو سورۃ القریش) اَلْمِسْكِيْنُ غریب، نادار۔ جمع مساکین اس کا مادہ سکون ہے اس مادہ سے فعل سَكَنَ يَسْكُنُ باب نَصَرَ اور باب کَرُمَ سے آتا ہے۔

وَيْلٌ (دیکھو سورہ ہمزہ)۔ اَلْمُصَلِّيْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل باب تفعیل سے۔ نماز پڑھنے والے۔ صَلٰوة نماز۔ سَاهُوْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ سَهَا يَسْهُوْ باب نصر سے بھلانے والے (ترک کرنے والے)۔ يُرَآءُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع۔ مراءاۃ باب مفاعلۃ سے۔ دکھاوا کرتے ہیں، ریاکاری کرتے ہیں۔ اس کا مجرد رَأَى يَرَى باب فتح سے آتا ہے۔ يَمْنَعُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع۔ مَنَعَ يَمْنَعُ باب فتح سے۔ روکتے ہیں، منع کرتے ہیں۔ اَلْمَاعُوْنَ زکوٰۃ۔ بعضوں نے لکھا ہے ماعون، وہ چیزیں جو ہر وقت برتنے میں آتی ہیں اور عام طور پر دوسرے کو مانگے پر دیتے رہتے ہیں۔ جیسے نمک، پانی، آگ وغیرہ۔ اس کا مادہ معن ہے اور اس مادہ سے فعل مَعَنَ يَمْعَنُ باب فتح سے آتا ہے اور باب سمع و کرم سے بھی۔

ترجمہ ومطلب : کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے سو (آپ اس شخص کا حال سننا چاہیں تو سنیں کہ) وہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاج کو کھانا دینے کی (دوسروں کو بھی) ترغیب نہیں دیتا (یعنی وہ ایسا سنگ دل ہے کہ نہ خود احسان کرے نہ دوسروں کو احسان پر آمادہ کرے۔ اور جب بندے کا حق ضائع کرنا ایسا برا ہے تو خالق کا حق ضائع کرنا (اور زیادہ برا ہے) سو (اس سے ثابت ہوا کہ) ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں (یعنی ترک کر دیتے ہیں) جو ایسے ہیں (کہ جب نماز پڑھتے ہیں تو) ریاکاری کرتے ہیں اور زکوٰۃ بالکل نہیں دیتے (کیونکہ اس کا اظہار مامور بہ نہیں ہے اس لئے اسے بالکلیہ ہی ترک کر دیتے ہیں بخلاف نماز کے کہ اس کا اظہار مامور بہ ہے اسلئے اظہار کے لئے بددلی سے پڑھ لیتے ہیں اور جب نگاہ بچی تو چھوڑ دیتے ہیں یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ مخلص نہیں ہیں اور انتہائی بخیل ہیں کہ معمولی برتنے کی چیزیں بھی مانگنے سے نہیں دیتے۔

سورۃ الکوثر مکیۃ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	اس میں ۳ آیتیں ہیں

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ۞ فَصَلِّ لِرَبِّکَ
بیشک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے

وَانۡحَرۡ ۞ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ۞
اور قربانی کیجئے بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے

شانِ نزول : قیام مکہ میں محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے صاحبزادے سیدنا قاسم کا بچپن میں انتقال ہوگیا۔ دشمن رسول عاص بن وائل سہمی نے کہا۔ بس اب آپ ابتر ہیں۔ یعنی آپ کی نسل منقطع ہوگئی اب آپ کے بعد آپ کا نام باقی نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ رحمت بھری سورت نازل فرماکر اپنے محبوب کو تسلی دی کہ آپ اس گستاخ کی بکواس سے رنجیدہ نہ ہوں۔ ہم نے تو آپ کو عجیب و غریب انعامات سے نوازا ہے۔ اس کی بکواس کا نقصان اسی کو پہنچے گا۔

اللغات : اَعۡطَیۡنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی۔ دیا ہم نے۔ مصدر اَلۡاِعۡطَاء (دیکھو سورہ والضحیٰ)۔ کَ ضمیر مفعول واحد مذکر حاضر کی۔ آپ کو۔ اَلۡکَوۡثَرَ فَوۡعَل کے وزن پر بمعنی خیر کثیر۔ نیز کوثر جنت کے ایک حوض کا بھی نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمادیا ہے۔ عرب کے لوگ تعداد میں کثیر اور مرتبہ میں عظمت والی چیز کو کوثر کہتے ہیں۔ اس کا مادہ کثر ہے اور اس سے فعل کَثُرَ یَکۡثُرُ باب کرم سے آتا ہے۔ صَلِّ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ نماز پڑھئے۔ باب تفعیل سے۔ اس کا مادہ صَلٰوۃٌ اور صَلیٌ ہے فعل صَلَا یَصۡلُوۡ باب نَصَرَ سے اور صلیٰ یصلیٰ باب سمع سے آتا ہے۔ رَبّ پروردگار۔ اِنۡحَرۡ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف قربانی کر۔ باب فَتَحَ سے۔ شَانِئٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ دشمن۔ ایسا دشمن جس میں بغض ہی بغض ہو۔ شَنَاَ یَشۡنَاُ باب فَتَحَ سے اَلۡاَبۡتَرُ صیغہ صفت مشبہ۔ بَتَرَ یَبۡتُرُ باب نَصَرَ سے۔ دُم کٹا، جس کی نسل نہ ہو، جس کا ذکر خیر نہ ہو۔

ترجمہ ومطلب : بیشک ہم نے آپ کو کوثر (ایک حوض کا نام بھی ہے اور ہر خیر کثیر بھی اس میں شامل ہے) عطا فرمائی ہے (جس میں خیر دنیا یعنی بقائے دین و ترقی اسلام جو کہ موجب کثرت و اجر ہے و خیر آخرت یعنی مراتب قرب و درجات علیا سب داخل ہے پھر اگر ایک بیٹا فوت ہوگیا اور اس پر مخالفین شماتت کرتے ہیں۔ اس پر غم نہ کیجئے کیونکہ اس سے بڑھ کر آپ کو یہ دولتیں عطا فرمائی ہیں) سو (ان نعمتوں کے شکر میں) آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے (کیونکہ اعظم نعم کے شکر میں اعظم عبادات مناسب ہے) اور (تکمیل شکر کے لئے عبادت بدنیہ کے ساتھ عبادت مالیہ یعنی اسی کے نام کی) قربانی کیجئے۔ (مزید تسلی کے لئے ارشاد ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ بے نام و نشان نہیں ہیں بلکہ) بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے (خواہ ظاہری نسل اس دشمن کی چلے یا نہ چلے لیکن دنیا میں اس کا ذکر خیر باقی نہ رہے گا۔ بخلاف آپ کے کہ قیامت تک آپ کی امت آپ کا دین اور آپ کی یاد نیک نامی، محبت اور اعتقاد کے ساتھ باقی رہے گی۔ کہ سب عموم مفہوم کوثر میں داخل ہے۔ اگر پسری اولاد نہ ہو نہ سہی جو نسل سے مقصود ہے وہ آپ کو حاصل ہے۔ یہاں تک کہ دنیا سے گزر کر آخرت میں بھی۔ اور دشمن اس سے محروم ہے۔

فائدہ : خیر کثیر میں وہ حوض کوثر بھی داخل ہے جو اسی نام سے مشہور ہے بعض حدیثوں سے اس کا جنت میں ہونا اور بعض سے میدان حشر میں ہونا معلوم ہوتا ہے دونوں میں یوں تطبیق دی جاسکتی ہے کہ اصل نہر تو جنت میں ہے اور اس کی ایک شاخ میدان حشر میں بھی باذن الٰہی آجائے گی۔ نبی علیہ السلام کے ہاتھوں سے جو امتی ایک بار ایک پیالہ پی لے گا دوران قیام محشر اسے پیاس نہ لگے گی

اللہ ہم کو بھی سیراب فرمائے

آمین

سورۃ الکفرون مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اس میں ۶ آیتیں ہیں

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝

آپ کہہ دیجئے ! اے کافرو ! نہ میں تمہارے معبود کی پرستش کرتا ہوں

وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ

اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ میں تمہارے معبود کی

مَّا عَبَدتُّمْ ۝ وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝

پرستش کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

تم کو تمھارا بدلہ ملیگا مجھ کو میرا بدلہ ملے گا

شانِ نزول : سرداران قریش نے جو بت پرست تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ اور ہم دونوں مصالحت کرلیں کہ ہم آپ کے معبود کی پرستش کریں اور آپ ہمارے معبودوں کی پرستش کریں۔ اس طرح ہم سب مشترک طور پر سب کی پرستش میں شریک ہوجائیں گے اور سب کو کچھ کچھ حصہ ملتا رہیگا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

اللغات : قُلْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف باب نَصَرَ سے۔ آپ کہئے۔ آپ کہہ دیجئے۔ یَا حرف ندا۔ اَیُّھَا ندا میں جب منادیٰ پر الف لام داخل ہو تو مذکر میں حرف ندا کے بعد اَیُّھا اور مؤنث میں اَیَّتُھا بڑھا دیتے ہیں۔ معنی میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اَلْکَافِرُوْنَ صیغہ جمع مذکر اسم فاعل باب نَصَرَ سے۔ کفر کرنے والے۔ لَا اَعْبُدُ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع منفی باب نَصَرَ سے۔ نہیں پرستش کرتا ہوں میں۔ مَا اسم موصول تَعْبُدُوْنَ صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع۔ پرستش کرتے ہو تم۔ عَابِدٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ عبادت کرنے والا۔ کُمْ ضمیر مجرور جمع مذکر حاضر۔ لِیْ ضمیر مجرور واحد متکلم۔ دِیْن جزا، بدلہ۔ یہ اصل میں دینی تھا۔ آیتوں کے قافیوں کی رعایت سے یا گرگئی۔ اس سے فعل دان یدین باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔

سورۃ النصر مدنیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اس میں ۳ آیتیں ہیں

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ

جب خدا کی مدد اور فتح آ پہنچے اور آپ لوگوں کو اللہ کے دین میں

يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ

جوق در جوق داخل ہوتے دیکھ لیں تو اپنے رب کی

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے وہ بڑا قبول کرنے والا ہے

ترجمہ و مطلب : آپ (ان کافروں سے) کہہ دیجئے کہ اے کافرو (میرا اور تمہارا طریقہ متحد نہیں ہوسکتا اور) نہ (تو فی الحال) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تو تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ آئندہ (استقبال میں) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرو گے (مطلب یہ ہے کہ میں موحد ہو کر شرک نہیں کرسکتا نہ اب نہ آئندہ۔ اور تم مشرک ہوکر موحد نہیں قرار دیئے جا سکتے نہ اب نہ آئندہ یعنی توحید و شرک جمع نہیں ہوسکتے آگے توحید اور شرک کا انجام مذکور ہے) تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا (اس میں ان کے شرک پر وعید بھی سنادی۔ پس سورت مشتمل ہے اظہار خلاف و وعید پر۔)

شانِ نزول : یہ سورت فتح مکہ سے پہلے نازل ہوئی۔ اس میں فتح مکہ کی پیشین گوئی ہے اور اس بات کا اشارہ بھی ہے کہ اب عنقریب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے حضور میں حاضری دیں گے اور اس دنیا کو چھوڑ دیں گے کیونکہ جس غرض کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم المرسلین بنا کر بھیجا تھا یعنی تکمیل دین اور غلبۂ اسلام، وہ غرض پوری ہوگئی۔ دین بھی مکمل ہوگیا اور اسلام کا غلبہ بھی۔ اب نبی کو اس دنیا میں رہنے کی ضرورت باقی نہ رہی، اب ان کے لئے قرب خداوندی بہتر مقام ہے۔ اس بنا پر سورت میں آپ کی وفات شریف کا اشارہ کیا گیا۔ بعضوں نے اس کا

Scanned by CamScanner

نزول فتح مکہ کے بعد بتایا ہے۔ واللہ اعلم۔

اللغات: اِذَا ظرف ہے۔ جب۔ جَآءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب ضَرَبَ سے آئی۔ نَصْرُ مدد۔ یہ مصدر ہے باب نصر ینصر کا۔ اَلْفَتْحُ مصدر فَتَحَ یَفْتَحُ کا۔ مراد مکہ مکرمہ کا فتح ہونا۔ رَاَیْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی۔ رَاَیْ اصل میں رَءَیَ تھا۔ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف کرلیا۔ اسیطرح اسکا مضارع یَرْءَیُ تھا بروزن یَفْتَحُ یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف کرلیا پھر ہمزہ کی حرکت یعنی ہمزہ کا فتحہ راء کو دے دیا۔ دو ساکن جمع ہوئے ہمزہ اور الف ——— ہمزہ کو حذف کر دیا یَرٰی ہوگیا۔ یَدْخُلُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع۔ مصدر الدُّخول باب نَصَرَ سے۔ داخل ہوتے ہیں۔ دِیْنِ اللّٰہِ اللہ کا دین۔ یعنی عقائد حقہ اور اعمال صالحہ کا وہ طریق برحق جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمام عالم کو دیا۔ مراد دین اسلام۔ اَفْوَاجًا جمع فوج کی۔ جماعت، غول۔ فوج کے معنی تیز رَو جماعت کے بھی آتے ہیں۔ اس مادہ سے فعل فَاجَ یَفُوْجُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ سَبِّحْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف باب تفعیل سے مصدر تسبیح ان کیجئے۔ پاکی بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام عیوب و رذائل سے بری اور اس کی ذات و صفات میں کسی قسم کا نقص نہ مانئے جملہ نقائص سے اسے پاک سمجھئے۔ اس کا مجرد سَبَحَ یَسْبَحُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔ حَمْد مصدر ہے حَمِدَ یَحْمَدُ باب سمع سے۔ کمالات ذاتی اختیاری کی تعریف حمد کہلاتی ہے اور ایسے کمالات جو ذاتی بھی ہوں اور اختیاری بھی صرف ذات باری تعالیٰ ہی کے ہو سکتے ہیں اس لئے لفظ حمد اللہ کے سوا اور کسی کیلئے بولا نہیں جاسکتا۔ آیت کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ کو تمام کمالات ذاتی اختیاری سے متصف مانئے اور جملہ رذائل و عیوب سے اسے پاک سمجھئے اور اسطرح اس کی تسبیح بیان کرتے رہئے۔ اِسْتَغْفِرْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف استغفار مص... ...ال سے۔ مغفرت چاہئے، بخشش چاہئے۔ ہٗ ضمیر مفعول واحد مذکر غائب۔ ...یغہ واحد مذکر مبالغہ کے لئے تَابَ یَتُوْبُ باب نَصَرَ سے۔ بہت توبہ قبول کرنے والا۔

ترجمہ ومطلب: جب خدا کی مدد اور (مکہ کی) فتح (مع اپنے آثار کے) آپہنچے (یعنی واقع ہوجائے) اور آثار جو اس پر مرتب ہوجاتے ہیں یہ ہیں کہ) آپ لوگوں کو اللہ کے دین

(یعنی اسلام) میں جوق در جوق داخل ہوتا ہوا دیکھ لیں تو (اس وقت سمجھئے کہ مقصود دنیا میں رہنے کا اور بعثت کا کہ تکمیل دین ہے ختم ہوا اور اس وجہ سے سفر آخرت کا قریب ہے پس اس کے لئے تیاری کیجئے اور) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے (یعنی ایسے امور سے جو خلاف اولیٰ واقع ہوگئے ہیں۔ آگے امر بالاستغفار کی علت بیان کی کہ) وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

ف ۱: نبی صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے یعنی اہل حق کے مسلک کے مطابق آپ سے کوئی گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ سرزد نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ گناہ کہتے ہیں جان بوجھ کر اللہ کے حکم کو توڑنا اور نبی سے یہ ممکن نہیں کہ جان بوجھ کر اللہ کے حکم کو توڑ دیں۔ اس لئے جن امور پر استغفار کا حکم ہے وہ نہ کبیرہ ہیں نہ صغیرہ بلکہ بعض ایسے امور جو مباح ہیں مگر آپ کی شان رفیع سے گرے ہوئے ہیں ان پر استغفار کا حکم ہے۔ تفصیل بعد میں پڑھوگے، انشاء اللہ۔

ف ۲: چونکہ اس میں اشارہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کا اس لئے آپ حمد، تسبیح اور استغفار کرتے رہتے۔ امت کو سبق ملا کہ جوں جوں عمر آخر ہوتی جائے توں توں استغفار کی کثرت، تسبیح و تحمید میں اضافہ ہوتا رہے۔

حدیث پاک میں ہے۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے اچھا آدمی کون ہے فرمایا: مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ وہ جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل اچھے ہوں یعنی جس قدر عمر زیادہ ہوتی جائے گی نیکیوں میں اضافہ ہوتا جائے گا اور یہ آخرت میں کام آئے گا۔ پھر پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بتائیں، سب سے برا آدمی کون ہے مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ وہ جس کی عمر طویل ہو اور عمل برے ہوں جس قدر عمر بڑھتی جائے گی اس کی بدعملی بھی بڑھتی جائے گی اور آدمی کی ... اسلئے آدمی کو سبق ملا کہ عمر جتنی بڑھتی جائے ... بھی بڑھتی رہے تاکہ رب سے ملاقات کا دن اس کے حق میں بہترین ثابت ہو ... عطا فرمائے۔

سورۃ اللھب مکیۃ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	اس میں ۵ آیتیں ہیں

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡهُ

ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے ۔ نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور

مَالُهٗ وَ مَا کَسَبَ ؕ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ

نہ اس کی کمائی ۔ وہ عنقریب ایک شعلہ زن آگ میں داخل

لَهَبٍ ۚۖ وَّ امۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۚ

ہوگا ۔ وہ بھی اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے

فِیۡ جِیۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ع

اس کے گلے میں ایک رسی ہوگی خوب بٹی ہوئی

شانِ نزول : جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَكَ
الۡاَقۡرَبِیۡنَ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے اور انھیں دین حق کی دعوت دیجئے اور نہ ماننے
والوں کو ان خطرات سے ہوشیار کر دیجئے جو نہ ماننے والوں کو پیش آنے والے ہیں ۔ تو آپ نے
صفا پہاڑ پر چڑھ کر زور سے آواز دی ۔ یہی طریقہ اس وقت لوگوں کے جمع کرنے کا رائج تھا
ایسی آواز سن کر لوگ جس حال میں ہوتے فوراً دوڑ پڑتے، اپنے سارے کام چھوڑ دیتے ۔ چنانچہ
سب جمع ہوگئے ۔ آپ نے ان کے سامنے دین حق کی دعوت پیش کی اور ان سے ایمان
لانے کا مطالبہ کیا ۔ اس مجمع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوتیلا چچا ابو لہب بھی تھا ۔ یہ بہت
خوبصورت تھا اسی وجہ سے اس کی کنیت ابو لہب پڑ گئی تھی ۔ ماں باپ کا نام بیٹی بیٹے کی
نسبت سے رکھا جاتا ہے اسے کنیت کہتے ہیں جن سے مراد اشارہ کنایہ ہوتا ہے ۔ اس کا نام
عبد العزّیٰ تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں تشریف لائے تھے تو یہ بہت خوش
ہوا تھا کہ مرے ہوئے بھائی کا لڑکا پیدا ہوا ۔ اسی خوشی میں اس نے ایک لونڈی ثویبہ نامی
کو آزاد کر دیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت کرتا تھا ۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے
اپنی رحمت سے آپ کو نبی بنایا اور آپ نے تمام قریش سے ایمان لانے کا اور بت پرستی چھوڑنے کا

مطالبہ کیا تو اس کو آبائی دین بت پرستی کا چھوڑنا گراں گزرا اور اس نے مخالفت کی جو دشمنی کی حد تک
پہنچ گئی ۔ اسی موقع پر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پر سخت برہم ہوا اور کہنے لگا انتہائی گستاخی سے
تَبًّا لَكَ سَائِرَ الۡیَوۡمِ اَلِهٰذَا جَمَعۡتَنَا تو برباد ہو جائے کیا ہم کو اسی لئے جمع کیا تھا ۔
اس کی یہ گستاخی اور بد تمیزی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند آئی اور یہ سورت نازل فرمائی جس میں
اس کی بربادی اور ہلاکت کا اعلان کیا گیا جس سے اس کی چڑھ اور بڑھی اور وہ نبی علیہ السلام کا اور
آپ کی دعوت کا ایسا دشمن بن گیا کہ جہاں آپ تبلیغ کرتے یہ مخالفت کرتا ۔ ایک مرتبہ آپ
سُوق ذی المجاز میں (یہ ایک بازار کا نام ہے) آگے آگے دعوت اسلام پیش کرتے جا رہے تھے اور
یہ پیچھے پیچھے آپ کو پتھر مارتا ہوا آ رہا تھا جس سے آپ کی پنڈلی اور قدم لہو لہان
ہوگئے ۔ اس کے اس کام میں اس کی بیوی ام جمیل بھی شریک تھی ۔ یہ جنگل سے
کانٹے دار لکڑیاں چن کر لاتی اور اس راستہ پر جس سے آپ گزرتے تھے ڈال دیتی
تاکہ کانٹے آپ کے چبھ جائیں ۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو دنیا میں سخت ترین سزا دی

اللغات : تَبَّتۡ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی ۔ تَبَّ یَتُبُّ
ہے اصل میں تَبَبَ تھا ایک بَا کو دوسرے بَا میں مدغم کر دیا تو تَبَّ ہو گیا ، ہلاک ہو گیا ،
ٹوٹ گیا ۔ تباب مصدر ہے ۔ یَدَا ہاتھ ۔ یہاں تثنیہ لایا گیا ہے جو اصل میں یَدَانِ تھا
اضافت کی وجہ سے نون گر گیا ۔ جمع اَیۡدِیۡ ۔ اَبِیۡ لَهَبٍ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے
اَبِیۡ ہو گیا ۔ ابو لہب ۔ شعلہ والا ۔ اس کے خوبصورت اور سرخ و سفید ہونے کی وجہ سے ان لفظوں
سے اسے پکارا جاتا تھا ۔ لہب مادہ سے فعل لَهَبَ یَلۡهَبُ باب فَتَحَ سے آتا ہے ۔ صیغہ
واحد مذکر غائب فعل ماضی ۔ ہلاک ہوا ۔ مَاۤ اَغۡنٰی صیغہ واحد مذکر غائب ماضی منفی ۔
اِغنا مصدر باب افعال سے ۔ نہیں غنی کیا، نہ کام آیا ۔ اس کا مجرد ... سے آتا ہے
عَنۡ حرف جر ہے ۔ مَالٌ اسباب معیشت دیکھو سورۃ الہمزہ ... سین
علامت استقبال ہے یعنی سین کے ... استقبال کا ہوگا ۔ عنقریب ۔ یَصۡلٰی
صیغہ واحد مذکر غائب فعل م... ...رع سے ہے ۔ وہ داخل ہوگا ۔ نَارٌ
آگ (دیکھو سورۃ الہمزہ) ذَاتَ لَهَبٍ ... ذو کا ۔ والی ۔ لَهَبٌ شعلہ ۔ اِمۡرَاَةٌ عورت ۔

یہ اِمْرَءٌ کا مونث ہے ۔ بغیر ہمزہ کے مَرْءٌ بھی آتا ہے ۔ اَلْمَرْءُ کی جمع رجال آتی ہے من غیر لفظہ (المنجد) اسی طرح اِمْرَءَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ اور نِسْوَۃٌ آتی ہے من غیر لفظہا (المنجد) ۔ اس کا مادہ مَرْءٌ آتا ہے اور اس سے فعل مَرُءَ یَمْرُءُ ابواب کَرُمَ، سَمِعَ اور فَتَحَ سے آتا ہے ۔ یہ ابو لہب کی بیوی تھی جس کا نام اَرْوٰی اور کنیت ام جمیل تھی۔ یہ بھی اپنے شوہر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت دشمن تھی۔ حَمَّالَۃٌ صیغہ واحد مونث مبالغہ کا۔ بوجھ اٹھانے والی۔ حَمَلَ یَحْمِلُ باب ضَرَبَ ہے۔ اَلْحَطَبُ ایندھن، لکڑی، لکڑی کا گٹھا ۔ جمع اَحْطَاب۔ اس مادہ سے فعل حَطَبَ یَحْطِبُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ فِیْ حرف جر۔ میں۔ جِیْدٌ گردن۔ جمع اَجْیَاد۔ اس مادہ سے فعل جَادَ یَجَادُ اور جَیِدَ یَجَادُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ حَبْلٌ رسی۔ جمع حِبَال۔ اس مادہ سے فعل حبل یَحْبُلُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ مَسَدٌ بٹی ہوئی، مضبوط۔ مَسَدَ یَمْسُدُ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب : (فرمایا) ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے چنانچہ واقعہ بدر کے سات روز بعد اس کے طاعون کا ایک دانہ جس کو عَدَسَہ کہتے ہیں نکلا اور مرض لگ جانے کے خوف سے سب گھر والوں نے اس کو الگ ڈال دیا یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر گیا اور تین روز تک لاش یونہی پڑی رہی جب سڑنے لگا تو مزدوروں سے اٹھوا کر دبوا دیا انھوں نے ایک گڑھا کھود کر اس کو لکڑی سے اندر لڑھکا دیا اور اوپر سے پتھر بھر دیے۔ اس ذلت کے ساتھ دنیا سے گیا اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی سخت ہے اور دونوں ہاتھوں سے کنایہ ذات سے ہوتا ہے۔ یا اس لئے ہاتھوں کا ذکر کیا کہ اکثر اعمال ہاتھوں ہی سے ہوتے ہیں۔ یہ شبہ بھی ہو سکتا ہے کہ مال و تدبیر سے بچ جائے گا تو اس کا جواب دیا) نہ اس کا مال اس کے کام آیا نہ اس کی کمائی (یہ سخت بخیل تھا اور بڑا مالدار بھی اس کی مالداری کے بارے میں تفہیم القرآن میں قاضی رشید ابن زبیر کی الذخائر والتحف سے نقل کیا ہے کہ وہ قریش کے ان چار آدمیوں سے ایک تھا جو ایک قنطار سونے کے مالک تھے ایک قنطار دو سو اوقیہ کا ۱۳ اور ایک اوقیہ سواتین تولہ کا ہوتا ہے تو ۶۵۰ تولہ کل سونا ہوا۔ اس زمانہ میں ایسا آدمی بڑا مالدار سمجھا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ ساری کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی۔ بعض مفسرین نے ماکسب سے اس کی اولاد مراد لی ہے۔

تو اب مطلب یہ ہوا کہ نہ اس کا مال اس کے کام آیا نہ اس کی اولاد۔ اولاد نے اس کا جنازہ بھی عزت سے نہ نکالا بلکہ گڑھے میں ڈلوا دیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ ہوا یہ کہ جس دین کی دشمنی میں اس نے جہنم خریدی تھی اسی دین کو اس کی اولاد نے قبول کیا۔ یعنی سب سے پہلے اس کی لڑکی دُرَّہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچیں اور اسلام قبول کیا اور فتح مکہ کے موقع پر اس کے دونوں بیٹے عتبہ اور معتب سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے توسط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے اور مسلمان ہو کر آپ سے بیعت کی اور آپ نے بیعت فرما کر رضی اللہ عنہم میں داخل فرمالیا۔ یہ تو اس کا حال دنیا میں ہوا اور آخرت میں) وہ عنقریب (مرنے کے ساتھ ہی) ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔ وہ بھی اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے (مراد خاردار لکڑیاں جن کا ذکر اوپر آچکا۔ اور دوزخ میں پہنچ کر) اس کے گلے میں (دوزخ کی زنجیر اور طوق ہوگا گویا وہ) ایک رسی ہوگی خوب بٹی ہوئی۔ (یعنی بہت مضبوط۔ بعض نے حمالۃ الحطب چغلخور کے معنی میں لیا ہے کیونکہ وہ چغلخور بھی تھی اور محاورہ میں چغلخور کو ہیزم کش کہتے ہیں سعدیؒ نے کہا ہے ع چغلخور بدبخت ہیزم کش است ۔ سیر کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ام جمیل کی موت بھی اس طرح ہوئی کہ لکڑی کا گٹھا اس کے سر پر تھا اور رسی اس کے گلے میں تھی۔ لکڑی کا گٹھا اس کے سر سے گرا تو رسی اس کے گلے کا پھندا بن گئی اور اسی طرح گھٹ کر مر گئی۔

ف : اس عورت کا نام اروی تھا اور ام جمیل اس کی کنیت تھی۔ یہ عرب کے مشہور سردار حرب کی بیٹی اور سیدنا ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو ہاشم اور بنو امیہ کے تعلقات اچھے تھے اور آپس میں قرابتیں ہوتی تھیں۔ رافضیوں نے پروپیگنڈا کیا کہ ان دونوں خاندانوں میں ہمیشہ سے عداوت تھی اور افسوس ہے کہ سنیوں نے بھی اسے قبول کر لیا۔ حالانکہ بات بالکل واقعہ کے خلاف تھی۔ یہ تو ایک قرابت تھی کہ ابو لہب ہاشمی تھا اور ام جمیل امویہ تھی۔ اور بھی رشتے تھے۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نکاح ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کیا جو امویہ تھیں اور سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں پھر نبی علیہ السلام نے اپنی دو بیٹیاں رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما کی شادی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

سورۃ الاخلاص مکیۃ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | اس میں ۴ آیتیں ہیں

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ لَمۡ یَلِدۡ

آپ کہہ دیجئے وہ یعنی اللہ ایک ہے — اللہ بے نیاز ہے — اس کے اولاد نہیں

وَلَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۴

اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے — اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے

ہے کی جو اموی خاندان کے تھے اور بہت سی رشتہ داریاں آپس کی تھیں جس سے اس پر وبگنڈے کی تردید ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

اللغات: قُلۡ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ اصل میں یہ اُقۡوُلۡ تھا۔ واؤ کا ضمہ قاف کو دیا تو دو ساکن جمع ہو گئے، واؤ اور لام۔ تو واؤ کو گرا دیا۔ اُقُلۡ ہو گیا۔ اب چونکہ قاف متحرک ہو گیا اس لئے ہمزہ وصل کی حاجت نہ رہی اسے بھی گرا دیا۔ قُلۡ رہ گیا۔ ھُوَ ضمیر واحد مذکر۔ اَللّٰہُ اہل حق کے نزدیک یہ علَم ہے ایسی ذات کا جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اسکا وجود اپنا ذاتی ہے کسی کا بخشا ہوا نہیں۔ وہ تمام صفات کمالیہ کی جامع ہے اور اس کے تمام کمالات اس کے ذاتی ہیں یعنی وہ اپنی ذات سے کامل الصفات ہے، وہ تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں یعنی اس کی ذات ہی ایسی ہے کہ اس میں کسی قسم کا عیب پایا ہی نہیں جا سکتا۔ تفصیل اس کی انشاء اللہ آگے پڑھیں گے۔ لفظ اِلٰہ پر الف لام داخل کر کے اللّٰہ بنا لیا گیا۔ لفظ اِلٰہ سے فعل اَلِہَ یاۡلَہُ باب سَمِعَ سے بمعنی تَحَیَّرَ اور فَتَحَ یَفۡتَحُ سے بمعنی تَعَبَّدَ۔ یعنی یہ ایسی ذات ہے اس کی حقیقت تک رسائی ممکن نہیں آدمی متحیر ہو جاتا ہے اسی کو ایک اردو کے شاعر نے یوں کہا ہے۔ ؎

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا — بس جان گیا میں تری پہچان یہی ہے

اَحَدٌ ایک، اکیلا۔ جمع آحاد۔ اس مادہ احد سے فعل مجرد کا استعمال نہیں ملا۔ مزید میں اَحَّدَ باب تفعیل سے وَحَّدَ باب تفعیل سے اور اتَّحَدَ باب اِفتعال سے فعل مستعمل ہے۔

اَلصَّمَدُ یہ خبر ہے۔ اللہ مبتدا ہے اور خبر پر جب الف لام لگتا ہے تو معنی حصر کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ذات جو سب سے بے نیاز ہو کسی کی محتاج نہ ہو اور سب کے سب اس کے محتاج ہوں اور ایسی ذات چونکہ صرف اللہ ہی کی ہے اس لئے ترجمہ ہوگا۔ اللہ ہی بے نیاز ہے۔ اس کا مادہ صَمَدٌ ہے اور اس مادہ سے فعل صَمَدَ یَصۡمُدُ باب نَصَرَ سے مستعمل ہے اور باب ضَرَبَ سے بھی۔

لَمۡ یَلِدۡ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی بِلَمۡ۔ وَلَدَ یَلِدُ باب ضَرَبَ سے۔ نہیں جنا۔ لَمۡ یُوۡلَدۡ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول منفی بِلَمۡ۔ نہیں جنا گیا۔ یعنی نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ لَمۡ یَکُنۡ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع منفی بِلَمۡ۔ کَانَ یَکُوۡنُ باب نَصَرَ سے۔ نہیں ہے۔ کبھی یکن کا نون گر جاتا ہے تو یَکُ رہ جاتا ہے لَہٗ ضمیر واحد مذکر مجرور۔ اس کے لئے۔ کُفُوًا کفو، برابر، مساوی، ہمسر۔ جمع اَکۡفَاء۔ اس کا مادہ کَفۡأٌ ہے مہموز لام قرآن میں واؤ سے کفواً ہے اس مادہ سے فعل کَفَأَ یَکۡفَأُ باب فَتَحَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب: (سورت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک مرتبہ مشرکین نے آپ سے کہا کہ اپنے رب کا وصف اور نسب بیان کیجئے اس پر ان کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔ حکم ہوا کہ) آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ (اپنے کمال ذات وصفات میں) ایک ہے (کمال ذات یہ کہ وہ واجب الوجود ہے یعنی وجود اس کا اپنا ذاتی ہے کسی کا دیا ہوا نہیں جیسے اور جملہ مخلوقات کہ اس کا وجود اللہ کے دینے سے ہوا، اپنا وجود کسی کا نہیں۔ اسی طرح وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا۔ اور کوئی ایسا نہیں۔ اور کمال صفات یہ کہ اس کا علم وقدرت وغیرہ تمام صفات قدیم اور محیط ہیں اور) اللہ (ایسا) بے نیاز ہے (کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کے سب محتاج ہیں) اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

ف: منکرین توحید کئی قسم کے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو صرف اللہ کو واجب الوجود نہیں مانتے جیسے ہندوستان کے آریہ۔ انکا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دو اور چیزیں ہیں جو خود بخود موجود ہیں اللہ کی محتاج نہیں۔ اور وہ ایک مادہ ہے، دوسری روح۔ ان دونوں کو قدیم مانتے ہیں۔ اسی عقیدے کے لوگ پہلے بھی تھے۔ بعض وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کو

نہیں مانتے صرف ذات کو مانتے ہیں جیسے فلاسفۂ یونان۔ بعض وہ ہیں جو اللہ کی عبادت میں دوسروں کو شریک مانتے ہیں جیسے عام مشرکین۔ خواہ عرب کے ہوں یا ہندوستان کے یا کہیں اور کے۔ بعض وہ ہیں جو دو خدا مانتے ہیں۔ ایک خیر کا خالق جس کو یزدان کہتے ہیں، دوسرا شر کا خالق جس کو اہرمن کہتے ہیں جیسے ایران کے مجوسی۔ ان سب کے اقوال کو صرف ایک لفظ اَللّٰہُ اَحَدٌ نے باطل کر دیا۔ اس جملہ سے ثابت ہوا کہ یکتا ہے ذات میں کہ خود واجب الوجود ہے دوسرا کوئی واجب الوجود نہیں بلکہ سب ممکن الوجود ہیں یعنی پہلے نہ تھے اللہ نے انھیں پیدا کیا اسی مخلوق میں مادہ اور صورت بھی ہے اور وہ یکتا ہے صفات کمالیہ میں، اور اس کی صفات بھی قدیم ہیں۔ اس سے فلسفہ والوں کا جواب ہو گیا جو صفات کے منکر ہیں۔ وہ یکتا ہے عبادات کے استحقاق میں۔ اس سے مشرکین کی تردید ہو گئی۔ وہ یکتا ہے ذات وصفات میں۔ اس میں تردید ہو گئی مجوسیوں ایرانیوں کی جو دو خدا مانتے ہیں۔ کچھ لوگ تھے جو اللہ کے سوا اوروں سے مدد چاہتے تھے یا چاہتے ہیں ان کو جواب دیا اَللّٰہُ الصَّمَدُ اللہ بے نیاز ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں سب اسی کے محتاج ہیں اور اسی کی مدد سے پا سکتے ہیں جو کچھ بھی پا سکتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے اللہ کے واسطے اولاد تجویز کی تھی، انہیں سے یہودیوں کا ایک طبقہ تھا جو سیدنا عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتا تھا۔ قرآن نے کہا وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ۔ نیز کہتے تھے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ اور انہیں سے نصاریٰ ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ۔ انہیں سے مشرکین مکہ بھی تھے جو اپنے کو آلِ الٰہی خدائی خاندان کہلاتے تھے۔ نیز فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ اللہ نے ان سب کے جواب میں فرما دیا لَمْ یَلِدْ اللہ کے نہ بیٹا ہے نہ بیٹی۔ وہ ان سب باطل عقیدوں سے پاک ہے اور جو لوگ جنوں کو اور بعض انسانوں کو خدائی کا درجہ دیتے تھے اور خدا ہی کی طرح ان کی عبادت کرتے تھے ان کا جواب دیا وَلَمْ یُوْلَدْ کہ وہ مولود نہیں اور جن کو تم نے خدائی کا درجہ دیا وہ سب مولود ہیں اس لئے وہ عبادت کے مستحق نہیں جو لوگ خدا کے مثل دوسروں کو سمجھتے تھے جیسے مجوس کہ یزدان و اہرمن کے قائل تھے۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ میں ان کا جواب دیا کہ اس کے مثل کوئی نہیں

سورۃ الفلق مدنیہ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اس میں ۵ آیتیں ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

آپ کہئے میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آ جائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے

فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے

شانِ نزول: مدینہ منورہ کے بسنے والے یہودی نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے منتظر تھے ان کی یہ آرزو تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو ہم ان کی خدمت کریں اور ان پر ایمان لا کر ان کا ساتھ دیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مدینہ منورہ پہنچا دیا تو ان کی بھاری اکثریت نے پہچان لینے کے باوجود آپ کی نبوت کا انکار کر دیا اور پوری قوت سے مخالفت کی حتیٰ کہ آپ پر جادو تک کر ڈالا جس کا اثر آپ پر اس قدر ہوا کبھی کبھی دنیاوی کام آپ کر لیتے اور بھول جاتے۔ یہ کیفیت باختلاف روایات چالیس روز یا چھ ماہ یا ایک سال رہی پھر آپ نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے اور ایک نے دوسرے سے سوال کیا کہ انھیں کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے پوچھا کس نے کیا ہے۔ جواب دیا لبید بن اعصم یہودی اور اسکی لڑکیوں نے۔ پھر سوال کیا کس چیز پر جادو کیا ہے۔ جواب دیا، تانت کے ٹکڑے اور کھجور کے گابھے پر۔ پوچھا کہاں رکھا ہے۔ جواب دیا ذرواں کنویں میں (جو زریق کا ایک کنواں تھا اسکا نام ذرواں تھا) پھر دونوں چلے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوئے تو آپ نے حضرت علی اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کو بھیج کر اسے نکلوا لیا۔ اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام یہ دونوں سورتیں لے کر آئے۔ ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں اور گرہیں بھی گیارہ تھیں بحکم خداوندی آپ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے اور ایک ایک گرہ کھلتی جاتی۔ جب آپ نے تلاوت پوری کر لی تو گرہیں سب کھل چکی تھیں۔ اب آپ کی طبیعت بالکل بحال ہو گئی اور وہ کیفیت

بالکل جاتی رہی۔ پھر آپ نے اپنا یہ معمول بنالیا کہ سوتے وقت یہ دونوں سورتیں مع قل ہو اللہ احد کے پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان پر دم کرلیتے اور ہاتھ اپنے سارے بدن پر پھیر لیتے، آخر وقت تک آپ کا یہی معمول رہا۔ اس سے آدمی ہر قسم کے شرور سے بچا رہتا ہے جو بھی اس پر عمل کرتا ہے۔ یہ مجرب ہے۔

۲ اللغات: ۱ اَعُوْذُ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع۔ باب نَصَرَ سے۔ میں پناہ مانگتا ہوں۔ رب پروردگار۔ اَلْفَلَق اسم فعل۔ تڑکا، صبح۔ فلق اس کا مادہ ہے اس سے فعل فَلَقَ یَفْلِقُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ شَرّ برائی، شرارت۔ مَا اسم موصول۔ خَلَقَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی باب نَصَرَ سے۔ پیدا کیا۔ غَاسِقٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ اندھیری رات۔ غَسَقَ یَغْسِقُ باب ضَرَبَ سے۔ اِذَا ظرف۔ جب۔ وَقَبَ۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی، باب ضَرَبَ سے وَقَبَ یَقِبُ۔ چھا جائے۔ اَلنَّفّٰثٰتُ صیغہ جمع مونث اسم مبالغہ۔ واحد النفاثۃ نَفَثَ یَنْفُثُ ابواب ضَرَبَ و نَصَرَ سے۔ بہت پھونکنے والیاں، دم کرنے والیاں۔ مراد لبید ابن اعصم یہودی کی بیٹیاں جنہوں نے دم کیا تھا۔ اَلْعُقَدُ جمع عقدۃ کی۔ گرہیں۔ عَقَدَ یَعْقِدُ باب ضَرَبَ سے فعل آتا ہے۔ حَاسِدٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ حسد کرنے والا۔ حَسَدَ یَحْسُدُ ابواب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتا ہے۔ زوال نعمت کی آرزو کرنے والا۔ حَسَدَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی۔ حسد کیا۔ اِذَا آنے سے ترجمہ جب حسد کرے، جب حسد کرنے لگے۔ اگر کسی آدمی میں حسد کا مادہ ہو مگر وہ دوسرے کی نعمت کے زوال کی کوشش نہیں کرتا تو یہ مرض اگرچہ برا ہے مگر اپنی ذات تک ہے لیکن جب وہ اس کوشش میں لگ جائے کہ دوسرے کی نعمت زائل ہو جائے تو اس کا شر دوسرے پر اثر کرے گا اس لئے اس سے پناہ مانگنے کی ضرورت ہے، اسی لئے یہاں پناہ مانگنا سکھایا جب وہ حسد کرنے لگے۔

حسد کی برائی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حسد کرنے والا درپردہ اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر راضی نہیں اور گویا کہ وہ یوں کہنا چاہتا ہے کہ تو نے اس کو یہ نعمت غلط دی یہ اس کا مستحق نہیں۔ اسی لئے اس کے زوال پر خوش ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض کرنا کس قدر قابل ملامت ہے۔ اسی لئے حدیث پاک میں فرمایا کہ حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا۔ آمین

سُوْرَةُ النَّاس مَدَنِیَّہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اس میں ۶ آیتیں ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝

آپ کہئے کہ میں آدمیوں کے مالک — آدمیوں کے بادشاہ

اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝

آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝

جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

خواہ وہ جن ہو یا آدمی

ترجمہ و مطلب: آپ (اپنے استعاذہ کیلئے بھی اور دوسروں کو استعاذہ سکھلانے کے لئے جس کا حاصل توکل اور تعلیم توکل ہے یوں) کہئے میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آجائے (اور شب میں شرور کا احتمال ظاہر ہے) اور (بالخصوص گنڈے کی) گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔ (پہلے کل مخلوق سے پناہ چاہی پھر خصوصیت کے ساتھ تین چیزوں کی۔ ۱ اندھیری رات۔ ۲ گرہوں پر پھونکنے والیوں سے یہ شاید اس لئے کہ سحر رات ہی میں ہوا تھا نیز وہ پھونکنے والیاں عورتیں ہی تھیں۔ ۳ حاسد کے شر سے، اسلئے اسکا منشاء حسد ہی تھا۔ واللہ اعلم۔

اللغات: اَلنَّاسُ لوگ۔ یہ اسم جمع ہے جس کا واحد نہیں جیسے قوم اور رہط۔ مرد، عورت، بچے، بڑے، اچھے، برے، کافر، مسلمان سب کو یہ لفظ شامل ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا ماخذ نَوْسٌ ہے اور اس سے فعل نَاسَ یَنُوْسُ نَوْسًا باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ مَلِكٌ بادشاہ۔ جمع مُلُوْكٌ۔ اس کا مادہ مُلْكٌ ہے اس سے فعل مَلَكَ یَمْلِكُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔

اِلٰـهٌ بروزن فِعَالٌ اسم مفعول مَالُوْهٌ کے معنی میں یعنی معبود. لغۃً اِلٰہ ہر معبود کے لئے بولا جاتا ہے۔ چاہے وہ برحق ہو جیسے اللہ تعالےٰ یا باطل ہو جیسے بت وغیرہ۔ یہاں معبود برحق اللہ مراد ہے. اس کی جمع آلِہَۃٌ آتی ہے اور فعل اس مادہ سے اَلَہَ یَالَہُ باب فَتَحَ سے آتا ہے. تفصیل برائے ازدیکھو سورۃ البینۃ) اَلْوَسْوَاسُ یہ مصدر ہے۔ وسوسہ بھی مصدر آتا ہے۔ وَسْوَسَ یُوَسْوِسُ رباعی مجرد۔ کسی بری چیز کا دل میں پیدا کرنا۔ شیطان کو بھی وسواس کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی دل میں بری چیزیں پیدا کرتا رہتاہے۔ (اَلْخَنَّاسُ مادہ خنس سے صیغہ مبالغہ کا۔ پیچھے ہٹ جانے والا۔ یہ بھی شیطان کا نام ہے۔ چونکہ شیطان وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتاہے اور چھپ جاتاہے اس لئے اسے خنّاس کہتے ہیں۔ اس مادہ سے فعل خَنَسَ یَخْنُسُ ابواب ضَرَبَ و نَصَرَ سے آتاہے۔ اَلَّذِیْ واحد مذکر اسم موصول۔ یُوَسْوِسُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع باب بَعْثَرَ سے رباعی مجرد۔ صُدُوْرٌ جمع صدر کی۔ سینہ۔ (دیکھو سورہ والعادیات) اَلْجِنَّۃُ جمع جِنّی کی۔ جنوں کی جماعت۔ جن اللہ تعالےٰ کی وہ مخلوق جو آگ سے بنائی گئی ہے اور ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے ابلیس بھی جن ہے۔ یہ جن بھی انسان کی طرح شریعت کے پابند اور اللہ کے احکام کے مکلف ہیں۔ ان میں بھی انسانوں کی طرح اچھے اور برے، مومن و کافر ہوتے ہیں۔ اس کا مادہ جَنٌّ ہے اور اس سے فعل جَنَّ یَجُنُّ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔

ترجمہ و مطلب: آپ کہئے (جیسا کہ فلق میں گزرا) کہ میں آدمیوں کے مالک، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے (پیچھے ہٹنے کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں ہے کہ اللہ کا نام لینے سے وہ ہٹ جاتا ہے) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا آدمی (ہو۔ یعنی شیاطین الانس سے بھی پناہ چاہتا ہوں اور شیاطین الجن سے بھی۔ مراد اس سے وہ وسوسہ جو مُفْضِیْ اِلَی الْمَعْصِیَۃ ہو جائے یعنی یہ وسوسہ گناہ میں مبتلا ہونے کا سبب بن جائے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا وسوسہ دین کے لئے مضر ہے اسی بنا پر اس سے پناہ سکھائی گئی۔

لطیفہ: قرآن پاک کا آغاز سورہ فاتحہ سے ہے اور اختتام سورہ والناس پر۔ ان دو سورتوں میں

بہت ہی مناسبتیں ہیں اور دونوں کے مضامین میں بہت ہی قرب ہے۔ چنانچہ رَبِّ النَّاسِ کے مناسب رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے اور مَلِکِ النَّاسِ کے مناسب مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہے اور اِلٰہِ النَّاسِ کے مناسب اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہے اور اِسْتِعَاذَہ کے مناسب اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہے اور اَلْوَسْوَاسُ کے مناسب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ الخ ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ کیسے کیسے کمالات والی یہ کتاب ہے۔

اللہ تعالےٰ اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین یارب العالمین اللہ کا شکر ہے آج ۲۵ رجمادی الاخری ۱۳۹۹ھ مطابق ۲۳ رمئی ۱۹۷۹ء یوم چہارشنبہ بوقت ۹ بجے دن نظر ثانی سے فراغت ہوگئی۔ اللہ تعالےٰ میرے لئے اور پڑھنے والوں کے لئے سعادت دارین کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔
آمِیْن یارَبَّ الْعٰلَمِیْن

نوٹ

تکمیل فائدہ کیلئے سورہ فاتحہ کا ترجمہ اور لغات شامل کئے جارہے ہیں حالانکہ اس سورت کا اصل مقام ابتداء قرآن ہے امام جلال الدین محلی نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللغات : بآء استعانت کیلئے اور متعلق ہے اَشْرَعُ فعل محذوف کے گویا تلاوت کرنے والا یوں کہتا ہے کہ شروع کرتا ہوں اس کلام کو اللہ کے نام سے مدد چاہتے ہوئے۔ اِسْمٌ کے معنی نام کے ہیں وہ لفظ جو کسی جوہر یا عرض کی تعیین و تمیز کیلئے وضع کیا گیا ہو۔ اس کا ہمزہ ہمزہ وصل ہے جمع اَسْمَاء اَسَامِی ہر بِسْمِ اللّٰہِ میں ہمزہ گر جاتا ہے۔ اس کا مادہ سُمُوٌّ ہے اور اس مادہ سے فعل سَمَا یَسْمُوْ باب نَصَرَ سے آتا ہے۔ اَللّٰہُ خدا کے لئے اسم ذات ہے۔ لفظ اللہ علم ہے ایسی ذات کا جو تمام صفات کمال کی جامع ہے اور جس کے صفات کمال اس کے ذاتی ہیں۔ ایسی ذات چونکہ دوسری کوئی ہو ہی نہیں سکتی اس لئے اس لفظ کا اطلاق کسی دوسرے پر ممکن ہی نہیں نہ اس کی جمع آتی ہے اور نہ یہ مشتق ہے نہ اس کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں ممکن ہے۔

اَلرَّحْمٰن فَعْلَان کے وزن پر صیغہ مبالغہ کا ہے زیادتی صفت کے لئے جس کے بعد زیادتی کا کوئی درجہ نہ ہو۔ جس طرح اسم ذات کا اطلاق غیر اللہ پر نہیں ہوتا اسی طرح اسم صفت رحمٰن کا اطلاق بھی صرف ذات باری ہی کے لئے ہوتا ہے۔ یہ بات محض اتفاقی نہیں ہے بلکہ بہت پرمعنی ہے کہ قرآن مجید میں اسم ذات کے بعد جو سب سے پہلا اسم صفاتی ارشاد ہوا ہے وہ صفت رحمانیت کا مظہر ہے۔ اس کا مادہ رَحْمَۃٌ ہے اور اس سے فعل رَحِمَ یَرْحَمُ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔ اَلرَّحِیْم یہ صیغہ بھی اسم صفت مبالغہ کے لئے ہے۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر تکرار و تواتر کے اظہار کیلئے۔ گویا رحمت و شفقت کی انتہائی قوت کا اظہار رحمٰن سے ہو رہا ہے اور انتہائی کثرت کا لفظ الرحیم ہے۔ اس لحاظ سے لفظ رحمٰن کا ترجمہ نہایت رحم کرنے والا اور لفظ رحیم کا بار بار رحم کرنے والا ہوگا۔

یہ جملہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن پاک کی ۱۱۳ سورتوں کے شروع میں آیا ہے۔ ائمہ دین میں اس پر اختلاف ہے کہ یہ ہر ہر سورت کا جزو ہے، یا نہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر سورت کا جزو ہے اسی بنا پر ان کا امام سورہ فاتحہ کی تلاوت جہری نمازوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے جہر سے کرتا ہے۔ اسی طرح تمام سورتوں میں۔ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ

سورۃ الفاتحۃ مکیۃ اس میں ۷ آیتیں ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے

سورت کا جزو نہیں مانتے بلکہ صرف فرق و تمیز کے لئے مانتے ہیں اسی لئے ان کا امام سورہ فاتحہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے جہر کرتا ہے۔ یہی معمول حنابلہ کا بھی ہے کہ وہ جہری نمازوں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن سے جہر کرتے ہیں۔ ہر کام کی ابتدا بسم اللہ سے کرنے کی بڑی فضیلتیں احادیث میں آئی ہیں معمول نبوی بھی یہی تھا۔ تفصیل انشاء اللہ آگے پڑھو گے۔

اللغات : الفاتحۃ صیغہ واحد مونث اسم فاعل باب فَتَحَ سے۔ ابتدا کرنے والی۔ اس سورت سے چونکہ قرآن پاک کی ابتدا ہوتی ہے اس لئے اس کا نام الفاتحہ پڑ گیا۔ اسی سورت کے اور بھی نام حدیثوں میں آئے ہیں۔ سورۃ الشفا، سورہ وافیہ، ام القرآن (بیضاوی وغیرہ) علامہ قرطبی نے ۱۲ نام گنائے ہیں مشہور نام یہی الفاتحہ ہے۔ قرآن کریم میں جس قدر مضامین آئے ہیں یہ سورت ان سب کی جامع ہے اسی بنا پر ہر نماز میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام اس کے پڑھنے والے پر یہ ہے کہ ہر ہر آیت پر خدا کی طرف سے جواب ملتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب بندہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ میرے بندے نے میری ثنا کی۔ اور جب بندہ کہتا ہے۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور جب بندہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے اور میرے بندے نے جو مانگا میں نے اس کو دیا یعنی بندے نے مجھ سے مدد چاہی میں نے اسے مدد دی

اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِۙ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ

نہایت رحم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ۔ وہ مالک ہے روز جزا کا

اور جب بندہ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ سے آخر تک پڑھتاہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لئے ہے اور بندے نے جو مانگا میں نے اس کو دیا۔ یعنی بندے نے مجھ سے ہدایت مانگی سیدھی راہ کی۔ بندے نے نبیوں کی راہ مانگی بندے نے غضب کے ماروں اور گمراہوں سے الگ رہنا مانگا میں نے اسے یہ سب دیدیا۔ اب وہ قرآن پڑھے اس میں سب کچھ ہدایات موجود ہیں۔ غور کرو کس کس طرح بندے کو نوازتا ہے۔ اسی لئے حدیث پاک میں ہے کہ نمازی اپنے رب سے باتیں کرتاہے اور اللہ اس کی باتوں کا جواب دیتاہے۔ تو یہ سورت کیسے بڑے شرف والی سورت ہوئی۔ تفسیر ماجدی میں نقل کیاہے کہ ایک حدیث میں آیاہے کہ شیطان چار مرتبہ خاص طور پر بہت رویا چلایاہے اور ان چار میں ایک موقع سورہ فاتحہ کے نزول کا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ الف لام استغراق کا ہے یعنی تمام تعریفیں بلاکسی استثناء کے۔ حَمۡدٌ یہ مصدر ہے حَمِدَ يَحۡمَدُ باب سَمِعَ سے۔ ذاتی اور اختیاری کمالات پر تعریف حمد کہلاتی ہے اور ایسے کمالات جو ذاتی ہوں کسی کا عطیہ نہ ہوں اور اختیاری بھی ہوں صرف اللہ ہی کے ہیں۔ اور غیر اللہ کا کوئی کمال نہ ذاتی ہے نہ اختیاری اس لئے لفظ حمد اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کے لئے نہیں بولا جاسکتا۔ مخلوق کے کمالات سب کے سب اللہ کے دیئے ہوئے ہیں اس لئے ان کیلئے لفظ مدح بولا جاتاہے۔ اسی طرح جو تعریف کسی نعمت کے شکریے میں ہو اسے شکر کہتے ہیں۔

لِلّٰهِ یہ لام خصوصیت کے اظہار کے لئے ہے یعنی تمام تعریفیں صرف اللہ کے لئے مخصوص ہیں کوئی بھی حمد غیر اللہ کی نہیں ہوسکتی۔ لفظ اللہ کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

اللغات:- رَبٌّ پروردگار، مربی۔ یہ مصدر ہے رَبَّ يَرُبُّ باب نَصَرَ کا۔ ہر چیز کو آہستہ آہستہ ترقی دے کر حد کمال تک پہنچا دینے والا۔ اور ایسی ہستی خدا کے سوا اور کسی کی نہیں ہے اسلئے مطلق بلا اضافت کے صرف اللہ ہی کے لئے بولا جاتاہے۔ غیر اللہ کے لئے جب بولا جائے گا تو اضافت کے ساتھ۔ جیسے رَبُّ المَالِ، رَبُّ البَيۡتِ وغیرہ۔ مال والا، گھر والا۔ قرآن پاک میں سیدنا یوسف علیہ السلام

نے تین بار لفظ رب کا اطلاق غیر اللہ کے لئے کیا مگر تینوں جگہ اضافت کے ساتھ۔ (۱) زلیخا کے اظہار کے جواب میں فرمایا اِنَّهٗ رَبِّیۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَایَ بیشک عزیز مصر میرا مربی ہے جس نے مجھے اچھا ٹھکانا دیا۔ (۲) جیل سے رہائی پانے والے سے فرمایا اُذۡكُرۡنِیۡ عِنۡدَ رَبِّكَ اپنے آقا سے میرا ذکر کرنا۔ (۳) جب شاہی قاصد بلانے آیا تو فرمایا اِرۡجِعۡ اِلٰى رَبِّكَ اپنے آقا کے پاس لوٹ کر جاؤ۔ معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے لئے یہ لفظ اضافت کے ساتھ بولا جاسکتا ہے۔ موجودہ زمانہ کے بعض مفسرین نے اس کی توجیہات کی ہیں مگر وہ لگتی نہیں (تفصیل انشاء اللہ بعد میں آئے گی)

اَلۡعٰلَمِيۡنَ جمع عالَم کی۔ عالم کا لفظ خود اسم جمع ہے جس کا کوئی واحد نہیں۔ مرادف ہے خلقت یا موجودات کے۔ اللہ کے سوا سب عالم میں داخل ہے۔ عالمین سے مراد اصناف خلق۔ ہر ہر صنف موجودات کی عالم کہلاتی ہے۔ عالم حیوانات، عالم ملائکہ، عالم جن، عالم نباتات وغیرہ۔ چونکہ ساری موجودات اللہ تعالیٰ کے کمالات کی نشانی ہے اس لئے اسے عالم کہا جاتاہے۔ یہ بتلا دیا کہ موجودات کی ہر ہر صنف کا ایک مستقل نظام تربیت ہے اور سب کا آخری سرا اسی قادر مطلق واحد و یکتا کے ہاتھ میں ہے۔ کوئی بھی صنف اس کے ہمہ گیر نظام تربیت سے مستثنیٰ نہیں۔ عَالَم کا مادہ عِلۡم ہے اور اس مادے سے فعل عَلِمَ يَعۡلَمُ باب سَمِعَ سے آتاہے۔

مٰلِكِ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل۔ مَلَكَ يَمۡلِكُ باب ضَرَبَ سے۔ وہ ذات جسے کامل اختیارات حاصل ہوں، جو چاہے کر گزرے کوئی روک ٹوک کرنے والا نہ ہو، اس سے کوئی بازپرس نہ کرسکے۔ دنیا کے حاکم و قاضی چاہے کتنے ہی وسیع اختیارات رکھتے ہوں مگر وہ اختیارات ہوں گے محدود اور قانون کے اندر۔ گویا کہ قانون کی ان پر بھی حکمرانی ہے لیکن مالک اس حکمران کا نام ہے جس پر کسی قانون کی حکمرانی نہیں۔ اسی بناء پر مسلم شریف میں حدیث آئی لَا مَالِكَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں۔ اسی بناء پر محققین کا قول ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو مالک کہنا یا پکارنا جائز نہیں

يَوۡم دن۔ جمع اَيَّام۔ یہ اسم ظرف ہے جمع الجمع اَيَاوِم۔ اس مادہ سے فعل مجرد حسب بیان لغات القرآن جلد ششم مولفہ سید عبدالدائم جلالی يَامَ يَيۡوَمُ باب سَمِعَ سے اور يَوَمَ يَيۡوِمُ باب حَسِبَ سے آتاہے مگر المنجد اور مصباح اللغات میں صرف باب مفاعلۃ سے يَاوَمَ يُيَاوِمُ لکھاہے۔ مجرد کا استعمال نہیں لکھا۔ واللہ اعلم۔

الدِّیْن جزا، بدلہ، طاقت، آخرت کے معنی آتے ہیں۔ چونکہ قیامت کے دن سارے اعمال کا اچھے ہوں یا برے بدلہ ملے گا اس لئے اسے یوم الدین کہتے ہیں۔ دین مصدر بھی ہے اور اس سے فعل دَانَ یَدِیْنُ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔

ترجمہ ومطلب : بسم اللہ الخ شروع کرتا ہوں میں اس اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ہر جائز کام کی ابتدا اللہ کے نام سے کرنے کی بڑی فضیلتیں حدیث پاک میں آئی ہیں۔ دراصل اللہ کا نام لے کر شروع کرنے والا عملاً اس کا اعلان کرتا ہے کہ میرا ضمیر پاک ہے میری نیت مخلصانہ ہے اور میں توحید کا پرستار ہوں۔

بسم اللہ کی با استعانت کی ہے۔ پڑھنے والا گویا یوں کہتا ہے کہ میں اس کلام کو اللہ کے نام سے مدد چاہتے ہوئے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ساری تعریفیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہان کا مربی ہے۔ الحمد پر الف لام استغراق کا ہے۔ مطلب یہ کہ تمام تعریفیں کسی قسم کی بھی ہوں بظاہر کسی کے لئے بھی دراصل صرف اللہ کے لئے مخصوص ہیں۔ حدیث پاک میں ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ اے اللہ سارے محامد بس صرف تیرے ہی لئے ہیں اس لئے صرف تیرے ہی کمالات ذاتی ہیں جس کے پاس تیرے سوا جو کچھ بھی ہے وہ سب تیرا ہی دیا ہوا ہے لِلّٰہِ میں لام اختصاص کا ہے اس سے حصر پیدا ہو گیا۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تمام انواع و اصناف عالم کا پروردگار اور مربی ہے۔ علماء کا ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سارے کلموں سے افضل ہے۔

اَلرَّحْمٰنِ نہایت رحم کرنے والا جو دنیا میں سب کو رزق دے رہا ہے، سب کو راحت پہنچا رہا ہے خواہ مومن ہو یا کافر۔ اَلرَّحِیْمِ بار بار رحم کرنے والا۔ بعض علماء نے یہ فرمایا کہ رحمٰن میں شان کرم کا عموم ہے۔ مومن، کافر، ملحد، زندیق سب کے لئے۔ اسی لئے اس کا ظہور اسی دنیا میں ہو رہا ہے۔ رحیم میں تجلی رحمت و مغفرت کا خصوص ہے اہل ایمان کے ساتھ اسلئے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور بس تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ چلا ہم کو سیدھا راستہ

اس کا پورا ظہور آخرت میں ہوگا۔ اسی مطلب کا اظہار کرتی ہے وہ حدیث جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مسلم میں آئی اَلرَّحْمٰنُ رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَالرَّحِیْمُ رَحِیْمُ الْاٰخِرَۃِ رحمٰن دنیا میں سب کے لئے اور رحیم آخرت میں خاص مومن کے لئے۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ روز جزا کا مالک ہے یعنی وہ کامل الاختیار ہے جس کے ساتھ چاہے جس طرح کا چاہے معاملہ کر سکتا ہے وہ قادر مطلق ہے جس کو چاہے معاف فرما دے خواہ وہ کتنا ہی پاپی ہو، جس کی چاہے گرفت فرمائے اور یہ سب کچھ اپنے اختیار سے کرے گا۔ ہندوستان کے آریہ سماجسٹ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ "کرم کے خلاف" نہیں کر سکتا اور کسی خطاوار کو معاف نہیں کر سکتا۔ یعنی وہ مجبور ہے سزا دینے پر۔ قرآن کہتا ہے وہ قادر مطلق ہے اس کا ہاتھ کوئی پکڑ نہیں سکتا۔ اور جو مجبور ہو گیا وہ خدا ہی کب رہ گیا۔ عجیب عقیدہ ہے۔ ایک جج ایک منصف، ایک معمولی حاکم رحم کر کے مجرم کو معاف کر سکتا ہے اور پروردگار حقیقی جس نے جج کو منصف کو، حاکم کو رحم دیا اور معاف کرنے کی قدرت دی وہ خود نہ رحم کر سکتا ہے نہ معاف کر سکتا ہے عقل اسے قبول نہیں کرتی اور نقل اس کا ساتھ نہیں دیتی۔ مطلب یہ ہوا کہ وہ مالک حقیقی ہے اور آج بھی ہے مگر قیامت کے دن اس کا ظہور تام ہوگا اور بڑے سے بڑے منکر کو بھی اس کی مالکیت کا مشاہدہ ہو جائے گا۔ اعلان ہوگا۔ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ آج کس کا ملک ہے۔ جواب دینے والا کوئی مدعی ملک ہی نہ ہوگا۔ تب اعلان ہوگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ صرف اللہ قہار کا ملک ہے اور کسی کا نہیں۔

اللغات : اِیَّاکَ ضمیر منصوب منفصل واحد مذکر حاضر۔ یہ لفظ حصر و تخصیص کے لئے آتا ہے اور جب بحیثیت مفعول مقدم لایا گیا فعل نعبد پر تو مزید تقویت حصر کو ہو گئی۔ نَعْبُدُ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معروف عَبَدَ یَعْبُدُ باب نَصَرَ سے۔ اس کا مصدر عبادۃ ہے اس کے معنی بندگی غلامی اور پرستش کے ہیں۔ انتہائی عاجزی اور محتاجگی کے آخری مرتبہ کا نام عبادت ہے۔ اسی لئے اس کا مستحق اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہیں۔ شرک کے جملہ اقسام کی تردید

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعام کیا ہے ۔ نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر غضب

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ع

نازل کیا گیا ، اور نہ انکا جو بھٹکے ہوتے ہیں

صرف ایک کلمہ سے ہوگئی ۔ یعنی مومن یہ کہتا ہے کہ اے اللہ میں تو صرف تیری ہی بارگاہ عالی میں جھکتا ہوں اور تیرے اس حق میں کسی کو کسی طرح بھی شریک نہیں کرتا۔ نَسْتَعِيْنُ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معروف ۔ استعانت باب استفعال سے ۔ مدد چاہتے ہیں ہم ۔ اس کا مجرد عَانَ يَعُوْنُ باب نَصَرَ سے آتا ہے اور مصدر عَوْنٌ ہے ۔ اِهْدِ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف ۔ ہَدیٰ يَهْدِيْ باب ضَرَبَ سے ۔ راستہ دکھا ، چلا ۔ نَا ضمیر جمع متکلم مفعول ۔
اَلصِّرَاط راستہ ۔ جمع صُرُطٌ ۔ سیدھے اور آسان راستہ کو صِرَاط کہتے ہیں ۔ دراصل یہ سین سے سِرَاطٌ تھا پھر سین کو صاد سے بدل دیا گیا ۔ چونکہ اصل سین سے ہے اس لئے اصل مادہ سَرْطٌ سے اس کا فعل سَرَطَ يَسْرُطُ باب نَصَرَ اور سَمِعَ سے آتا ہے اور صاد سے گردان نہیں آتی ۔
اَلْمُسْتَقِيْمُ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ۔ استقامۃ مصدر باب استفعال سے ۔ سیدھا ۔ اس کا مجرد قَامَ يَقُوْمُ باب نَصَرَ سے آتا ہے ۔
اَلَّذِيْن جمع مذکر اسم موصول ۔ وہ لوگ ۔ اَنْعَمْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی ۔ مصدر اَلْاِنْعَام باب اِفعال سے ۔ تونے انعام کیا ۔ اس کا مجرد نَعِمَ يَنْعَمُ ابواب فَتَحَ ، نَصَرَ ، سَمِعَ سے آتا ہے ۔ عَلَيْهِمْ عَلیٰ حرف جر ۔ معنیٰ پر ۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ۔ وہ لوگ ۔ غَيْر یہاں نفی کے لئے ہے ۔ نہ ۔ اَلْمَغْضُوْب صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ۔ غضب کیا گیا ۔ غَضِبَ يَغْضَبُ باب سَمِعَ سے آتا ہے ۔ اَلضَّآلِّيْن صیغہ جمع مذکر اسم فاعل ۔ گمراہ ہونے والے بھٹکنے والے ۔ ضَلَّ يَضِلُّ باب سَمِعَ سے بعضوں نے کہا اور باب ضَرَبَ سے بعضوں نے ۔ قرآن پاک کی ایک آیت بے ساختہ یاد آگئی جس میں يَضِلُّوْنَ استعمال ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ باب ضَرَبَ سے ہے آیت یہ ہے ، اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۔
(رکوع ۱۱ پارہ ۲۳)

ترجمہ ومطلب : اب تک بندے نے اپنے معبود کی ذات وصفات کا ذکر کیا اس لئے کہ جب کسی سے سوال کرنا ہو تو پہلے اس کے کمالات کا اقرار کرے اور اس کے داتا ہونے کا اعلان کرے تب تو اس سے مانگنا صحیح معنی میں مانگنا ہوگا ۔ اس لئے بندے نے اس کے رب ہونے کا اور اس کے رحمٰن ورحیم ہونے کا اور اسکے مالک الکل ہونے کا اقرار کرکے اپنے کو اس کے غلاموں میں شامل کرلیا اب اس کے سامنے اپنی وفاداری کا اعلان کرتا ہے کہ وہ مانگ کر پانے کا مستحق بن سکے ۔ تب اس نے کہا اِيَّاكَ نَعْبُدُ اے آقا ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں یعنی ہم وفادار غلام ہیں تیرے سوا ہمارا کوئی آقا نہیں اس لئے تجھ سے تجھ کو اور صرف تجھ کو حاجت روا مشکل کشا یقین کرکے تجھ ہی سے اپنی ساری بندگی کی زندگی میں حتیٰ کہ عبادت تک میں تیری دستگیری اور مدد چاہتے ہیں ۔ ہر منٹ تیرے محتاج ہیں تو ہی مدد فرمائیگا تو صراط مستقیم مل سکے گی اور اس پر چلنا آسان ہو سکے گا ۔ اب جب کمالات کا اقرار کرچکا اپنی وفاداری کا اظہار بھی کرچکا تب عرض کرتا ہے ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اے مالک ہمیں سیدھا راستہ دکھا اور اس پر جما دے اور پوری طرح استقامت نصیب فرما کہ قدم ڈگمگا نہ سکیں ہدایت کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ راہ کی تلاش ہے ابھی ملی نہیں ہے ۔ دوسرا یہ کہ راستہ تو صحیح مل گیا اب اس پر جمنا اور جمے رہنا مطلوب ہے اور اس کی درخواست ہے ۔ یہاں یہی دوسرا مفہوم مراد ہے کہ جو راہ تیری رحمت سے ہم پر کھل چکی ہے اب اسی پر مضبوط بنا کر چلتے رہنے کی توفیق مرحمت فرما دے ۔ چونکہ یہ راہ اللہ کی راہ ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ یہ میری سیدھی راہ ہے اسی کی پیروی کرو اس لئے طالب حق کی یہ تمنا کہ اسی پر استقامت نصیب ہو ایک فطری تمنا ہے ۔ اس ہدایت کے جو عملی نمونے اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں اب بندہ اللہ سے عرض کرتا ہے کہ یا اللہ تونے جن پر انعام فرمایا اور ہمارے لئے نمونہ بنایا ہم انھیں کی راہ پر چلنے کی تجھ سے درخواست کرتے ہیں ۔ اور یہ چار گروہ ہیں جنکا ذکر قرآن پاک کی اس آیت میں ہے فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (سورہ نساء) اور جو آدمی اطاعت کریگا اللہ کی اور اسکے رسول کی تو وہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ کا انعام ہوا ، نبیوں میں سے صدیقین میں سے اور شہداء اور صالحین میں سے ۔ آگے اللہ فرماتا ہے وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اور کیسے اچھے ہیں یہ رفیق ۔ اسلئے بندہ اپنے رب سے درخواست کرتا ہے کہ ہم کو بھی انہی کی راہ پر چلا کر انکا ساتھی بنا دے ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صراط مستقیم بغیر اہل صراط مستقیم کی پیروی کے نہیں مل سکتی صرف اوراق وکتب کافی نہیں ۔

آگے غلط رَو لوگوں کی راہ سے بچنے کی دعا ہے کہ اے اللہ جو تیرے زیر غضب ہیں ہم ان کی راہ پر چلنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اصل عبارت یوں تھی غَیْرِ صِرَاطِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ مضاف محذوف کر دیا گیا۔ المغضوب علیہم سے مراد یہود ہیں جنکے بارے میں قرآن پاک کے دوسرے مقام پر ہے مَنْ لَّعَنَہُ اللّٰہُ وَغَضِبَ عَلَیْہِ اس سے تائید ہوتی ہے کہ یہاں یہود مراد ہیں۔ بعضوں نے آیت کو عام رکھا ہے ان سب کے حق میں جو ازراہ شرارت وخبث نفس حق کی مخالفت دیدہ ودانستہ کرتے رہتے ہیں۔ وَلَا الضَّالِّیْنَ میں انلوگوں کی راہ سے بچنے کی بھی درخواست ہے جو کہ اپنی غفلت، بے التفاتی اور نادانی کی بنا پر حق کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ مراد نصاریٰ ہیں۔ قرآن کی آیت قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا اسے بھی تائید ہوتی ہے مگر بعضوں نے یہاں بھی فرمایا انمیں انحصار نہیں۔ امام رازی نے فرمایا کل عملی غلطیوں والونکو مغضوب علیہم کے زمرہ میں رکھا جائے اور کل اعتقادی غلطی والونکا شمار طبقہ ضالین میں کیا جائے۔ گویا بندہ اللہ سے عرض کرتا ہے کہ ہم کو نیکوں کی راہ چلا اور بدوں کی راہ سے بچا۔ کیسی اچھی دعا ہے۔ اخیر میں آمین کہنا مستحب ہے جس کے معنی ہیں، تو قبول کر لے۔ نماز میں حنفیہ کے نزدیک آہستہ کہنا مستحب ہے۔

چند مسائل یاد رکھنے کے ہیں

(۱) حنفیہ کے نزدیک بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے اس لئے حنفیہ قراءت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے جہراً کرتے ہیں۔

(۲) حدیث کی رو سے ہر نماز میں اور اس کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھی جائیگی لیکن جب جماعت سے نماز پڑھی جائیگی تو سورہ فاتحہ صرف امام پڑھیگا مقتدی نہ پڑھینگے چاہے نماز جہری ہو یا سری۔ حدیث پاک میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ جس کا امام ہو تو امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے۔ یعنی مقتدی نہ پڑھے خاموش رہے جیسا کہ دوسری حدیث میں فرمایا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا جب امام قراءت کرے تو تم چپ رہو۔ خود نہ پڑھو۔ تفصیل انشاء اللہ پھر پڑھوگے

(۳) آمین بھی سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے اسلئے یہ بھی آہستہ کہی جاتی ہے یہی حنفیہ کا مسلک ہے لیکن اگر کوئی زور سے کہدے تو نماز اسکی بھی ہو جائے گی۔ اسی طرح بسم اللہ زور سے کہدینے سے بھی نماز ہو جاتی ہے البتہ سورہ فاتحہ پڑھنے کی اجازت حنفیہ بالکل نہیں دیتے۔

اس سورت کا نام شافیہ اور شفاء بھی ہے۔ ارشاد ہوا ھِیَ شِفَاءٌ لِّکُلِّ دَاءٍ یہ ہر مرض کیلئے شفاء ہے۔ ایک واقعہ ترمذی شریف وغیرہ میں یوں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مہم پر چند اصحاب کو بھیجا ان میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ حضرات راستے میں ایک عرب قبیلے کی بستی میں جا کر ٹھہرے اور قبیلے والوں سے کہا کہ ہماری میزبانی کرو، انھوں نے انکار کر دیا۔ اتنے میں ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا تب وہ لوگ ان قافلے والوں کے پاس آئے کہ تمھارے پاس کوئی دوا یا عمل ہے جس سے تم ہمارے سردار کا علاج کر دو۔ سیدنا ابوسعیدؓ نے فرمایا ہے تو مگر تم نے ہماری میزبانی سے انکار کر دیا ہے اس لئے تم کچھ دینے کا وعدہ کرو تو ہم علاج کر دیں۔ انھوں نے ایک ریوڑ بکریوں کا جن کی تعداد ایک روایت میں تیس تھی دینے کا وعدہ کر لیا۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے جا کر اس پر سورہ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی اور لعاب دہن ملتے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دی اور بچھو کا اثر زائل ہو گیا۔ انھوں نے حسب وعدہ بکریاں پیش کر دیں انھوں نے لے تو لیا مگر یوں طے کیا کہ جب تک نبی علیہ السلام سے اس کا جواز نہ معلوم کر لیں ان سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ اس سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مزاج معلوم ہوتا ہے کہ ہر کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا قصہ بیان کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں استعمال کرنے کی اجازت دیدی اور فرمایا کہ میرا بھی حصہ لگاؤ۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ یہ سورت روحانی شفا کے ساتھ ساتھ جسمانی شفا کا بھی ذریعہ ہے۔ اسی لئے اس کا نام شافیہ اور شفاء بھی پڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے یہ سورت نافع بنا دے اور روحانی وجسمانی شفاء کا ذریعہ بنا دے۔

آمین

پارہ عم یتسائلون کی سورتوں میں ہر ہر سورت کے جتنے حروف ہیں ان کو ترتیب وار لکھ دیا گیا تاکہ ایک نظر میں حروف کے اعتبار سے سورتوں کا چھوٹا بڑا ہونا معلوم ہوجائے۔

کوثر	اخلاص	والعصر	لایلاف	الفلق	النصر
۴۲	۴۷	۶۸	۷۳	۷۴	۷۷
لہب	الناس	الکافرون	فیل	الم نشرح	والتین
۷۷	۷۹	۹۴	۹۶	۱۰۳	۱۰۵
قدر	التکاثر	ماعون	ہمزہ	زلزال	القارعۃ
۱۱۲	۱۲۰	۱۲۵	۱۳۰	۱۳۹	۱۵۲
العادیات	والضحیٰ	الطارق	والشمس	علق	اعلیٰ
۱۶۳	۱۷۲	۲۳۹	۲۴۷	۲۸۰	۲۹۱
واللیل	البلد	انفطار	ہل اتاک	انشقاق	البروج
۳۱۰	۳۲۰	۳۲۷	۳۸۱	۴۳۰	۴۶۵
عبس	تکویر	والفجر	تطفیف	والنازعات	نبا
۵۲۳	۵۳۰	۵۹۷	۷۳۰	۷۵۳	۹۷۰

آئینۂ قرآن

یہ سب اعداد و شمار فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ (المتوفی ۳۷۳ھ) نے اپنی کتاب بستان العارفین میں مشہور استاذ تجوید عبد العزیز بن عبد اللہ سے نقل کئے ہیں۔

حروف	اعداد ہندسوں میں	اعداد لفظوں میں	حروف	اعداد ہندسوں میں	اعداد لفظوں میں
الف	۴۸۸۷۲	اڑتالیس ہزار آٹھ سو بہتر	ط	۱۲۷۴	ایک ہزار دو سو چوہتر
ب	۱۱۴۲۸	گیارہ ہزار چار سو اٹھائیس	ظ	۸۴۲	آٹھ سو بیالیس
ت	۱۰۱۹۹	دس ہزار ایک سو ننانوے	ع	۹۲۲۰	نو ہزار دو سو بیس
ث	۱۰۲۷۷	دس ہزار دو سو ستتر	غ	۲۲۰۸	دو ہزار دو سو آٹھ
ج	۳۲۷۳	تین ہزار دو سو تہتر	ف	۸۴۹۹	آٹھ ہزار چار سو ننانوے
ح	۳۹۹۳	تین ہزار نو سو ترانوے	ق	۶۸۱۳	چھ ہزار آٹھ سو تیرہ
خ	۱۴۱۶	ایک ہزار چار سو سولہ	ک	۹۵۰۰	نو ہزار پانچ سو
د	۵۶۴۲	پانچ ہزار چھ سو بیالیس	ل	۳۰۴۲۳	تیس ہزار چار سو تیئس
ذ	۴۶۹۹	چار ہزار چھ سو ننانوے	م	۲۶۱۳۵	چھبیس ہزار ایک ہزار پینتیس
ر	۱۱۷۹۹	گیارہ ہزار سات سو ننانوے	ن	۲۶۵۶۰	چھبیس ہزار پانچ سو ساٹھ
ز	۱۵۹۰	ایک ہزار پانچ سو نوے	و	۲۵۵۳۶	پچیس ہزار پانچ سو چھتیس
س	۵۸۹۱	پانچ ہزار آٹھ سو اکیانوے	ہ	۱۹۵۷۰	انیس ہزار پانچ سو ستر
ش	۲۲۵۳	دو ہزار دو سو ترپن	لا	۴۷۲۰	چار ہزار سات سو بیس
ص	۲۰۱۳	دو ہزار تیرہ	ی	۲۵۹۱۹	پچیس ہزار نو سو انیس
ض	۱۶۰۷	ایک ہزار چھ سو سات			واللہ تعالیٰ اعلم

متفرقات	اعداد ہندسوں میں	اعداد لفظوں میں	متفرقات و آیات	اعداد ہندسوں میں	اعداد لفظوں میں
نقطے	١٠٥٦٨٤	ایک لاکھ پانچ ہزار چھ سو چوراسی	اعشار کوفی	٤٢٣	چار سو تیئس
حروف ہر سورۃ	٣٢٢٦٠٠	تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو	اعشار بصری	٦٢٣	چھ سو تیئس
زبر	٥٣٢٤٣	ترپن ہزار دو سو تینتالیس	اخماس کوفی	٨٤٧	آٹھ سو سینتالیس
زیر	٣٩٥٨٢	انتالیس ہزار پانچ سو بیاسی	اخماس بصری	١٢٤٦	ایک ہزار دو سو چھیالیس
پیش	٨٨٠٤	آٹھ ہزار آٹھ سو چار	سجدے اختلافی	١٥	پندرہ
مد	١٧٧١	ایک ہزار سات سو اکہتر	سجدے اتفاقی	١٤	چودہ
تشدید	١٢٥٣	ایک ہزار دو سو ترپن			
کلمات	٧٧٤٣٦	ستہتر ہزار چار سو چھتیس	آیات کوفی	٦٢٦٣	چھ ہزار دو سو تریسٹھ
سورتیں	١١٤	ایک سو چودہ	آیات بصری	٦٢٠٤	چھ ہزار دو سو چار
رکوعات	٥٤٠	پانچ سو چالیس	آیات شامی	٦٢٥٠	چھ ہزار دو سو پچاس
مع [illegible]	١٥	پندرہ	آیات مکی	٦٢١٢	چھ ہزار دو سو بارہ
مع [illegible]	١٨	اٹھارہ	آیات مدنی	٦٢١٤	چھ ہزار دو سو چودہ
			آیات عام	٦٦٦٦	چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ

حدیث

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لئے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف، میم ایک حرف۔

(رواہ الترمذی)

خطاط۔ اعجاز احمد تابش

خوشخبری

درس بخاری جلد اول

از: محدث کبیر مدرس الحاج العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ کردہ

حضرت الحاج مولانا محمد عبد اللطیف صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ فتحپور (یوپی)

نظرثانی کردہ

محدث شہیر حضرت الحاج مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی دامت برکاتہم

عنقریب منظر عام پر آنے والی ہے۔ جو طالبان علم حدیث کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے

طابع: نیشنل آرٹ پرنٹرز۔ الہ آباد

ناشر

مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل۔ ضلع بلسار۔ گجرات